

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ صَبَّارِينَ

تاریخ ابن خلدون

قبل از اسلام • تاریخ الانبیاء
 حصہ اول و دوم

عزیز! میں خود بھی اس کی خبر سے واقف بنائی، آج صبح صبح میرے دروازے پر حضرت نوح علیہ السلام سے خطاب ہوتا تھا کہ میرے لیے السلام کہو۔ یہ تو بے نظیر بات تھی۔ یہ بھیجنا، کے حالات و مناسبات پوچھ گچھ ہیں۔ انھوں نے بھی اس واقعہ کو سچ و سچ پر اصرار کیا، لیکن وہ اپنے دینی اصولوں اور فرائض سے ہٹ کر اپنے لیے کسی قسم کے منافع کو دیکھ کر ان کے لیے ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کے لیے تیار تھے۔

وہاں بہت حد تک کی ترقی ہو چکی ہے۔ جس میں شہر و دیہات میں تعلیم کے شعبہ سے لے کر دیگر خدمات کی بحالی ہو چکی ہے۔

تصنيف: رئيس المورخين العلامة عبد الرحمن ابن سعادون

(A. A. 444)

ترجمہ: حکیم احمد حسین، الہ آبادی

نقش اکسپریس

[illegible]

کتاب العبد و دیوان المبتداء والخبر
من احوال العرب والعجم والبربر ومن عاصرهم من
ملوک التتقی یعنی علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ

اردو ترجمہ کے مجموعہ فوقی اشاعت و طاعت سے ملی
تصحیح و ترتیب و تہریر

پروفیسری طارق اقبال گاندھری
مالک نفیس اکیڈمی۔ اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ————— تاریخ ابن خلدون
مصنف: ————— رئیس المورخین علامہ عبد الرحمن بن خلدون
ناشر: ————— نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع: ————— بدیع مہیو ٹرایڈیشن جنوری ۲۰۰۲ء
ایڈیشن: ————— آئسٹ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

فہرست

۱۵	عرب مسخر	۱۵	چاپ : ۱
۱۸	ترتیب کتاب	۱۶	قرآن مجید
۱۹	عرب ہندی کی اصل	۱۷	حضرت آدم اور حضرت نوح
۲۰	قوم باد	۱۸	طوفان نوح
۲۱	پارچہ آدم	۱۹	حضرت نوح کی ہوز
۲۲	شہادت بن باد	۲۰	آلہ سام بن نوح - یافث کی اولاد
۲۳	حضرت ہوط	۲۱	شجر و نسب بنی سام
۲۴	حضرت ہود کا ذات نبوت	۲۲	یافث کی اولاد
۲۵	عرب بن قحطان	۲۳	شجر و نسب بنی قحط
۲۶	عرب کابلی	۲۴	سام کی اولاد
۲۷	عہد شمس	۲۵	قحط بن قحط
۲۸	قوم باد اور حضرت آدم کا شجرہ	۲۶	شجر و نسب بنی حام
۲۹	چاپ : ۲	۲۷	چاپ : ۲
۳۰	عہد	۲۸	عرب کاکل قحط
۳۱	حضرت صالح	۲۹	عربوں کے ہار شیعہ
۳۲	شہادت بن قوم شمس	۳۰	عرب کی جدت
۳۳	بنی جدیس	۳۱	عرب عارہ
۳۴	بنی شمس کاکل نام	۳۲	عرب مسخر
۳۵	ربیع بنی مرہ کا بنی جدیس پر حملہ	۳۳	قبیلہ بنی مرہ
۳۶	بنی جدیس کی تاریخ	۳۴	عرب ہادیہ

۱۱	حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت	۱۱	شجر نسب توہم اور وصارح
۱۲	حضرت سارہؑ	۱۲	ذیل: ۱
۱۳	حضرت ابراہیمؑ کی مصر میں آمد	۱۳	۱۱
۱۴	حضرت سارہؑ کی گرفتاری اور رہائی	۱۴	۱۲
۱۵	حضرت ابراہیمؑ کی کنعان میں آمد	۱۵	۱۳
۱۶	حضرت لوطؑ کی علیحدگی	۱۶	۱۴
۱۷	ذیل: ۱	۱۷	۱۵
۱۸	حضرت اسماعیل علیہ السلام	۱۸	۱۶
۱۹	حضرت اسماعیلؑ کی پیدائش	۱۹	۱۷
۲۰	حضرت باہرہؑ کی روانگی مکہ	۲۰	۱۸
۲۱	حضرت ابراہیمؑ کی پریشانی	۲۱	۱۹
۲۲	چشمہ حرم	۲۲	۲۰
۲۳	نبی جبریمؑ کی آمد	۲۳	۲۱
۲۴	دوا و دوا حسنہ کی بشارت	۲۴	۲۲
۲۵	حضرت ابراہیمؑ کا شمارہ کے متعلق فیصلہ	۲۵	۲۳
۲۶	حضرت اسماعیلؑ کا عقد چوٹی	۲۶	۲۴
۲۷	شمس کعبہ	۲۷	۲۵
۲۸	حکم قربانی	۲۸	۲۶
۲۹	فیض و ج	۲۹	۲۷
۳۰	حضرت سارہؑ کی وفات	۳۰	۲۸
۳۱	حضرت ابراہیمؑ کی ازاد	۳۱	۲۹
۳۲	حضرت ابراہیمؑ کی وفات	۳۲	۳۰
۳۳	حضرت اسماعیلؑ کی وفات	۳۳	۳۱
۳۴	نبی اسماعیل	۳۴	۳۲
۳۵	ذیل: ۱	۳۵	۳۳
۳۶	حضرت یعقوب علیہ السلام	۳۶	۳۴

۱	حضرت یعقوب و مصعب بن نافع	۱	امام بن محمد و بن علی
۲	حضرت یعقوب کی اولاد	۲	محمد بن محمد
۳	حضرت یعقوب کی مراجعت کعبان	۳	سید ابی کی جی
۴	حضرت اسحاق بن یحییٰ	۴	نواب کی جی
۵	حضرت یوسف بن یوسف	۵	حضرت رافعی
۶	حضرت یعقوب کی اولاد	۶	ابو ہریرہ و انصار
۷	حضرت یوسف کی وفات	۷	ابو یحییٰ بن ابرہہ
۸	حضرت یعقوب	۸	ابو یحییٰ بن ابرہہ
۹	مصر میں حضرت یوسف کی مشیت	۹	عبد بن ابرہہ
۱۰	آل یوسف بن اسحاق	۱۰	عبد بن ابرہہ
۱۱	ابو یوسف کا زمانہ	۱۱	عبد بن ابرہہ
۱۲	آل یوسف بن یوسف	۱۲	عبد بن ابرہہ
۱۳	حضرت یوسف	۱۳	عبد بن ابرہہ
۱۴	آل یوسف	۱۴	عبد بن ابرہہ
۱۵	آل یوسف کا زمانہ	۱۵	عبد بن ابرہہ
۱۶	آل یوسف کا زمانہ	۱۶	عبد بن ابرہہ
۱۷	آل یوسف کا زمانہ	۱۷	عبد بن ابرہہ
۱۸	آل یوسف کا زمانہ	۱۸	عبد بن ابرہہ
۱۹	آل یوسف کا زمانہ	۱۹	عبد بن ابرہہ
۲۰	آل یوسف کا زمانہ	۲۰	عبد بن ابرہہ
۲۱	آل یوسف کا زمانہ	۲۱	عبد بن ابرہہ
۲۲	آل یوسف کا زمانہ	۲۲	عبد بن ابرہہ
۲۳	آل یوسف کا زمانہ	۲۳	عبد بن ابرہہ
۲۴	آل یوسف کا زمانہ	۲۴	عبد بن ابرہہ
۲۵	آل یوسف کا زمانہ	۲۵	عبد بن ابرہہ
۲۶	آل یوسف کا زمانہ	۲۶	عبد بن ابرہہ
۲۷	آل یوسف کا زمانہ	۲۷	عبد بن ابرہہ
۲۸	آل یوسف کا زمانہ	۲۸	عبد بن ابرہہ
۲۹	آل یوسف کا زمانہ	۲۹	عبد بن ابرہہ
۳۰	آل یوسف کا زمانہ	۳۰	عبد بن ابرہہ
۳۱	آل یوسف کا زمانہ	۳۱	عبد بن ابرہہ
۳۲	آل یوسف کا زمانہ	۳۲	عبد بن ابرہہ
۳۳	آل یوسف کا زمانہ	۳۳	عبد بن ابرہہ
۳۴	آل یوسف کا زمانہ	۳۴	عبد بن ابرہہ
۳۵	آل یوسف کا زمانہ	۳۵	عبد بن ابرہہ
۳۶	آل یوسف کا زمانہ	۳۶	عبد بن ابرہہ
۳۷	آل یوسف کا زمانہ	۳۷	عبد بن ابرہہ
۳۸	آل یوسف کا زمانہ	۳۸	عبد بن ابرہہ
۳۹	آل یوسف کا زمانہ	۳۹	عبد بن ابرہہ
۴۰	آل یوسف کا زمانہ	۴۰	عبد بن ابرہہ
۴۱	آل یوسف کا زمانہ	۴۱	عبد بن ابرہہ
۴۲	آل یوسف کا زمانہ	۴۲	عبد بن ابرہہ
۴۳	آل یوسف کا زمانہ	۴۳	عبد بن ابرہہ
۴۴	آل یوسف کا زمانہ	۴۴	عبد بن ابرہہ
۴۵	آل یوسف کا زمانہ	۴۵	عبد بن ابرہہ
۴۶	آل یوسف کا زمانہ	۴۶	عبد بن ابرہہ
۴۷	آل یوسف کا زمانہ	۴۷	عبد بن ابرہہ
۴۸	آل یوسف کا زمانہ	۴۸	عبد بن ابرہہ
۴۹	آل یوسف کا زمانہ	۴۹	عبد بن ابرہہ
۵۰	آل یوسف کا زمانہ	۵۰	عبد بن ابرہہ

۱۲۵	جی امراٹلی پر ملا	۱۲۵	جی امراٹلی کا علی امرنگی پر ملا
	جی امرنگی کی ...		حضرت مسوقی ان ...
۱۲۶	حضرت ...	۱۲۶	حضرت ...

۱۲۷	...	۱۲۷	...

۱۲۸	...	۱۲۸	...

۱۲۹	...	۱۲۹	...

۱۳۰	...	۱۳۰	...

۱۳۱	...	۱۳۱	...

۱۳۲	...	۱۳۲	...

۱۳۳	...	۱۳۳	...

۱۳۴	...	۱۳۴	...

۱۳۵	...	۱۳۵	...

۱۳۶	...	۱۳۶	...

۱۳۷	...	۱۳۷	...

۱۳۸	...	۱۳۸	...

۱۳۹	...	۱۳۹	...

۱۴۰	...	۱۴۰	...

۱۴۱	...	۱۴۱	...

۱۴۲	...	۱۴۲	...

۱۴۳	...	۱۴۳	...

۱۴۴	...	۱۴۴	...

۱۴۵	...	۱۴۵	...

۱۴۶	...	۱۴۶	...

۱۴۷	...	۱۴۷	...

۱۴۸	...	۱۴۸	...

۱۴۹	...	۱۴۹	...

۱۵۰	...	۱۵۰	...

۱۵۱	...	۱۵۱	...

۱۵۲	...	۱۵۲	...

۱۵۳	...	۱۵۳	...

۱۵۴	...	۱۵۴	...

۱۵۵	...	۱۵۵	...

۱۵۶	...	۱۵۶	...

۱۵۷	...	۱۵۷	...

۱۵۸	...	۱۵۸	...

۱۵۹	...	۱۵۹	...

۱۶۰	...	۱۶۰	...

۱۶۱	...	۱۶۱	...

۱۶۲	...	۱۶۲	...

۱۶۳	...	۱۶۳	...

۱۶۴	...	۱۶۴	...

۱۶۵	...	۱۶۵	...

۱۶۶	...	۱۶۶	...

۱۶۷	...	۱۶۷	...

۱۶۸	...	۱۶۸	...

۱۶۹	...	۱۶۹	...

۱۷۰	...	۱۷۰	...

۱۷۱	...	۱۷۱	...

۱۷۲	...	۱۷۲	...

۱۷۳	...	۱۷۳	...

۱۷۴	...	۱۷۴	...

۱۷۵	...	۱۷۵	...

۱۷۶	...	۱۷۶	...

۱۷۷	...	۱۷۷	...

۱۷۸	...	۱۷۸	...

۱۷۹	...	۱۷۹	...

۱۸۰	...	۱۸۰	...

۱۸۱	...	۱۸۱	...

۱۸۲	...	۱۸۲	...

۱۸۳	...	۱۸۳	...

۱۸۴	...	۱۸۴	...

۱۸۵	...	۱۸۵	...

۱۸۶	...	۱۸۶	...

۱۸۷	...	۱۸۷	...

۱۸۸	...	۱۸۸	...

۱۸۹	...	۱۸۹	...

۱۹۰	...	۱۹۰	...

۱۹۱	...	۱۹۱	...

۱۹۲	...	۱۹۲	...

۱۹۳	...	۱۹۳	...

۱۹۴	...	۱۹۴	...

۱۹۵	...	۱۹۵	...

۱۹۶	...	۱۹۶	...

۱۹۷	...	۱۹۷	...

۱۹۸	...	۱۹۸	...

۱۹۹	...	۱۹۹	...

۲۰۰	...	۲۰۰	...

حضرت سلیمان علیہ السلام	شہزادہ سلیمان کا جنازہ	
خیر بیت المقدس	غلامی شریفیہ	۱۰۱
خیر الدین	چشتیہ بیہ سوانا	۱۰۲
قرآن	قرآن عربی	۱۰۳
لکھنؤ	بیت صحر کا حلقہ	۱۰۴
لکھنؤ کی حالت	نئی اسرائیل کی نکال	۱۰۵
میں پر قبضہ کرنے کی دوسری روایت	نیک کی جہاد	۱۰۶
یہ بیان میں نافذ فرما	بیت صحر کی تیسری شریفیہ پر فوج کشی	۱۰۷
حضرت سلیمان کی ذات	سودا اور شاپ	۱۰۸
شیراز میں حضرت سلیمان کی ایندھا	طی پر ختم کی دوسری روایت	۱۰۹
رحمہ بن صحر میں	فرعون مروج کا قتل	۱۱۰
نہ مصر شہزادہ کی بیت المقدس پر فوج کشی	جدید بیت صحر کی حکومت	۱۱۱
نفاذ میں	نئی اسرائیل کی مراعات	۱۱۲
اساتذہ	بیت المقدس	۱۱۳
یہ شہزادہ	بیت صحر کا نسب	۱۱۴
اور دیکھو	بیت صحر کے حلقہ میں اسرائیل کی روایت	۱۱۵
نئی آباد پر فوج کشی	کوشی کے عشق خلیفہ الیہ	۱۱۶
اگر چاہوں براہ و وصل پر فوج کشی	بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر	۱۱۷
وہاں تک خاتمہ	کیرش میں نیک کا نئی اسرائیل کی حکومت	۱۱۸
شہزادہ بیت صحر کی حکومت	حضرت اسرائیل کی امامت	۱۱۹
لوش میں اجڑا	یہ تمام کی روایت	۱۲۰
بیت المقدس کی تاریخی	یہاں آبادی کا یہ تمام	۱۲۱
مختلف واقعات	اساتذہ میں احیاء	۱۲۲
یہاں کی حالت	اساتذہ میں لکھنؤ	۱۲۳
اساتذہ میں احیاء	اسی میں کشت کا قتل	۱۲۴
نقیر دیکھو	نئی اسرائیل میں خلیفہ	۱۲۵
نقیر دیکھو کا حکم بیت المقدس	حضرت اسرائیل کی حکومت	۱۲۶

۱۸۰	۱۸۱
۱۸۱	۱۸۲
۱۸۲	۱۸۳
۱۸۳	۱۸۴
۱۸۴	۱۸۵
۱۸۵	۱۸۶
۱۸۶	۱۸۷
۱۸۷	۱۸۸
۱۸۸	۱۸۹
۱۸۹	۱۹۰
۱۹۰	۱۹۱
۱۹۱	۱۹۲
۱۹۲	۱۹۳
۱۹۳	۱۹۴
۱۹۴	۱۹۵
۱۹۵	۱۹۶
۱۹۶	۱۹۷
۱۹۷	۱۹۸
۱۹۸	۱۹۹
۱۹۹	۲۰۰

	والمخلص من غلاب ضا، بیرون احوال	بی بی منی و آخری تاجدار
۱۰۱	طریق نور طایر بودی که کلمه باشد	استاد دین محمد مجتبی
۱۰۲	بیست و شش شمشیر قرآن اقامت حدیث کی فیر	اسلام کی کوفتی، باقی
۱۰۳	قرآن کا سرایت خوشگوار تمام	اور تپان کی کوفتی اور جلی
۱۰۴	پانچ سو و پندرہ سیکڑا میں کلمہ اسلام	۱۰۴ تپان کا کوفتی
۱۰۵	فہم قلمی کے پیر مہاراجا بیت المقدس سے مزار	۱۰۵ کوفتی اور تپان میں تپان
۱۰۶	فیض کی تپان ماز کی کوفتی سے ملاقات	۱۰۶ تپان کے خوف ماز
۱۰۷	اشقی قیسا کے پیر و مزار کا کلمہ	۱۰۷ کوفتی کا کلمہ
۱۰۸	مہاراجا بیت المقدس کا کلمہ	۱۰۸ تپان کی تپان سے مزار
۱۰۹	مہاراجا بیت المقدس کا کلمہ	۱۰۹ تپان کی تپان سے مزار
۱۱۰	مہاراجا بیت المقدس کا کلمہ	۱۱۰ تپان کی تپان سے مزار
۱۱۱	مہاراجا بیت المقدس کا کلمہ	۱۱۱ تپان کی تپان سے مزار
۱۱۲	مہاراجا بیت المقدس کا کلمہ	۱۱۲ تپان کی تپان سے مزار
۱۱۳	مہاراجا بیت المقدس کا کلمہ	۱۱۳ تپان کی تپان سے مزار
۱۱۴	مہاراجا بیت المقدس کا کلمہ	۱۱۴ تپان کی تپان سے مزار
۱۱۵	مہاراجا بیت المقدس کا کلمہ	۱۱۵ تپان کی تپان سے مزار

تاریخ قبل از اسلام

اور جو بعد میں اس کا مقابلہ کیا

تاریخ اہل علم و ادب کے دو بڑے بانی مصائب ہیں۔ ہمارے ہیں۔ فوراً آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو گا کہ تاریخ اہل علم و ادب کے معنی سے بعد اسلام کے جب تاریخ کے جاننے والے ہیں تو ان کی تصویروں کی اشاعت درمیان میں کیا ہو سکتی ہے۔ اگر سوال کا جواب خود اہل علم و ادب کی تاریخ ہے اسلام سے پہلے کی جو تاریخ ہے وہ حقیقتاً منقطعاً یا کچھ تو تاریخ نہیں ہے۔ اگر وہاں کوئی اور قیاسی حساب میں پیشہ غالب رہتا ہے۔ اہل علم و ادب جیسا کہ ہم ان کا نام دیتے ہیں۔ کلام کو نزول قرآن تک لانے کے لئے اچھائی تحقیق و تلاش کے ساتھ اس حصر کو ممکن کرتا ہے مگر، تاریخ کی کوئی تاریخ اسلام کے بعد کی تاریخ کے برابر مروج میں نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے خود اہل علم و ادب نے بھی جب یہ تاریخ لکھنے شروع کی تھی تو سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع کی تھی۔ جب اس کی اشاعت کا آغاز کیا تو ادارہ نے اس کا حصر پہلے شروع کیا جو اہل علم و ادب نے خود پہلے لکھا تھا اور یہ سب سے زیادہ بڑھ کر لکھنے کا ہمارا نظریہ تھا۔

بہر حال یہ اس وقت بھی مقصود تھا کہ اگر ہم یہ دونوں حصے قبل از اسلام کی تاریخ سے متعلق ہیں جن میں علم اور اسباب اور قیاسی و نسبی روایات کا بڑا حصہ محفوظ ہو گیا ہے۔ تاریخ کو دیا جائے تو لوگوں کا خیال بھی اس سلسلہ میں شہ و بے ہم خوش ہیں کہ تاریخ اہل علم و ادب کا ترجمان دونوں حصوں کی اشاعت کے ساتھ مکمل ہو گیا ہے۔

تاریخ ایک ایسا فن ہے کہ جس میں گزشتہ واقعات اس کے علمی واسطے سے بحث کی جاتی ہے۔ آپ کو یہ معلوم ہے کہ اہل علم و ادب سب سے پہلے اُنسانی سوسائٹی ہے اس نے قبل از اسلام کے ان تمام حالات اور اشاعتوں کو جو جنسی اور انسانی کی کتابوں میں اور مختلف اقوام کی روایات میں موجود تھے تحقیقاً ترتیب اور منطقی اسباب و علل کے ساتھ مرتب کر کے اس خوبی سے پیش کر دیا ہے کہ دنیا کے تمام مورخین نے اس کو کتاب زد کیا اور مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا ہے۔ اور پھر اسے دنیوی کے ساتھ یہادہ کوئی کہا جا سکتا ہے کہ اہل علم و ادب کے بعد دنیا میں کوئی مورخ ایسا نہیں ہے جس کے سامنے رہنمائی اور استفادہ کے لئے یہ دو حصے موجود نہیں تھے۔ اس لئے ان دو حصوں کی حیثیت اصل اصول تاریخ کا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس سے ظاہر خواہ مخواہ بھی لگا کر دیکھ لیں گے۔

وَمَا نُرِيدُ بِكَ مِنَ الْقُرْآنِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ ترجمہ عرب لوگوں کے درپردہ پیش کئے جانے کی عزت حاصل کر رہا ہوں علامہ عبد الرشید بن علی طبرانی مثنوی کی معجز کتاب "المعبر و المعبر و المعبر فی اہام العرب و العجم و العبر و من عاصرہم من قوی السلطان الاکبر" کی کتاب کی ابتدا کی جلد کا ترجمہ ہے۔ جو ماہ جوزی - ۱۸۱۷ء سے اکتوبر ۱۸۱۹ء تک دربار الاسلام اندر آباد کئے گئے تھے۔ خود مرزا کا ترجمہ جس نے فی الوقت قصہ ترک کر دیا ہے اگر بعد اہل شانہ نے اس ترجمہ کو پورا کر دیا تو وہ بھی اختتام ترجمہ کا حق پورے یا غریب کیا جائے گا۔

میں نے اکثر مقامات پر یہاں نہ کہہ سکتے تھے: قصہ و اس کی شہرت کہ وہ سے مختصر بیان کیا ہے وہاں تاریخی مضامین اور صحیح قرائن سے وہ قصہ اخذ کر کے ان میں شہس اور مشاہدات اور متن مگر یہ محال ہے کہ میں نے مختصر اخبار کی پکڑیں کیا ہیں لیکن مقامات پر اختلاف آراء سے قطع نظر کر کے صرف عامہ اہل عقل کو دی ہے۔

اس میں حضرت نوح علیہ السلام کے وقت سے جب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تقریباً پچھٹی صدی تک تک کے حالات اور انساب بھی ہوئے ہیں۔ انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام اور عرب مکہ یمن، ہلال و نیل و مصر و قراحت مصر و مالقہ غیر وہ غیرہ کے انساب و حکومت اور ان کے بچے اور معجزات بیان کئے گئے ہیں۔ زحلۃ النہضۃ و غلبہ النکلات۔

احمد حسین خضر اللہ ذویہ

الہ آبادی

۲۰ اکتوبر ۱۹۰۸ء

خاندان سے بہت زیادہ تعلق تھا۔ حامد بن نے صاحب دوش پاکر سلطان سے شکایت کی کہ "امیر محمد صاحب بجایہ بھاگنے ونا
ہے اور بن علویوں اس کو مشیر و معین ہے۔" سلطان نے باحقیت وائف و دلی کو یہ کہہ کر مرید ہوا اس کا مشیر آزاد کر دیا گیا
لیکن یہ با کردہ کہلاہ پر ستور پایہ و ذخیرہ رہا۔ یہاں تک کہ سلطان کے انتقال کے بعد وزیر حسن بن عرو نے انھیں واپس بھیج دیا
سدا کیا۔ حامد نے اپنے وطن کا قصد کیا۔ لیکن وزیر موصوف نے روک لیا اور اسے اس کے بعد سے پر حال کر دیا اس کے
بعد ۷۰۰ میں سلطان ابو سالم مرعی نے آیا۔ ملک گیری کی غرض سے اٹلس سے تھماں میں آیا اور طام کو اپنے ہمراہ
تھماں سے فارس لے آیا۔ افغان زمانہ اسے کہتے ہیں کہ چار روز بھی آزاد کی سیر کرنے پایا تھا کہ غلبہ امین عروزی
سلطان پر غالب آیا اور اس نے چارہ کو بھر قید کی سیر کر لی پڑی۔ کچھ عرصہ بعد وزیر محمد بن عبداللہ نے پرانے تعلقات کے
باعث اسے قید سے آزاد کر کے اس کے بعد سے پر حال کیا۔

سردار سیاست۔ اذان ۳۱۰ میں اس کا دل اٹلس کے پر فضا مقامات کی سیر پر مائل ہوا۔ حالانکہ وزیر عرو نے اس
ارادے کی مخالفت کی لیکن اس کے مشتاق دل نے اسے جتن سے جتن بند دیا۔ چنانچہ اٹلس نے اس کی خوشنما رہ پر فضا
مقامات کی سیر کرتے ہوئے ۸ ربیع الاول سنہ ۷۰۰ میں فرطاً پہنچا۔ سلطان ابو عبداللہ انھوں نے اس کی نظریف آوری کو
قیمت خود کر کے اچھا خوشی اور مسرت سے اس کا استقبال کیا اور اپنے خاص محل میں ٹھہرایا۔ چارہ پرستان کی حکومت سے یہی
اعزاز ہوا تھا کہ اب غلام فرطاً قس میں بچہ زین ہو گا لیکن کسی غیر ضروری اور خلاف توقع وجہ سے دل برداشتہ ہو کر فرطاً
سے رخصت ہوا اور فارس ہوتا ہوا ۷۰۱ میں تھماں پہنچا۔ ان تمام مقامات پر طام کی بی بی کو بھگت ہوئی۔ بی بی سے بڑے
معزز و مہم دول سے ممتاز کیا گیا۔ حکام نے تعظیم اور اعزاز کی آنکھوں سے دیکھ دیکھتے ہوئے اس امر کا شوق تھا کہ وہ
مطالعین اور عام خلق کے درمیان ایک دوسرے سے تعلق و محبت پیدا کرے گا واسطہ ہوتا ہے عبداللہ کا اس کو اپنا چہرہ
دیکھ لیا، انہاں سے ملے اور اس پر اسے اپنا پیغمبر مقرر کر کے جہاد و دل تھا۔

تاریخ کی تالیف۔ تھماں کے لئے یہ شرف حاصل ہوا کہ قاضی کا مقام نے بعد سترہ سیاست کے اس مقام پر ہم کر جاو
ہر ایک تک قیام کیا اور یہیں اس نے اپنی مستور و مستند مشہور تاریخ صحنی شروع کی۔ مقدمہ تاریخ خاطر خواہ مرتب کر کے پڑھنے کی
شدت کے باعث سلطنت ابلی حو سے اجازت لے کر ۷۰۰ میں تونس کی طرف اس فوج سے چلا آیا کہ انتھان کے بعد اپنے
بزرگوں کے قبرستان میں آئی تھی جہاں تونس کی آب و ہوا صحت مندانہ ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے اس کے گم و بیش میں ایسی
سراپت گئے ہوئے تھے کہ نمونہ عیادوں میں صحیح و درست ہو کر حسب معمول دوسرے دنوں میں اور تالیف میں مشغول ہو گیا۔
افکار پرانہ زمانہ و قیاسیہ امور اور جس الانظام کے حالات میں تخریب گئے۔

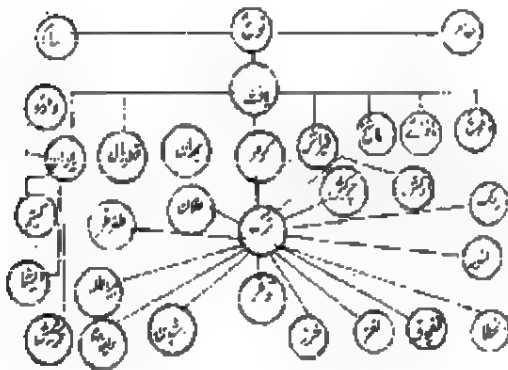
سفر اسکندریہ و فتح کعبہ۔ شعبان ۷۰۰ میں کئی تاریخی جس وقت کہ سلطان تونس دوسرے سفر کی تیاری کر رہا تھا
طامہ بھی حامد بن کے حسد کے باعث دل برداشتہ ہو کر سلطان کی اجازت سے اسکندریہ روانہ ہوا۔ چالیس روز کے بعد
اسکندریہ پہنچا ایک مہینہ کمال حج بیت اللہ کے خیال سے ٹھہرا لیکن اتفاق زمانہ نے رنج سے روک کر اسے قاہرہ پہنچا دیا۔
اجتہاد و اعظم جاس ازہر میں جس کی شہرت آج تک آپ کو ہوا کے کانوں کو محفوظ کر رہی ہے دوسرے دنوں میں مصر و ق
ہوا۔ کچھ عرصہ بعد سلطان مصر نے طلب کر کے ۷۰۱ میں کعبہ و مالکیہ کا قاضی مقرر کیا۔ ان زمانہ میں اس کے اہل و عیال

Figure 1

مغرب سے یہ دور یا مسعرا رست ہے لیکن مصر کے قریب پہنچ کر ہوائے تھلک سے قحط کشی والے فرق ہو گئے۔ علامہ کو اس افیونک حادثے نے دکھا یا یہ پتا نہ لایا کہ اس نے کامیاب سے چلے جانے کا ارادہ کر لیا یا نہیں تاہم بین برس تک سلطان اور احباب کے کہتے سننے سے قہر میں ٹھہرا۔ اور مدحان میں بھی بے بیخ کرنے کے لیے ضیاء و موعود ماہنامہ زری اور بی بی خانی میں شائع کیے۔ مصر و اہل بیت اور اپنی مسرت و محنت تالیف (یعنی تاریخ) کو موعود میں شتم کر کے سلطان ابوالقاسم عبدالرحمن بن سلیمان ابوالحسن الممکن کی خدمت میں پیش کیا اس کے بعد اہل اہلس اور مغرب نے بہت باتیں پاؤں مارے۔ منتظروں قطبوا کلمہ۔ لیکن اس نے مصر سے غرور کجا ہوا۔ جس کے خیال سے حرکت تک بھی نہ کی۔ یہاں تک کہ موعود میں دھمک الہی سے جا



شجرہ نسب بنی یافث



عام کی اولاد: عام ابن نوح کی اولاد سے سورہٴ ابراہیم میں مذکور ہے کہ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔

مصر میں عام کے سات فرزندوں میں سے ایک عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔

عام ابن نوح کی اولاد سے سورہٴ ابراہیم میں مذکور ہے کہ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔

عام ابن نوح کی اولاد سے سورہٴ ابراہیم میں مذکور ہے کہ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔ ان کے پاس ایک بیٹا تھا جس کا نام عام تھا۔ یہی عام ابن نوح ہے۔

جی ہوئے۔ تو بیچاں برسی تک وہ لا و پندر گئے۔ ہے لیکن یہ مضبوط قوم نے شہر کی طرف دیکھا تو نہ گھبراوا۔
 آخر اکر آپ کی دعا سے بدستور تہذیب آپ کی عمر چوبیس برس سے تجاوز ہوا کر کے سترے بیچے کی بھڑکائی ہو
 ملو تھی ایک عالم کے طوفان آیا۔ جس سے آقا ہدایت ہوئے اور مسکین نے نجات پائی۔ طوفان کے زلزلات و ام شہرت کے
 عرش آ کر نہیں کرتے۔ ہاں البتہ اس قدر لگوا دیا سب سمجھتے ہیں کہ پانی کا یہ طوفان ایک سو بیچاں کی زندگی بچا دیا۔ اس میں
 وہ بے کوشی پر چاہے توئی اپنے اہل و عیال اور چالیس آدمیوں کے ساتھ سوار تھے۔ پہلی ہڑی (جہول کے چال) پر جو کہ
 سر زمین تیرہ میل ہے۔ غرض برسی اور دوسری عمر کا کشتی سے اور کر تیرہ فرسنگی میں فروکش ہوئے اور اہل کام ہوتی شام تک رکھا۔
 اس دہرے کے اس وقت وہ تیرہ فرسنگی میں تھے۔ وہاں سے آکر دیکھا تو اس وقت اسی نام سے موسوم ہے۔
 انہوں نے کشتی سے جہر کر تیرہ فرسنگی میں پہنچے۔ وہاں سے آکر پہلے کشتی نے غم خیز اور کشتی کے مطابق ترقیاتی کی اور
 جب وہ صبح کا مہینہ آیا تو آپ نے روز سے روز کے اور طوفان کے بعد تیس سو بیچاں برسی زندہ رہے۔ اسی حساب سے آپ کی
 عمر پورے ایک ہزار سال کی ہوئی۔ جیسا کہ کتب مجیدہ طر تاج تہذیب کی اسی آج کر رہے۔ جہاں بیچاں الف فہمہ اور خفہ
 عارف ہے۔ اس کے بعد اپنی قوم میں کوئی ایک ہزار سال رہے۔ پانچ سو بیچاں برسی یعنی سو بیچاں برسی یعنی سو بیچاں برسی
 اور بیچاں برسی موت سے قتل ہوا ہے۔ آدم کا یہ روحی حیرت انگیز واقعہ اسلام کے احادیث سے وقت سے غرض (رض) یعنی
 طوفان ایک روز اور دوسری بیچاں برسی ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم
 یہ ہم پہلے ہی کہے چکے ہیں کہ ہم نقلی ترجمہ کریں گے اور نہ انتہا کثرت سے کچھ بھٹے فریں گے لیکن یہ تاریخی
 واقعہ بھی ترک نہ کریں گے۔ آخر مقامات پر ہم اپنے مشہور مذاہن میں طوفان کی حادث کی یاد دہانی بھی نہ کریں گے۔ لیکن
 اسی سے مطلب خفا اور عبادت ہے دین و دنی۔ جس سے فنی جو کچھ کہہ رہے ہیں وہی وہی کہہ رہے ہیں۔ واللہ اعلم اب ہم ان تمام
 باتوں سے قطع نظر کریں جس کا نفس و تاریخ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس سے اس نے آپ کو دیکھ کر بھڑکتی ہے۔ عرب سے (جو کہ ہم لوگوں
 کے آباؤ اجداد کا اصلی مسکن ہے۔ جس کے بارے میں سلطان جان نہ کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے اور جہاں ہمارے
 دینی و دنیوی سید الانبیاء صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم ہوتے ہوئے تھے) حالات اسی طرح تحریر کریں گے جس طرح ہمارے مشہور مؤرخ
 نے ان کتاب میں اس کے تمام حالات کا تذکرہ بھیج کر دکھایا ہے۔

[illegible]

عرب مسعودی: دوسرا دور عرب متحرک ہوتا ہے۔ یہ گروہ جیسا کہ عرب ماہر سے نزدیک ہے وہ یا تو اس دور کا ماضی کے اس سے قریب حاصل ہے۔ اس گروہ نے بھی خوب خوب تر قیام کیا۔ دولتِ عظمتِ عظمت نے بھی بدولت اس گروہ کا ساتھ دیا۔ میر دور بنگالی اس گروہ کے آئی تھانوں میں سے ہیں۔ یہی دور گروہ ہے جس نے کہ عرب کے پہلے ہندو (مشرقی عرب) ماہر ماہر کا پر غالب آ کر اس کی عظمت اور دولت کا نام لے لیا۔ یہی دور ہے ایسا ماضی کہ مشرقی ہندو کے سوا دنیا کا کبھی نہیں دیکھا گئے۔ یہ دور بنگالی کے۔

[illegible]

عرب تاجیہ قیصر نے جس دن عرب چلو عرب ہے۔ اس نے صوفی اسماعیلیہ کو تخریم و فرعون کے لئے دے دئے تھے اور ان کا زبان عربی تھی۔ ان کے ان کی زبان چتر و طلیعہ السلام کے ساتھ اور کمال و تخریم بنی اور وہ و طلیعہ السلام کی خواہش سے کہ تمام خبر میں چھوڑے۔ آپ نے فی جبر میں جس کا ذکر اجماع عرب مستقر میں ہو چکا ہے پر درج کیا۔ آپ نے انہی سے عربی زبان لیکن ان کا خداوند میں آپ کی شہدی ہوئی۔ اسی سرزمین میں آپ کی آنکھوں نے لایا کرتا تھا۔ اصل

جو ہم کو مرگ و موت کی اصل پر فائدہ دے گا اور ان کی مثالیں فراہم کرے گا، وہ جو ہر محقق کے لیے ایک نیا عالم کھولے گا، اسے ہم نے کہا ہے کہ یہ کتاب اس کے لیے لکھی گئی ہے۔

[illegible]

انہی کے ذریعہ ان لوگوں نے عربوں کو بتایا کہ ان کے ساتھ کیا ہے۔

عرب بنی قحطان ایک مدت تک بنی قریظہ کے ساتھ اتحاد میں رہے۔ ان کی حکومت و سلطنت مدیہ ان پر عرب بنی قحطان غالب آیا۔ یہ قوم حضرت موسیٰ کے چاروں میں سے ایک بنی اور ان کا زمانہ قریظہ کا ہے۔ ان کا بارشاد جابر بن آدم بن ہاشم بن عبد مناف ہے۔ بنی قحطان کے اتحاد و کفر قریظہ کا ہے۔ بنی قریظہ کو وہ مدیہ بنی قحطان کے یہ روایت ہے۔ ان قریظہ بنی قحطان کے یہ روایت ہے۔ ان قریظہ بنی قحطان کے یہ روایت ہے۔ ان قریظہ بنی قحطان کے یہ روایت ہے۔

[illegible]

عرفان مستر مجرم بیادتی

آج کے بچے ان سے کہیں زیادہ سچے ہیں؟

[illegible][illegible]

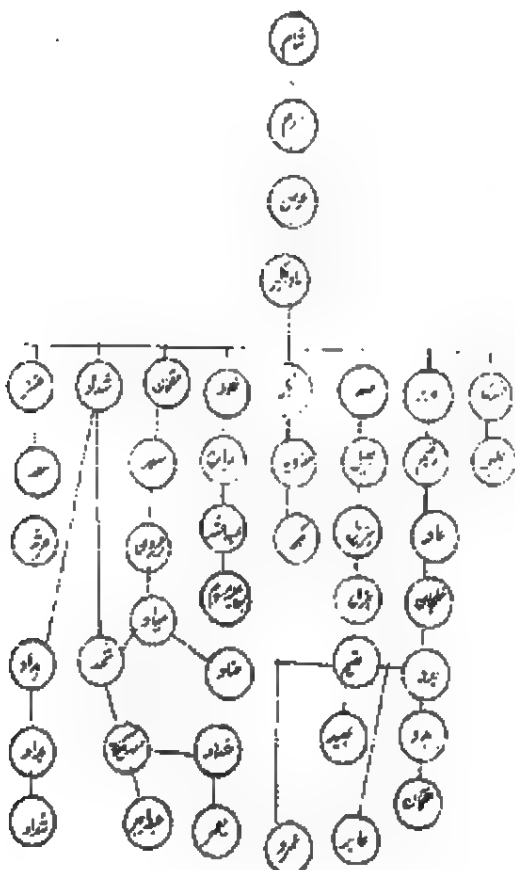
وہ بدلتا رہتا ہے۔ اس کا طائفہ میں رہتا ہے۔ یہ بھی ان ہی دنوں کے ساتھ ہلاک ہوئے جو کہ تفریق الی۔ میں دیکھتا ہوں
تھے۔ ان کو کوئی کمی نہ تھی۔ بہت سی تھی۔ تو یہ اور دیکھتا ہوں میں یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔
یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔

میں سمجھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔

میں سمجھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھتا ہوں۔

میں سمجھتا ہوں۔

قوم عاد اور حضرت ہود کا شجرہ نسب



[illegible]

جی جی جی جس کی تہا پہلے جس طرح وہی فنی کو روایت اس کے مرقی فاوت سے وہی پہنکے یہ امر مانتا مامک کا لڑکا تھا اور زیادہ مکر رہتا تھا اور غور و فکر کا اثر کے جانیوں میں گونگیا جاتا ہے وہ انی طرح غم سے ہے ہا۔ سے شہ اس مایان ہزار ہا۔ ہے کہ یہ اور اس مایان کی اولاد۔ یہ تھا اور ہم نے مکر میں کسی نسبت پڑھتے تھے۔ فنی جو کی انی میں سے معلوم ہوا ہے کہ یہ وہی ہے آج کل میں اور نسیم کا والد کہیں۔ یہ مٹی نہیں۔ سے جی اور یہ والدین نے عام میں رہتے تھے۔ طرح پر روایت ہشام میں کچھ کہیں یہ دیکھتے ہیں اسلاف اور نچا ملا عرب سے بیان کرتے ہے کہ طہارہ وہ کہیں وہی پہلے میں رہتے تھے۔ زیادہ بہت در خور شاہد ابھی وہ میں تھا۔

[illegible]

کیا جانتا تھا۔

بنی طسم کا قتل عام بنی طسم میں ایک بادشاہ غوث نامی تھا اور اسی کو غلوں بھی کہتے تھے۔ وہ اپنی جدہ میں کو بہت دغلیاں دغاوار سمجھتا تھا۔ چوٹی، گھوٹوں بھی عزت کی نظر سے نہ دیکھتا تھا۔ اسی کے غم اور تشدد کی کچھ انتہا نہ تھی اس نے ان کو اس قدر دغیل و خوار کر رکھا تھا کہ بنی جس میں کی کوئی بار کو عورت اپنے شوہر کے پاس اس وقت تک نہ جاسکتی تھی۔ جب تک غلوں میں سے طاقت نہ کر لیتا تھا ایک مدت تک یہی دستور جاری رہا۔ کچھ عرصہ بعد صفیر بہت فخریہ بن چھ لیس کی شادی ہوئی۔ غلوں نے حسب دستور مانتی گئی اور آکر یہ اس کا بڑی اسود بن فخران امر سے بہت بھلا یا اور دوسرا بعد میں کو ایک خاص چلہ شیا بھی کر کے کہنے لگا کہ تم لوگوں کو کچھ شرم نہیں آتی اس قدر ذلت اور رسوائی سے بھی پسند نہ کریں گے تم میرا کہنا انو آؤ اس تمہیں اس ذلت سے نکال کر عزت کے خوش نما رخ کی سر کر آؤں۔ حاضرین نے کہا کہ اس کی کیا صورت ہوگی۔ اسو نے کہا غلوں کی اس کی قوم کے ساتھ دعوت کرو اور جب وہ کھانے میں مصروف ہوں تو میں کو کیمت و ہود کرو دو۔ سب نے اس امر پر اتفاق کر لیا اور جب غلوں اپنی قوم کے ساتھ کھانے میں مصروف ہوا۔ اسو نے صلہ کر کے غلوں کو قتل کر ڈالا اور باقی سب کو دوسرے جہ میں نے نیست و نابود کر دیا۔

ربار بنی مرہ کا بنی جد میں بر حملہ ان میں سے صرف ربار بن مرہ بن طسم خدا جانے کس طرح اسی اہلہ سے بچ کر حران میں بچ کے پاس چلا گیا۔ اس نے ان کا کابل خوشی کے ساتھ دیکھ لیا اور اس کی امانت کی غرض سے بنی مرہ کو نے کھانہ کی طرف روانہ کیا۔ انکا درواہ میں ربار بن مرہ نے کہا کہ میری ایک بہن نامہ نامی بنی جد میں میں یہاں ہے اسی سے زیادہ دودنک دنیا میں کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ وہ میں مرحلہ سے وارد ہو سکتی ہے۔ مجھے اس امر کا اندیشہ ہے کہ کبھی تم لوگوں کو وہ دیکھ نہ لے مناسب ہے کہ ہر شخص ایک دھت کاٹ کر اپنے ہاتھوں میں لے کر میرا کی طرف چلے گئیں اس کے باوجود میرا نے دیکھ لیا اور بنی جد میں سے کہنے لگی کہ وہ دیکھتا رہی طرف میری آ رہے ہیں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ بہت سے آدمی اپنے اپنے اہل میں مدد رفت لئے ہوئے اس کے پیچھے آ رہے ہیں۔

بنی جد میں کی تباہی بنی جد میں نے اس امر کو خلاف عقل سمجھ کر نہ تو اپنی حفاظت کا کچھ انتظام کیا اور نہ ہی جلد کی تباہی کی۔ اس کے دوسرے روز تاج کو حواں بنی جد میں اپنے لشکر کے ساتھ بنی جد میں کے سر پر کھینچ لیا اور بہت سخت خونریزی کے ساتھ ان کو نیست و نابود کر دیا اور ان کے گھروں اور مکانات کو بھی دہلا کر دیا۔ بنی جد میں نے اگلا اسود بن فخران سے کہے پہاڑوں کی طرف بھاگ کر چلا گیا۔ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد بنی جد میں کو ہوا کہ اس کی آنکھیں ٹھکرا لیں۔ اس شوہر کو کام چلے "جو" تھا۔ اسی اہلہ کے بعد میرا کے نام سے مشہور ہو کر طبری نے اور تو دشمن سے رداہت کیا ہے کہ جس تاج نے بنی جد میں سے تاج لے لیا تھا وہ انسان کا باپ یعنی تاجن اسلام کو رب بن بھی سمجھا نام نہان کے حالات طوط لیکن کے سلسلہ میں چان کریں گے ان شاد اور تعالیٰ دور ہمنوں نے یہ بیان کیا ہے کہ جس وقت حواں بنی جد میں کے ساتھ میرا کی طرف روانہ ہوا تو اس نے مقدمہ انجمن کا اضر عید کمال بن خوب بنی حمر بنی دین کو مقرر کیا۔ دباں میں مرہ نے اپنی بہن کا قصہ اسی عید کمال نے بیان کیا تھا اور اس کی بہن کا اصل نام نہ تھا۔ تھا اسی کو شوہر اور میرا بھی کہا کرتے تھے۔

۱۹۔ یسوع بن جہید بن نعم اور خرمین جرمی اسی کے بعد ساجن معروف ہنمبر کے بعد دیگرے حسب ترتیب مذکور حکومت کرے وے اور ساجن کے زبانی حکومت علی جرمین پر غالب آئے۔

بنی جرہم کے متعلق روایت ہے کہ ہم کی نسبت عمار بن سعیدؓ روایت یہ ہے کہ وہی ہے کہ جرہم کا آپس ۶۰۰ سال
کے زمانہ میں گزرا ہے جسے عمار بنسب عرب عمار بن منی سے ظاہر کرتے ہیں اور یہ جرہم جو بنی منی سے ہوتا اور قطیف ابن عمار کا گڑ کا
قائد اسے عرب بنی لخم نے اپنے زمانہ حکومت میں غارت کیا اور یہاں کے بعد عبد یلعل اس کا گڑ کا منی کے بعد
وہاں لعل ابن جرہم اور غطفان بن عبد اللہ ابن اور عبد اسحاق بن عبد اللہ ابن اور حرث بن عبد اللہ ابن کے حسب
ترتیب نہ گورانی غارت ہوئے۔ یہ ابن لوگن کے بعد جرہم بن عبد یلعل ان کے بعد اس کا گڑ کا عمرو ابن اشعث ابن کے
پیشرو ابن اشعث ابن کا بھائی اور غطفان بن عبد اللہ ابن عمرو بن مضارع بن حکم غارت ہوئے۔ اسکا منی علیہ السلام کے جو کہ عرب کے قبیلے
سے اسے سورت اعلیٰ ہے۔ جرہم چالیس میں مشرق و شمال کی طرف سے تھے۔ اسی قبیلہ میں آپ کا شادی
ہوئی تھی۔

ازلی

۱۱۔ وہ باقی ساری کھرب نہ نہیں ہوئی، اور ان کی یادگار ٹیل میں پائی جاتی ہیں اور وہی۔ دوسرے طبقہ کی باقی پرائی پختی ہوئی تصویریں ہیں۔ کس نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سب کی نسبت اور باخت کیا تھا کہ وہ ہر حق و کلمہ کے لئے کھڑا ہو گا؟ آپ نے دیکھا اور کیا کہ سب ایک شخص تھا جس کے ہاں لاکھ ہوئے تھے۔ غلام۔ ان کے چہرے جتنی بھی کئے، ہزار ہا اشعار اور تفسیر، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہی ختم جبرہم عالمہ، ختمان شام میں ختم ہوئے۔

۱۔ مہمانوں کے لئے سب سے پہلے خطہٴ ہدیہ بنانا تھا۔ لہٰذا شہر میں مگر چٹا بنایا جاتا ہے۔

[illegible]

۱۔ اے عجمی! یہ ہے کہ جس نے اپنے لیے دنیا کی زندگی میں کچھ بھی نہیں کیا، وہ دنیا کی زندگی میں بھی کچھ نہیں کر سکتا۔
۲۔ اے عجمی! یہ ہے کہ جس نے اپنے لیے دنیا کی زندگی میں کچھ بھی نہیں کیا، وہ دنیا کی زندگی میں بھی کچھ نہیں کر سکتا۔
۳۔ اے عجمی! یہ ہے کہ جس نے اپنے لیے دنیا کی زندگی میں کچھ بھی نہیں کیا، وہ دنیا کی زندگی میں بھی کچھ نہیں کر سکتا۔

میں مذکور ہے۔ اس وقت اس وقت وہی قی بنو کی نالی عرب میں تھی جسے اس زمانہ میں عربی تسمیہ تھی۔

حضرت ابراہیمؑ کا شمار کے متعلق فیصلہ: ابراہیمؑ کی اس وقت کے وہ تسمیہ تھی جسے اس زمانہ میں عربی تسمیہ تھی۔ اس سے قی بنو کے متعلق یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہی قی بنو کی نالی عرب میں تھی جسے اس زمانہ میں عربی تسمیہ تھی۔

ان کے بعد ابراہیمؑ کی نالی عربی تسمیہ تھی جسے اس زمانہ میں عربی تسمیہ تھی۔ اس سے قی بنو کے متعلق یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہی قی بنو کی نالی عرب میں تھی جسے اس زمانہ میں عربی تسمیہ تھی۔

حضرت اسماعیلؑ کا شمار کے متعلق فیصلہ: اسماعیلؑ کی اس وقت کے وہ تسمیہ تھی جسے اس زمانہ میں عربی تسمیہ تھی۔ اس سے قی بنو کے متعلق یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہی قی بنو کی نالی عرب میں تھی جسے اس زمانہ میں عربی تسمیہ تھی۔

اس کے بعد اسماعیلؑ کی نالی عربی تسمیہ تھی جسے اس زمانہ میں عربی تسمیہ تھی۔ اس سے قی بنو کے متعلق یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہی قی بنو کی نالی عرب میں تھی جسے اس زمانہ میں عربی تسمیہ تھی۔

جس وقت نیکار مکمل ہوا اہل اس قصبہ نے کمالی تعمیر سے ایذا نہیں علیہ السلام کا نام لیا اور تمام ماہر المظاہر لکھا کہ یہ مظاہر
 اہل عین علیہ السلام 'من گرفتار باد' وہ میرا ہے یہ تھا وہ کچھ بد امت کر گئے ہیں کہ جس جہیں اپنے سے کچھ بہتر نہ کر لیا۔
 تعمیر کتب خانہ واقعات کے بعد خانہ تعمیر ہونے کا حکم ہوا۔ امیر اہم علیہ السلام شام سے چرائیل علیہ السلام کے ساتھ کہ
 آئے اور دونوں باپ بیٹوں یعنی امیر اہم و اہل عین علیہ السلام نے خانہ کعبہ اس طرح بنا کر شروع کیا کہ امیر اہم علیہ السلام تو
 جہاں کا کام کر رہے تھے اور اہل عین کا کار و بار چھوڑ دیا تھا۔ پچھتے چھتے دو روز درگ جاتا تو اپنے وقت اپنے سے پورا کار کرے
 یہ تھے چھ روزانہ بنائے انکے انت التعمیر علیہ السلام (قرہ ۱۲۷)

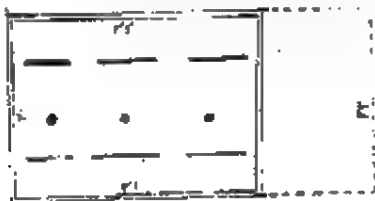
"اے، اے رب پر ختم الہ را قبول کر بے شک تو سچ و عظیم ہے۔"

جس وقت دیوار کی قدر بلند ہوئی اور ایہ انیم چوڑائی سے بھرا ہو گئے تو ایک چھر پر کھڑے ہو کر کام کرنے لگے یہ
وہی مقام ہے جس کو اب مقام ابوالکیم کہتے ہیں۔ خانہ کعبہ جب تیار ہونے کے قریب پہنچا تو ابراہیم نے اسمعیل سے کہا کہ کسی
اچھے چھر کا ٹکڑا لے کر تھام کر رکھ دے۔ لیکن پر رکھ دوں جس سے لوگوں کو امتیاز پائی رہے۔ علاوہ کچھ ہیں کہ یہ قبیلے نے آواز دی تھی کہ
”میرے پاس تمہاری نانت رکھی ہے یہ لہذا نہ بھڑکیں۔“ حضرت ابراہیم نے فرمایا: ”وہاں چھوٹا چھر ہے جو میرا اسطیلان
ہے۔“ چھر تو اٹھا لیا مگر انیم نے اسے اٹھا کر مقام رکھ کر رکھ دیا۔ ابراہیم نے اس مقام کو عیال کے وقت میں لے کر لایا جاتا ہے۔
بیت اللہ کے بننے سے پہلے ابراہیم مسیح علیہ السلام کی پناہ لے کر رہے تھے۔ ان کی پناہ لے کر رہنے کے بعد آواز دی کہ چھوڑ دو۔
”یا ایہا الناس ان اللہ قد بنی الکعبۃ و دعاکم الیٰ حجۃ لاجلہ“

يَا أَيُّهَا النَّارُ إِنَّ اللَّهَ لَدُنِّي لَكُمْ بِمَا رَدَعَاكُمْ لِي حِجْرًا لَاحِظِينَ

یہ دیکھ کر ہر ایک نے کھنکھایا۔ ایک نے کہا کہ "اگر میں نے اپنے گھر سے اپنے بیوی بچہ کو لے کر آتا تو یہ سب تو بخیر ہو جاتا۔" اور دوسرے نے کہا کہ "اگر میں نے اپنے گھر سے اپنے بیوی بچہ کو لے کر آتا تو یہ سب تو بخیر ہو جاتا۔"

۱۔ اس وقت کا افسانہ نگار اپنی ساری بات نہایت دلچسپ اور براہِ راست کہنے کے بجائے عموماً کٹھنوں کے ذریعہ بتاتا تھا۔ چاہے وہ ہلکا سا دور تھا۔ چاہے وہ سنگین ہو۔ اس کی ساری باتیں کسی کی طرف سے نہ کہ اس کی طرف سے کہیں کرتی تھیں۔ اس کی کہانیاں ہمیشہ کسی اور شخص کے ذریعہ کہی جاتی تھیں۔ یہ اس کی ایک خاص بات تھی۔ اس کی کہانیاں ہمیشہ کسی اور شخص کے ذریعہ کہی جاتی تھیں۔ یہ اس کی ایک خاص بات تھی۔ اس کی کہانیاں ہمیشہ کسی اور شخص کے ذریعہ کہی جاتی تھیں۔ یہ اس کی ایک خاص بات تھی۔



ہاں ہے اور تم کو ان کے رخ و باریک بینی کے لئے جلائے ہیں۔ جس طرح لوگ آجائے۔ اس کے بعد یہ دونوں بڑے صاحبِ لائقوں کے جو آپ پر ایمان لائے تھے، عقائد و مکتبہ کی طرف سے فرقہ پرستی کی۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا بعد ازاں اہل بیت شام کی طرف چلے گئے اور عبادت و سالانہ تہجد کی ذمہ داری سنبھالنے لگے۔

ختم قرآنی۔ خانہ کعبہ کے سامنے سے بعد اہل بیت کو بڑے درجہ خراب ہو کر حقیقت کی وحشیانہ کڑک کے لئے نکال دیا گیا۔ چنانچہ اور اجڑنے لگے اس کی قیامت کی اور سنت سے اس کا تعلق چھوڑ دیا اور وہ کافرانہ طریقہ اختیار کیا جس کا کام پاک کے لئے نہیں صرف اس سے معلوم ہوتا ہے۔ نہ اس میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور کتب کا کھانا ہے۔ یہ کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

دریافت کی مثال کے لئے یہی ہے کہ خانہ کعبہ کے سامنے سے بعد اہل بیت کو بڑے درجہ خراب ہو کر حقیقت کی وحشیانہ کڑک کے لئے نکال دیا گیا۔ چنانچہ اور اجڑنے لگے اس کی قیامت کی اور سنت سے اس کا تعلق چھوڑ دیا اور وہ کافرانہ طریقہ اختیار کیا جس کا کام پاک کے لئے نہیں صرف اس سے معلوم ہوتا ہے۔ نہ اس میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور کتب کا کھانا ہے۔ یہ کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

خانہ کعبہ کے سامنے سے بعد اہل بیت کو بڑے درجہ خراب ہو کر حقیقت کی وحشیانہ کڑک کے لئے نکال دیا گیا۔ چنانچہ اور اجڑنے لگے اس کی قیامت کی اور سنت سے اس کا تعلق چھوڑ دیا اور وہ کافرانہ طریقہ اختیار کیا جس کا کام پاک کے لئے نہیں صرف اس سے معلوم ہوتا ہے۔ نہ اس میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور کتب کا کھانا ہے۔ یہ کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

خانہ کعبہ کے سامنے سے بعد اہل بیت کو بڑے درجہ خراب ہو کر حقیقت کی وحشیانہ کڑک کے لئے نکال دیا گیا۔ چنانچہ اور اجڑنے لگے اس کی قیامت کی اور سنت سے اس کا تعلق چھوڑ دیا اور وہ کافرانہ طریقہ اختیار کیا جس کا کام پاک کے لئے نہیں صرف اس سے معلوم ہوتا ہے۔ نہ اس میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور کتب کا کھانا ہے۔ یہ کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

خانہ کعبہ کے سامنے سے بعد اہل بیت کو بڑے درجہ خراب ہو کر حقیقت کی وحشیانہ کڑک کے لئے نکال دیا گیا۔ چنانچہ اور اجڑنے لگے اس کی قیامت کی اور سنت سے اس کا تعلق چھوڑ دیا اور وہ کافرانہ طریقہ اختیار کیا جس کا کام پاک کے لئے نہیں صرف اس سے معلوم ہوتا ہے۔ نہ اس میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور کتب کا کھانا ہے۔ یہ کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

اور انہیں نئی جہ میں نشوونما پا کر ان کی اور دنیا ان علاقہ کی طرف جبراً طرف کہ میں نے چھوڑ دی۔ رائل بینک کی طرف سے نوٹ
بوتے لائے تھے۔ یہ کچھ نوٹ تو ایمان لائے اور بعضی جبراً نوٹ لیا۔ وہی کے ساتھ چلے رہے۔ وقت انتقال جیسا کہ تو رہے تھے میں
مذکور ہے آپ کی جرم میں بارہ لاکھ غلامی (جس کو عرب ثابت یا بخت کچھ چرا) قیدی اور کوٹلی ہمام شخص "نور الماس"
نرا قیدی بلور ہائس قدامت چھوڑ گئے۔ اسی اسحاق کی وہ ایت شہادت تھی ہے کہ اسحاق کی عمر ایک سو تیس سال کی مہاتی اور
پہلے ہاں کے پاس میرزا اب اور میرزا سو کے درمیان میں لڑائی کئے گئے۔ تو میرزا میں ان کی عمر ایک سو تیس سال تھی۔ یہ ہوا وہ
نکب ہے کہ ان کی اولاد جو میرزا کے خورق ہاں میرزا کی صاحبہ ہاں تھی اور رائل نوٹ کے لئے ایک جو تھی سے خوب برف
اور نوٹ کے لئے خزانہ اور نوٹ کے لئے خزانہ ہوا ہے۔

یعنی اساماعلیؑ: سید کے بعد نبوت بنی اسرائیل بیت المقدس کا حصول ہوا اور کاشمیر اپنے بھائیوں کے ساتھ مقیم رہا۔ یہاں تک کہ
اس کی اصل میں اس وجہ ترقی ہوئی کہ وہ کسی نہ کسی اور قوم نے اس طرف واپس میں چل گئے۔ بطور حذران کی نسبت اس کا اکثر
علاقہ کو خیال ہے کہ یہ نبوت بنی اسرائیل کی طرف خصوصاً جیسا کہ اس پر بعض نے اسی قوس سے اختلاف بھی کیا ہے نہ یہ ظاہر
کیا ہے کہ یہ قوس پر تہذیب ان کی "اساماعلی کی" سے تیار۔ حالانکہ بلوچستان کے سوائے یہاں کے اساماعلی کے کسی اور
قوس کو یہ وہ کام سمجھ کر نہیں کیا۔ مگر ظاہراً قاضی یہ بھی ہے کہ قاضی عرب بھی وہ ہیں کی تفسیر اور ان کی تفسیر سے ہیں۔
لہذا سے اساماعلی تمام عرب کے (جو ان کے بعد قبور میں آئے) صورت اعلیٰ اور وہ آخر ہوئے۔ والدہ امیر

کر مار مار کر دیا۔ جب ایک ان میں سے آپ پر حملہ کرنے تھا تو دوسرے سے ہٹا دیا گئے تھے اور جب وہ بھی مار مار کر مارنے لگا تو دوسرے سے ہٹا دیا گئے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کو قریب ہلک کر دیا۔ اس وقت پورا نے کہا: ”تم نے تو مجھ کو کیا عذاب دیا کہ تم نے میری ہڈی کے اوپر مار مار کر میرے آپ پر یہ کر رہے ہو جتنی میں حرکت۔“ عیاذ آقا۔ سب نے مارنے سے ہاتھ روک لیا اور کوئی نہیں پرے لگا کر آپ کی قمیص یا تیری پاز دہانہ سے۔ پوچھتے تھے: کیا: موصوفہ دو اعلیٰ قبضی اتوار ہی یہ فی السحاب ”اے یہ نبی میری قمیص مجھ کو دے دینا کہ اس کو میں میں پہنے رہوں۔“ بھائیوں نے کہا کہ آقا اب ہاتھ باندھ لیا اور ہاتھوں کو باندھ دیا تو چھپا کر گئے۔

پوچھتے تھے: کیا جانی میں سے تو کہ نہیں دیکھا مجھ کو صاف سرو لیکن انہوں نے ایک بھی شریک نہیں دیا۔ آپ کو یہ باندھ کر دے تو کہتے تھے: ہنسنا۔ ہنسنا۔ اب نصف کے قریب وہ گئی تو زنی چھوڑ دی۔ قدرت الہی سے آپ کھڑا ہوا کاپٹی کے اوپر کھڑا ہوا تھا جس پر پوسٹ پہنچ کر ختم ہو گئے اور وہ ہر ایک سبب ان کی جان بھری گا۔

پھر بھائیوں کو یہ خیال یہ وہ کہ جبکہ پوسٹ تو ختم ہو گئی، مگر ان سے پہلے خیم جان اور چکا تھا اور اب تو اس کی روح ضرور نکال ہو گئی اور اس خیال کی تصدیق کے لئے پوسٹ کو پکارا۔ پوسٹ نے یہ کچھ کر کر دیا اب بھائیوں کو میرے سون پر تم آؤ۔ یہ کچھ کو اس تکلف سے نہایت دیر ہو گئی اور کوئی سے انکلیا لٹھا گئے جواب دیا۔ ہاتھ پائی بھائیوں نے ہجر مارنے کا ارادہ کیا۔ لیکن پورا نے انہیں اس شخص سے روکا اور ایک سکوت کے اندر میں سب نے سب دیکھ کر ہوئے۔

اور پورا پورا وہاں پہنچے ہر یوں کے گاہ کی طرف دیکھیں وہ بے اور دھڑپا ہاری نے پوسٹ پر وہی ماذن فرمائی ”کہ ایک دن وہ بھی آئے گا کہ تو فلاں کو ان کے اصحاب کی خبر دے گا اور تیرا میرا سرتو بندھا جائے گا کہ تجھے نہ جانیں گے کہ تو بے ہوش ہے۔“ پوسٹ کے بھائی بھائیوں کے کہنے کے پاس آئے اور ایک کڑی کڑی کر کے کہ اس کے خون سے پوسٹ کے پورا میں کو دھکا دے تو قریب مٹا۔ وقت دوتے ہوئے پوسٹ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ﴿يَا سَائِلَا يَا فَاعِيَا اَسْتَيْفِي وَ اَسْرِكَا اَسْخَفَ جَنْدُ فُاعِيَا فَاَكَلَهُ الْفُلُكُ وَ مَا اَنْتَ بِمَعْوَمٍ لَقَا وَ لَوْ كُنْتَ صَدَقْتَنِي بِكَ﴾ (پوسٹ ۱۷) ”اے دھار سے باپ ہم آگئے یہ کچھ اور۔ پوسٹ کہ پورا کے پاس چھوڑ گئے پھیرے لے اس کو کیا ہم بڑھ چکے ہیں کے لیکن کچھ کو یقین نہ ہو گا۔“

یہ خوب کو یہ سن کر سناں سا ہوا تو قوی اور کے بعد اپنے دشمنوں کو سنبھال کر فرمایا: ”یہ میرا قد نہیں ہوا بلکہ تم نے یہ کام اچھے طبعیت سے کیا ہے میں میرے ہاتھوں میں ہر کا اور بڑا ہوتا ہے اچھا لڑا اس کی قمیص مجھ کو کھڑو۔“ پوسٹ کے بھائیوں نے جس وقت قمیص رکھائی یہ عورت دیکھ کر بولے: سائلہ ما دیت فہا: حطم من هذا اكل فہی و لم يشق لہبہا۔“ خدائی قسم میں نے اس جھیلے سا کسی کو طعم نہیں دیکھا کہ اس نے میرے لڑکے کو کھا لیا اور اس کی قمیص کو تو پھاڑا اور چیخ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑے تو زنی اور کے بعد ہوش آیا تو بہت روئے ہوا کہ قمیص کو بار بار کھا کر دیکھتے تھے اور کانٹھوں سے لگا کر دیکھتے تھے۔

خیم و دیکھ پوسٹ کو نہیں میں رہے اس اثنا میں ایک فرشتہ نے آنکھ باز و کھول دیا پڑتے روز عرپ کا ایک قافلہ میر جا رہا تھا وہ قافلا اس کو نہیں کے قریب پہنچ کر ختم ہوا اور دیکھا کہ جتن میں۔ سے ایک کا ۲۸ ہا تک لیکن زمر اور دوسرے

اب فرعون نے شراب و سرگمچ کر قید خانہ سے یوسف کو بلوایا اور عرض کریم سے یوسف کو رچ کر آؤ تو کہہ دیا
جیسا کہ اس آیت پر میرے معلوم ہوتا ہے: ﴿وَإِلَٰهُ الْمَلَائِكَةِ إِبْرَاهِيمُ ۖ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصٌ﴾ (یوسف ۷۵) اور فرعون
نے کہا اس کو (یعنی یوسف کو) میرے پاس نہ آؤ کہ اس میں جو میں اپنے لئے غلاموں (آزاد) کروں۔ "الفرس یوسف صوفی
فرعون میرے امین و مقتدا بنائے تھے اور ملوک سال آنکھ کا قیود اختتام پکے میرا دیکھا گیا۔

[illegible]

میں نے بھی یہی دعا کی۔ تو ان فرشتوں اور پیروں کے سامنے گھر سے دوسرے سات سال قبل سے آئے پہلے ساتوں فرشتوں کی طرح
میں نے لڑائی لڑ کر سات سال سے تمام لڑائیوں سے ہارنے کا۔ تو اب جو حق مصر میں غلہ بیچنے کے لئے آئے تھے۔ یہاں
میں نے بھی دوسرے مصر میں غلہ بیچنے کے لئے آئے۔ یہ حق نے انہیں پہچان لیا کیونکہ ان کی حالت میں زمانہ کے کس کس قسم کا ظہور
ہو گیا تھا۔

مختلفہ نوعیت کے گمراہانہ کی رفتار نے پیسٹ کو بظاہر پیسٹ نہ لگتا تھا تو ان کا وہ لباس تھا اور نہ وہ صورت و شکل کسی بلکہ ایک دوسری حالت پیدا ہو گئی تھی۔ پیسٹ نے اپنے بھانجرا سے ان کا عالمی روزِ وقت کیا پتے تو انہوں نے ادھر اُدھر کی باتیں بتلائیں لیکن جب پیسٹ نے ان کے حلقہ کی نگاہ کی تو انہوں نے اس امر سے بیان کیا: ”مخبرِ مصر!“

دراصل یہاں پہلے پہل کے ارہ جیسے تھے ایک روز تم اپنے ساتھ اچھے اس بچہ کی جھانک لے گئے جس کو وہ دانا پتہ زیادہ عزیز رکھتا تھا اقاتی سے اس کو بھیج دیے گئے کھانے چھوٹے؟ تم کہو اور کہئے تو کہا کہ یہ وہ بول گئے (دانیل ص من مکن ابوکم جلد کچھ) ”مجھ اس کے ہاتھ پر ہے کہ تمہیں کس سے ملو“۔ ”صحیح ہے کیا از علی بن علی اصغر منہ“ ”جواب ہے جہاز چھوٹا ہوئی ہے۔“

یوسفؑ نے اپنے چھ دو گھنٹہ عموں سے بھی کہہ دیا تھا کہ میرے آئندہ جب تم بھروسہ میں پانچواں آجائے
ساتھ آنا اور تم کو یہاں سے بکھڑا دینا ہے گا۔" یحییٰؑ نے کہا: "خدا کا راز آپ کی جانور کو دے گا اور اگر اسی وجہ سے ہم
حق فیصلہ نہیں کر سکتے۔" یوسفؑ نے "اچھا بہتر ہو گا کہ تم میں سے کوئی تمہارے پاس رہ جائے اسی پر مبنی جواب خاصو اسی ہو
کئے۔" یوسفؑ نے واپس کے وقت ان کی باتیں بھی انہیں کے احباب میں رکھا: "یہ اس خیال سے کہ ان کی اہمیت و راز کی

سے ہرگز آئے ہو مگر تو یہاں اس وقت تک حرکت نہ کروں گا جب تک کہ میرا باپ نہ کہے گا یا اللہ قسم نہ دے گا تم لوگ جاؤ اور میرا بیان کرو۔

بقیہ انجام یہ خوب کسی وقت مصر سے واپس ہوا یہ خوب کے پاس پہنچے اور یہاں بیان کیا اس وقت خوب کے قلمیوں کی طرف پرہیز ہو گا اس کا اندازہ یہ طریق غریبی کر سکتے ہیں اس کے ظاہر کرنے اور بیان کرنے کی ہم کو حاجت نہیں ہے بلکہ یہ خوب نے تم زوروں کو ملی کے جو کلمات فرمائے تھے وہ یہ ہیں **لَا عَیْسَى لَیْسَ اَنْ یُّغَیْبَیْسَ یَا غُیْبُطَا اَنْ یُغْزِیَ اَلْعَیْسَی اَنْ یُغْیِبَکَ (یوسف ۸۴)** ”مٹا دے انہیں سب کو میرے پاس لے آئے ہے تنگ و درنگ اور سخت والا ہے۔“

اس کے بعد یہ خوب کی آنکھیں میروں اور صدمہ سے جاتی رہیں تا تو انی حدت سے بڑھتی رہیں جتنا جبر گزارنے کا اکثر آپ یوسف کو یاد کر کے رو دیا کرتے تھے اور ان کے قلمی تھے وہ بے کے بنائے کہتے تھے خدا کی قسم تو یوسف کا ذکر وہ اس وقت تک ترک نہ کرتے جب تک تم قریب بلاست نہ پہنچ جاؤ گے وہ جان بھی تسلیم نہ کرتے اور یہ خوب ان کی یہ قیاسیہ کا جواب دیتے تھے ”میں باوجود غم اندوز ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی قربت سے دو جاں ہوں جس کو تم نہیں جانتے کچھ دوسرے بعد یہ خوب سے پھر اپنے فرزند پروردگار اور میری طرف اشارہ کیا کہ ”یہ خوب نے انہیں کچھ اور کلام فرمایا تھا ”مصر میں پہنچنے میں خرچہ مصر (یوسف ۸۵) کیا ”وَجِئْنَا بِهَا الْغُرُورَ“ (یوسف ۸۸) ”اے فرزند ہم کو یاد اور ”اے گمراہوں کو کلام وفاق نے یاد کروا دیا ہے۔“ **لَا وَحْشًا یُضَاعِفُ مَوْلَا عَامِلٍ (یوسف ۸۸)** ”اور ہم بہت سی گمراہیہ لے کر آئے ہیں۔“ **وَحَافِظُ لَنَا الْکِتَابِ وَتَصْلُقُ عَلَیْنَا اِنَّ اللّٰهَ یُغْزِیَ الْمُتَقَبِّلِیْنَ (یوسف ۸۸)** ”ہم کو بھروسہ کرتا نظر صدقہ اور اس میں شک نہیں کہ اللہ صدقہ دے گا بڑا ہے خیر دہا ہے۔“ یوسف ”کاش میں یہ سن کر بھروسہ کر لیا ہوں کہ تم ہو گئیں۔“ بے تاب نہ بولی اس کے قلمی غفلت سے غفلت میں نہ آجینے (یوسف ۸۹) ”کیا تم جانتے ہو تو انی نام کو یہ ہے کہ اللہ نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ یہ کہ ہے **”وَ اِذَا نَفَخْتَ الصُّفُوفَ حَاصِلُوْنَ (یوسف ۸۹)**“ اب تو ہمارے چل دو جی آگاہ کیا ہے۔“ یوسف کے بھائیوں نے خود سے دیکھا تو پہچان گئے ”کیا بے شک تو انی خوب ہے؟“ یوسف نے کہا ”ہاں میں ہی یوسف ہوں اور یہ (بھائیوں) میرے بھائی ہے تم لوگ۔“ وہ سب کچھ خیال نہ کرنا تھا تو تمہاری نگاہوں سے دور تر کر کے فایہ نسبت میں وہی تھا جو بھگدڑا تھا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا یہ اس کے احسانات کا ایسا نمونہ ہے کہ ہم اس پر بد جان نہ پہنچتے کیا ہوں۔“

یوسف کے بھائیوں کو اس کے سینے سے نہ امت نہ توئی نہیں یوسف کی قلمی وہی ہے وہ خیالات و رفع ہو گئے اس کے بعد یوسف نے اپنے ماہر بیان جاننے سے اپنے باپ یہ خوب اور خاندان کی کیفیت دریافت کی اور وہ اچھی کے وقت غل دیا اور اپنے بزرگ باپ کے اسیٹھانا کے لئے اپنی بیٹیوں کو دیا جو امت کے کہہ بابت سے جس حد سے ہر لوگ باپ کے حق پر اہل دین ان کی چٹائی دوبارہ وہیں آجاتے کی اور تم لوگ کھانے سے واپس چل کے ساتھ مسرت آؤ۔

یہاں مزید یہ کہ یہ خیال کے کہ ہر امن ہوتے اس سے بچتے تھے وہ ہم نے دیکھا اور ہم نے دیکھے ہیں کہ یہ ہر امن ہوتے تو نہ تھے تو نہ تھے مگر یہاں یہ قرآن ہے۔

یہ بھی حاکم ان کے یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ قلمی اس قدر سے نہ نہیں اور وہی یہ کہہ کا کلام کہہ کر وہ اپنے کلام میں نئی طوالت کے باعث اس پر کلام نہیں کہہ رہے۔ ہر میں حاکم یہ ہیں۔

۹۳

فرمان کی حکمت ہے کہ آپ کا ہنسنا کی شان و بزم ہے۔ اگر آپ نے ان کی آواز و نظروں نے سرزد میں قلعیت چھوڑ کر اہل باب
 یار میں سکونت اختیار کر لی تھی اور ان سے یہ اکثر مقابلہ کرتے رہتے تھے۔ مگر اب ان کی آمد انہی کے تھکاوٹ میں جات
 کر رہی ہے۔ انہی میں سے بعض عام اور بعض خاص ہیں۔ بعض میں صحت و عافیت اور بعض میں کدورت و ارباب جو
 کجایان اور ان کی اصلاح میں لڑائی کے زمانہ میں شاو کھان کے کھینچے کی تھی۔ وہ بہت میں تھک رہے ہیں۔ جسے بھرانے والا کھانا
 تیار نہیں ہے۔ سوچئے تو یہ کہہ کر رہیں گے۔

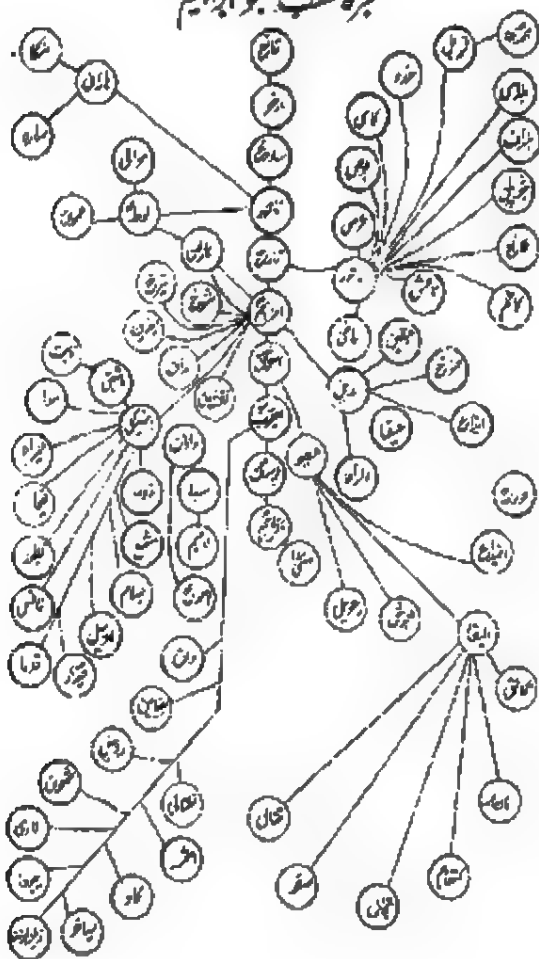
خدیجہؓ نے مکمل شادی سے سبقت پا چکی تھی۔ وہ اپنے اداکارانہ طرز کے لیے نامور تھیں۔ وہ ایک نوجوان لڑکی کی صورت

[illegible][illegible][illegible]

غام حور پر اور بزرگ خیمہ کی آواز اور غور میں آواز اور ان استغماں کو ہر ایک پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اور انہیں کے ساتھ دہلی
 سے ہجرت کرنے والے تھے اور ان کے ساتھ تھے۔ (یہ وہ تھے جن کے آگے آئے۔) ہیں تھے وہ تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی کا
 خیمہ اور وہ تھے اور ان کے ساتھ تھے۔ (یہ وہ تھے جن کے آگے آئے۔) ہیں تھے وہ تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی کا
 یہ ان کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ تھے۔ (یہ وہ تھے جن کے آگے آئے۔) ہیں تھے وہ تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی کا
 اور ان کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ تھے۔ (یہ وہ تھے جن کے آگے آئے۔) ہیں تھے وہ تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی کا
 اور ان کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ تھے۔ (یہ وہ تھے جن کے آگے آئے۔) ہیں تھے وہ تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی کا
 اور ان کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ تھے۔ (یہ وہ تھے جن کے آگے آئے۔) ہیں تھے وہ تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی کا
 اور ان کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ تھے۔ (یہ وہ تھے جن کے آگے آئے۔) ہیں تھے وہ تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی کا

یہاں تک کہ آپ نے ہندوؤں کو اپنا گھر بنالیا اور ان کے گھر بنائے۔ آپ ہم عرب کے ہندو تھے۔

شجره نسب بنو ابراهیم



بہی کہلان اور بنی قریہ میں محاصرت کیا جاتا ہے۔ کئی کھان بہت قریہ کے کئی لڑکیاں لڑتے رہ جاتی ہیں۔
 بعد میں غالب بن کہلان اور قحطان کی شافری میں سے نجران بن زید بن عرب بنی قحطان۔ اس نے بعد مسیح بن قریہ سے
 ایمان نہ پیر بنی القحط بن اثین بن حبیب اور عبد حبیب بن اہل بن القحط بن قریہ بن عرب بنی زہر بن ایمان بن
 حبیب بن قریہ بن قحطان بن عمرو بن ذی یزید بن صفوان بن عبد حبیب۔ اس کے بعد بنی القحط اس کے بعد دو شاخیں بن
 ہاشم بن عبد اس کا کلا کا صاحب (بیان کیا جا چکا ہے کہ یہی ذرا قرین تھا) اس کے بعد اس کا چھٹی قریش بن ذہد بن عبد
 ربیع بنی کہل بنی قریہ بن قحطان بن عمرو بن ذی یزید بن صفوان بن عبد حبیب۔ اس کے بعد اس کا چھٹی قریش بن ذہد بن عبد
 ربیع بنی قحطان بن عمرو بن ذی یزید بن صفوان بن عبد حبیب۔ اس کے بعد اس کا چھٹی قریش بن ذہد بن عبد
 ربیع بنی قحطان بن عمرو بن ذی یزید بن صفوان بن عبد حبیب۔ اس کے بعد اس کا چھٹی قریش بن ذہد بن عبد

مسلمان بن کر کے حق و روایت علامہ ابو حامد رشاد بن قتیب کو اب کتاب میں لکھتا ہے کہ وہ میں نے اسے پورا تو
 لکھتے تھے جو باقی کثرت اور اتنا ہی کہ ابو حامد بن قتیب کے ہاتھ کا کھنڈہ بودہ تھا کیوں کہ علامہ کئی ایک قصص سے روایت
 کرتا ہے جو بنی صیبر کے قبیلہ انی کا نام سے تھا تھا ہے کہ قتیب میں ایک قصہ ہے پہچاننا ظاہر ہو گیا کہ وہ نہایت مختصر ملی
 ہوئی تھی اور اندرون حدیث اس کا بہت وسیع تھا اس زمانہ کے کچھ مجاہد کے زمانہ میں ایک شخص نے کہا ہوا تھا اس پر ایک مرد چڑا ہوا
 تھا اس کے سر پر تاج تھا اس میں روئے قتیب یا قوت سرخ لکھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک زور تھا اور اس کے سامنے ایک
 لوح قتیب جس پر ماحول مذکور تھا لکھ دیا تھی:

بِسْمِ اللَّهِ رَحْمَةً وَكَرَمًا

شهر: الف قبل الحبيب "الحرم الحب" فالحبيب "الحرم الحب" من الفوت فالحبيب

[illegible][illegible]

من هذا الحافزين عارب اسمه

اذا يخرج من فوقه الماء

اور انھوں نے یہ سنو کیا فہمت حمیرا کن کے مہر و چہر اعلیٰ کی طرف کی ہے۔ اٹا کہتے ہے ۔

ففي ذلك انهم نسوا انهم

رب عظمي ملي به انجمن

ظہیر اعجاز اسی طرح۔ اہل خیران کے لئے یہ سہ ماہی کے پاس خریدنے جاتے تھے ان لوگوں میں محمد اعلیٰ الشاہ بھی تھا یہ
 اکبر جیوں کے پاس بیٹھ جاتا تھا وہ اس کی باتیں نور سے سنتا تھا۔ نور نے اس کے دوسری باتیں اور پتہ پتہ کہیں اور چ
 میانی ہو یہ شاہ خیران یہ اللہ اللہ کہہ کر اس کے گلے لگتی تھیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس دادہ میں لاکھوں روپے جمع کر لیا اور
 عبداللہ خیران کا نظریہ ہو تو تمام اہل خیران میاں کے لئے اور بھی نہ سہ ماہی میں پھیل گئے۔ اہل خیران ایک مدت تک
 یہ ساریت بن قائم رہے لیکن آج کل یہ بدولت میں طرح طرح کی بدلتیں پیدا ہو گئی۔ ذوق اس نے انہیں یہاں ہی رہنے کی طرف بلایا
 اس لوگوں نے اس سے غلام کیا یہ ادا انوار علی خاں کو لے کر وہاں پہنچ گئے۔ یہاں ہی اس وقت میں جہاز سے پہنچ کر انکو
 آس پاس کوئی گھر کے جانا ۱۱۱۱ سر نہ آئی تھی۔ ہانپا لیا جسے وہ دن تک بیان نہ کر سکتے تھے۔ اپنے تیرے گھونہ سے پر ہوا ہو کر دیکھتا ہی دھے
 کر رہا تھا جس کی وجہ سے وہ اس کے پاس گھر رہی تو قبہ نہ کر سکے۔

وہاں : ۹

ملوک فضیلت

وہ خواہش کی نجران پر فوجی لشکر بھیج رہا تھا۔ اسی دوران میں وہ علی بن الحنفیہ کی طرف لڑا گیا۔ سب ظاہر ہے کہ نہ نجران میں
ایک یہودی رہتا تھا جس کے دروازے تھے اہل نجران ہی ان کا قہ کی وجہ سے اس سے عداوت رکھتے تھے ایک روز اس سے
اور ایک چھوٹے سے گاؤں کے درمیان میں فوجی ہنگامہ برپا ہوا جس کی وجہ سے چھوٹے گاؤں کے رہائشی پہلے سے جینے دیے تھے۔ ایک دن
ایک چھوٹا سا گاؤں سے اس کے رہائشی لوگوں کو مار ڈالا۔ غریب و مظلوم یہودی نگرہ تو چاروں طرف اس کے پاس پہنچا اور اپنے
بھائیوں کی تلاش میں وہ سب کجاں ہو گیا اور وہی وقت نجران پر فوج بھی کر دی۔ اہل نجران ایک تو اس کی نسبت کمزور
تھے اور دوسرے ناقص بھی تھے۔ اس وجہ سے ان کے سامنے وہیں ڈھکے لے کر کوئی چارہ نہ ہوا۔ دوسری شعبان نجران
سے نکلی اور ہیرہ روئے گاؤں پہنچا اور وہاں اس کے مخالف اور برادر جہان عباس کیس اور خلیفہ نے اور اس کے پہلے چھٹے ہوئے
وہاں سے فوجی ہم کو اس کا چھٹل بہت ناخوار تھا۔ وہ اس نے ہی وقت نہ تھا وہاں چھٹل ہوئی کی اجازت کے لئے لکھا ورنہ وہ کسی
ظاہر تھا۔

نجاتی کا یمن پر حملہ چاہیے اور یمن کی طرف سے اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

[illegible]

[illegible][illegible]

جی تھیر کے لئے بیماریات اور اس کا نام یہ ہے کہ وہ ایک طوائف کی بی بی یا لہو کا بی بی ہے۔ یہ
انہوں میں سے ہے جو کہ گناہوں کی وجہ سے ناپاک ہیں۔ یہ تو نہیں کہ جس سے پہلے عزت تھی۔ اس
سے وہ جہاز پارہ ہیں، ان سے وہ ناپاک اور بے رحم ہیں۔ ان کی عورتوں کو اپنے لئے مہیا کر دیتے اور ان سے لطف
کا یہ لینا۔ جی تھیر کے لئے کہ ان سے اسے اس وقت بے نفع ہے۔ اور ان سے اس کا خون بہا جاتا ہے۔

[illegible]

ابو بکرؓ کی غار پر فتنہ مچی، حسن، قتیبہ، ہبیرہ زمین میں۔ کل کرچہ پتھر پتھر سے دیواروں پر۔

مذہبی حُرمت سے ہم پر یہ تو ایسا نازل ہوا تھا اور اسی نے دین کو ایک حرمت کی حالت میں ہی پیدا کیا تھا۔ اہل
دین کے لیے اس کی عزت سے یہ نیکو تعلیم نے یہ نیکو تعلیم کی وہ انوکھا کام کیا ہے کہ ان کے لیے یہ تعلیم ہی وہی
ان کا مقام بنی ہو۔

ہمارے اس دکان کی کھدیت سما ہے تھوڑے فاصلے پر ایسا انتظام کرنے سے ہم یہ بہتر اور خفیہ طور پر چوری کر سکتے ہیں۔

[illegible][illegible]

بعض اوقات تو نے یہ خیال بھی کیا ہوگا کہ اگر میں نے اپنے لیے ایک طرف سے تھوڑے سے کام کر دیا تو کون سا
 طرف سے کچھ نہ چھوڑے گا۔ یہ سچ ہے، لیکن اگر میں نے ایک طرف سے کچھ نہ کیا تو کون سا
 طرف سے کچھ نہ چھوڑے گا۔ یہ سچ ہے، لیکن اگر میں نے ایک طرف سے کچھ نہ کیا تو کون سا
 طرف سے کچھ نہ چھوڑے گا۔ یہ سچ ہے، لیکن اگر میں نے ایک طرف سے کچھ نہ کیا تو کون سا

[illegible]

نے ان کو گراہنے سے روک دیا اور ان کے ہاتھوں کو اسیا تھا دیا کہ آستہ چھو گئے چہرہ کی ایک جماعت
سے جہن کو مار رہی تھی گویا کران کی جگہ پہنچا تو فری ہے۔

اسی ہی یگی غوی یار جو کہ طالب نے بھی اپنے اسی قید میں اس کا نر کیا ہے جسے انہوں نے بازو رکھا میں پڑھ
تھا جس وقت لڑکے نے بیاب سات تاپ سلی اللہ علیہ وسلم کی افہ سائی کا مسموم بیان کر یا تھا میں طرف سے
بعض لوگوں نے اٹھ لڑکوں سے اسی واقعہ کا سرگئی انکار کر دیا ہے اسی طرف مسموم ایسا کہ وہ پتہ ہیں کہ میں نے
اس کا پتہ نکل رہا تھا کہ وہی تو خود ہی اٹھ لڑکے میں حالانکہ پتہ کر رہا میں لائن کے سنی کر دے کہ میں نے نہ سنے۔

سیف بن ذی یمن نہیں کار ہے والا تھا اسی سر زمین پر اس کے آقا وادہ حکومت کرتے تھے یہ عارفین اسلم بن ذی
نہر مدینہ بن علی بن مالک بن زیدہ فاکر تھا انہوں ایک وہ زمانہ تھا کہ غوث میر کی کا میں کی نسل سے سیف بن ذی یمن
ہے لوگ عرب سے عام غلبہ لے گئے تھے اور ایک پر زمانہ کیا تھا کہ ان کی کھلی نہیں تھے حکومت پر بیٹے کے خوش و خرم
خدمت پر تھے نہ وہ چھٹی تھیں۔ عرب کچھ بن کی حالت ہے نہ کوئی پار ہے نہ پاد ہے۔ اس سے تو وقت دروہائی کے ہوئی
ہوئے پتہ کی پڑی ہے اور برادران سے لشکر کے ہاتھوں میں نہ لائے حکومت پر پار دیا کوئی ہر بھی ہے والا تھا کچھ رہا
ہاں سیف بن ذی یمن نے نہیں کسی وجہ سے اسی سر زمین پر جتا چڑھا تھا تا جا پارا جو پتہ جو وقت پر حال میں پتہ تھیں
ہوئے آقا وادہ کے گھر سے پتہ کے گھر سے کہ چونکہ چاہتے تھیں کہ اس کی ہوا وادہ وہ زمانہ میں ہوا وادہ کا گھر تھے
چہر ہاں ہو گئے وہاں ہر وقت اور خوشی و شادی کے دیکھنے میں۔ اسی ہی ہے کہ اس کی ہوا وادہ کا گھر تھا۔
میں جو اب اس نے خوف سے بولی اس کی ہوا وادہ میں نہیں کر لکھا۔ (ترجمہ)

سیف بن ذی یمن کی کسری سے ادا ہو گئی۔ اگر سیف بن ذی یمن اسی سکھت و ذات میں رہتا پتہ نہ کر تا تو وہ
بھی یمن چھوڑ کر نہیں پتہ کا لیکن غضب یہ ہوا کہ اس نے اس کی بی بی دینا کو بھرا کر میں دل لیا۔ اسی وجہ سے سیف
ابن ذی یمن وہاں سے نکل کر ادا فقیر وہم گئے پس پرا اور یہ باجر سے پہلے کر کے دھب کی۔ اب اس نے اتحاد غنیمت کی
وجہ سے ہوا دینے سے انکار کیا تو کسری نے دوسری خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے لڑائی میں نہ رہا لی جبرو کے پاس گیا
اور اسی سے اپنی سرگزشت بیان کی۔ نعمان بن منذر نے بہت رحم دل نہ تو میں تھا اس نے خود اپنی دامان رحمت سے اس سے
آنسو پونچھے اور اپنے ساتھ کسری کے دربار میں لے گیا اور جھوٹے کھلم کی شکایت اور سیف بن ذی یمن کی ذلت و رسوائی
کا حال عرض کر کے ادا وادہ سے فارغ ہوا۔ کسری نے کہا: یمن ہوا سے جب سے بہت دور دور ہوا راستہ پر ہے اس کے سوا
عرب کی سر زمین میں کہیں اور انہوں کے سوا اور کیا پتہ ہیں اس سے کچھ حاصل ہوگا۔ یہیں یمن کی تصویر ضرورت
نہیں۔ کسری نے یہ کہہ کر سیف بن ذی یمن کو ایک غلط اور ایک اشرافیوں کا توڑ دیا۔

کسری کی یمن پر فوج کشی سیف بن ذی یمن نے دربار سے نکل کر وشرقیوں کے قوت کو چھٹکے پتہ لوگوں نے
اسے کوٹ لیا۔ کسری کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو دوسرے روز سیف بن ذی یمن کو پتہ گزرا اعتراض کا سبب وہ پتہ لیا
اس نے کہا اب اس سے عرض کیا۔ مجھے ان اشرافیوں کی ضرورت نہیں ہے میرے ملک میں سنے وہ چاندی کے پناہ ہیں۔
مگر ان غرض سے جسکی آواز تھا کہ نہرا۔ چھوڑ کر تھا کہ مجھے آپ حضوری کے حکم سے چھائی ہے۔ کسری نے یہ سن کر ہوا وادہ پر
فوجی اختیار کی اس کے بعد وہاں دولت سے مشورہ کیا۔ سب نے باقتضای یہ مشورہ دیا کہ جو قیدی قید خانہ میں واجب التسل

ایک نائب مکن میں چھوڑ کر کسریٰ کی طرف واپس گیا۔

سیف بن ذی یزن کو اکابرین کا خراج تحسین سیف بن ذی یزن اس خدا داد کامیابی کے بعد مکن پر مستقل حکومت کرنے لگا اور متعدد سالانہ فرائض کسریٰ کو بھیجا رہا۔ عرب کے نامی گرامی شعراء نے اسے مبارک یادیں کے قصائد لکھے۔ امراء و حکماء قریب اسی سے ملنے کو آتے اور اسی مجلسِ مذاکرے سے مبارکباد دی۔ ان میں قریش کے ذی سردار، عبدالمطلب (چند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تھے سیف بن ذی یزن نے ان کی سب سے زیادہ تعظیم کی اور اپنے برادر بھائی اور کمالی فرزند اُنس و فہست کیا۔

بازان کی امارت مکن طبری لکھتا ہے کہ وہ جز کے مرنے کے بعد کسریٰ نے مکن پر اسی کے فرزند بلان کو گورنر بنایا مگر جب مرزبان سرگیا تو ان کے چوتھے فرزندین تھان بن مرزبان و ماسور کیا کچھ عرصہ بعد کسی وجہ سے ان پر شاہی خطاب ہو گا اور یہ تئید کر کے دربار شاہی میں بھیج دیا گیا اور اس کی جگہ بازان بن مکن کی گورنری پر مقرر کیا اور کچھ عرصہ بعد بلان گورنر باہن بن گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہم مہوت ہو گئے اور بازان مسلمان ہو گیا اور مکن میں اسلام کا شعور بڑھ گیا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ هذا نحو النعمان

چوتھم ہم عرب کے طبقہ اولیٰ و ثانیہ کے حالات و احوال کی تحریر سے فراغت حاصل کر چکے ہیں، لہذا ہم شرعاً کتاب کے مطابق ان کے حق و حاکمیت سے حالات تحریر کریں گے جن کا قطعاً نوکِ قلم سے ہے۔ تاکہ تمام عالم کے مسلمات تحریر میں آجائیں اور اہل عرب ہر طرح سے اور لوگوں سے ممتاز ہو جائیں وہ لوگ عرب کے طبقہ اولیٰ و ثانیہ کے ہم عصر تھے۔ وہ بطریقِ مریانی اہلِ باطن کے جڑ سے اہلِ مہمل بھر پور اسرارِ مثال کا بھرپور پیمانہ اور ہم تھے ہم ان میں ہر ایک کا ذکر و اختصار آجائیں کریں گے۔

شہزادہ کی، چھراں کی، اور سے شہزادہ بن گیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی مانو جی نے شہزادہ بانی اور بی اور ان کی اس شکل سے لڑا۔ اس سے بعد نے بیت المقدس میں سولی پر چڑھا دیا۔

نارائن بن ساطرہ کی بیٹی، اس کے گراہے کہ شہزادہ کے قتل کے بعد اس کا بھائی مانو جی نے شہزادہ بانی اور بی اور ان کی اس شکل سے لڑا۔ اس سے بعد نے بیت المقدس میں سولی پر چڑھا دیا۔

نارائن بن ساطرہ کی بیٹی، اس کے گراہے کہ شہزادہ کے قتل کے بعد اس کا بھائی مانو جی نے شہزادہ بانی اور بی اور ان کی اس شکل سے لڑا۔ اس سے بعد نے بیت المقدس میں سولی پر چڑھا دیا۔

شہزادہ کی بیٹی، اس کے گراہے کہ شہزادہ کے قتل کے بعد اس کا بھائی مانو جی نے شہزادہ بانی اور بی اور ان کی اس شکل سے لڑا۔ اس سے بعد نے بیت المقدس میں سولی پر چڑھا دیا۔

شہزادہ کی بیٹی، اس کے گراہے کہ شہزادہ کے قتل کے بعد اس کا بھائی مانو جی نے شہزادہ بانی اور بی اور ان کی اس شکل سے لڑا۔ اس سے بعد نے بیت المقدس میں سولی پر چڑھا دیا۔

شہزادہ کی بیٹی، اس کے گراہے کہ شہزادہ کے قتل کے بعد اس کا بھائی مانو جی نے شہزادہ بانی اور بی اور ان کی اس شکل سے لڑا۔ اس سے بعد نے بیت المقدس میں سولی پر چڑھا دیا۔

شہزادہ کی بیٹی، اس کے گراہے کہ شہزادہ کے قتل کے بعد اس کا بھائی مانو جی نے شہزادہ بانی اور بی اور ان کی اس شکل سے لڑا۔ اس سے بعد نے بیت المقدس میں سولی پر چڑھا دیا۔

بائلی کی حکومت پر ساماں کیا۔ فانیج کے انتقال کے بعد اس نے بہت ساری عمارتیں اور اسی نے سب کا چیرہ ہوا۔ اس کے بعد اس کا
فرما کھانا سبب بن کر خود مختار حکومت پر چڑھا اور اس نے اس نے سب کو خوب چھوڑا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا کوش بادشاہ ہوا۔
جو اب الیم علیہ السلام کا نواسہ تھا اور جس نے آزار و صدمہ کا ہر ایام کو طلب کر کے بہت املاں م (جنگلات) کو دور و مدد مقرر کیا تھا
کیونکہ اس نے فانیج اپنے باپ کے انتقال کے بعد کوئی چلہ آیا اور نواسہ کے ساتھ وہ سب ساری عمارتیں لکھا لیکن سب اس کے
خانہ انا میں ہی نہ رہے بلکہ آزادانہ طور پر رہا۔ چلا آیا۔ حاجر بن اوش نے باہر کو بہت الامان کا مدد مقرر کیا اور ابراہیم
چراہو نے ان کے صحیح حالات ہم کو یہ لکھائے ہیں۔

بخت نصر کا بیت المقدس پر حملہ (عزروں) کی حکومت کا سلسلہ برائے جاری رہا اور بخت نصر
انہیں میں سے تھا جیسا کہ ہم نے لکھا ہے جسے کہتے ہیں کہ لکھتے (اسی نئی) نے باہل پر فوجیں بھیجی گئیں۔ چنانچہ بخت نصر
اس پر چڑھا اور اس نے اپنے امراء میں سے بخت نصر کو اس کا گورنر مقرر فرمایا۔ مگر یہ گورنر بعد ازاں بیت المقدس سے بھاگ
نور پاپ تب بخت نصر سے یہی امراء اٹل سے بیت المقدس کی حرکت کرانی اور کامروہ فوجی اور قید کے بعد ہی سرانسل کے
پارٹیاں کو قتل کر ۱۶۰۰۰۰ اور ان کی مسجد کو یہاں کر دیا۔

ابراہیم کی باہلی پر تسلط چنانچہ بخت نصر مرثیہ کو اس کا لڑکا شہنشاہ نصر بادشاہ ہوا۔ اس کے بعد بخت نصر کا حکم ہوا۔ اس
سے اور اور تالی سربراہان کمری سے لڑائی ہوئی اور جاتی نے اسے مارا اور باہل اور اطراف باہل کا حاکم بن گیا۔ اس کے بعد
نیا اور جوڑت دولت خاد کی ولایت میں شام کے جانے کے اور نمرودوں کی باہلی۔ یہ حکومت ختم ہوئی (عزراذکر میں مسجد
و ملکہ بن دھور حوزہ العرس) اسی کی وجہ سے یہ ذکر کیا ہے اور اس کی نقل کیا ہے اور جوڑت خاد کی وجہ سے۔

سریا بن یحییٰ ان میں سے ہے۔ سریا بن یحییٰ اور یحییٰ کو ایک کردہ درانیہ کی حکومت قرار دیا ہے۔ لیکن مسعودی کا یہ خیال ہے کہ یہ
وہ کوئٹہ میں ہے۔ سریا بن یحییٰ کی نسبت وہ کتاب کے حوالہ کے بعد وہ دنیا میں سب سے پہلے سریا بن یحییٰ نے بادشاہت کی ایک حدی
یا کسی قدر اور زیادہ زمانہ میں ان کے نوادہ تاروں کے نام لکھی۔ سوس میں تحریر کئے ہیں جنہیں ہم عدم احاد اور عدم محبت کے
باعث تحریر نہیں کرتا چاہے ہاں شوشان کے بارے میں وہ تحریر کرتا ہے کہ۔۔۔ سے پہلے اس نے اپنے سریا بن یحییٰ کو لکھا تھا اور سکا
تاریخ کا موجد ہوا تھا اور چوتھے بادشاہ نے لکھے۔ ان کے شہر آباد کئے اس کے زمانہ میں ہند کا بادشاہ عادل تھا اور اس نے اکثر
لوگ مغرب کی سلطنت میں لیس اور ان کی حکومت کا ناسخ کر دیا۔ آٹھویں کا نام بادشاہت تھا ہے۔ ہر اپنے آخر کام میں طاجر
کرتا ہے کہ، لوگ موصل اور باہل کے حاکم تھے جو کہ ان کے تاروں سے اکثر مطلوب اور لکھی غالب رہے تھے تو ان کی نسبت لکھا
ہے کہ وہ غیر مستقل مزاج تھا اس کی طبیعت میں بکون حد سے زیادہ پایا جاتا تھا اور ان کے بھائی نے سلطنت تقسیم کر دی تھی۔
فرض کسی طرح، تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے جس نے خمر (شراب) پیمانی وہاں انھیں تھا جس نے غلطی کی تھیں اسی کا
وہ تھا اس کا جواب سے پہلے بادشاہ عادل تھا (وہ ہر ذلک)۔ حالانکہ ہمارے نزدیک یہ سب خلاف قیاس تھا اور
محبت سے منقول ہے۔ چنانچہ اصل بات یہ ہے کہ چند گورنریاں انھیں اقصی الخلیفہ (خلیفہ میں سب سے مقدم) ہیں اور وہ
سے تمام پرانی چیزیں مثلاً تخت، تختہ و غیرہ ان کی جانب منسوب کئے جاتے ہیں واللہ اعلم

یہ کہ نسبت مسعودی کا یہ خیال ہے کہ یہ باہل سے تھا وہ لکھتا ہے کہ ان کا چچا بادشاہ عمرو و جبار تھا اور یہ ماضی میں ارم میں

جہاد کا مطلب ہے، اپنی لبرہۃ

سام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ مانتے ہیں شریک ہوا، یا قاتل اور لڑنے کی غیر ضروری بات کی اور دوسرے مقام پر اس کی ضرورت کو کوئی نام کی طرف منسوب کیا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ دونوں ضروریات تھے یا کہ دو بخیرہ ہونے کے بعد چودہ سو برس کے بعد پھیلائی گئی یا شاہدوں نے، مگر یہی حاکم کی طرف سے ہے جس کو ہم صحت کی وجہ سے نقل نہیں کیا، تاہم جہاد کے معنی "الغزوۃ" یعنی غزوت کی ہے، اور یہی بادشاہوں کے نام تحریر کرتا ہے، اور لکھتا ہے کہ یہی صدیقی میں حاکم یا شاہ لڑنے سے لڑے اور پھر دونوں صدیقی میں بیان کرتا ہے کہ اس صدیقی میں شاہزادہ بادشاہ تھا، جس کی اسرا ہوئی تھی اور قاتلوں کی بیعت ان کے پاس میں تحریر، خاصاً حالہ اس نے ان سے ہوا، یا کیا تھا اور اس کا سب سے پہلا بادشاہ اور لڑنے والی قوم کے خلیفہ سے مشورہ تھا جسے سندھ نے تسلیم کیا، مگر اس نے باطل پر قبضہ حاصل کر لیا تھا، اس نے اپنے اس سلسلہ کا نام اور ملک باطل کے بیان میں قابل علیہ اس کا نام کر دیا، کچھ نہیں کیا، اور ان کا نام (نبردوں کی تسلسلہ) باطل کر دیا ہے۔ واللہ اعلم

نبردوں کے متعلق طلبہ کی کا بیان جہاد کی کہتا ہے کہ نبردوں کوئی بھی کھانا میں حاکم اور غیر اقلیت کا یہ اسلام کے عہد میں تھا، یہ یہ لوگ حاکم سے تیار تھے، جب وہ نبردوں کو لایا تو مشورہ میں کیے جانے لگے، جب یہ بھی ملا کہ تو گئے تو نبرد دوم کے نام پر مشورہ کیا، جب یہ بھی ملا کہ یہ نبرد تیسرا ہے، اور اس کے بعد چوتھ، پانچواں، چھٹا، ساتواں، آٹھواں، نویں، دسواں، سب سے پہلے اور یہ سب جہاد تھے اور ہر ایک میں ایک نبرد تھی، یہاں تک کہ نبرد دواہر اور دواہر میں نے ان کی ترقی سمجھائی، انہیں کلامی تقریر

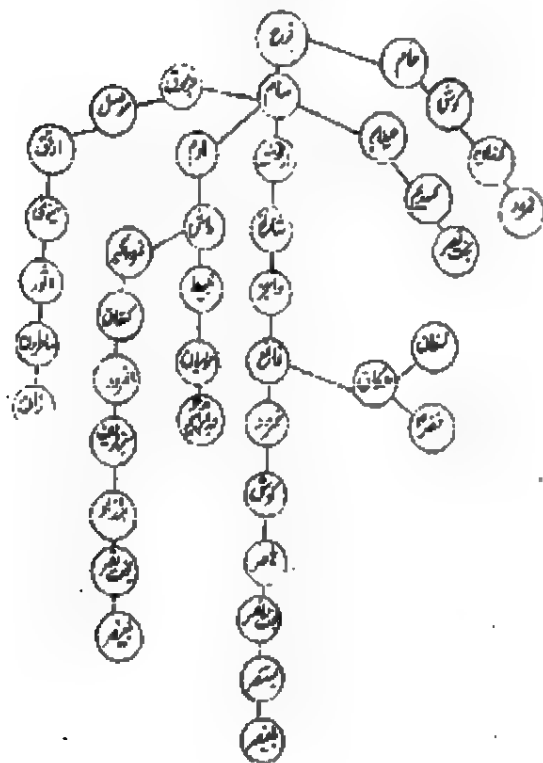
یا طلبہ کی طرف سے یہ نبردیں شروع ہوئی تھیں، جس نے طلبہ کی طرف سے ترقی کی طرف سے تھی، یہ نبردیں شروع ہوئی تھیں، یہاں تک کہ نبرد دواہر اور دواہر میں نے ان کی ترقی سمجھائی، انہیں کلامی تقریر یا طلبہ کی طرف سے یہ نبردیں شروع ہوئی تھیں، جس نے طلبہ کی طرف سے ترقی کی طرف سے تھی، یہ نبردیں شروع ہوئی تھیں، یہاں تک کہ نبرد دواہر اور دواہر میں نے ان کی ترقی سمجھائی، انہیں کلامی تقریر یا طلبہ کی طرف سے یہ نبردیں شروع ہوئی تھیں، جس نے طلبہ کی طرف سے ترقی کی طرف سے تھی، یہ نبردیں شروع ہوئی تھیں، یہاں تک کہ نبرد دواہر اور دواہر میں نے ان کی ترقی سمجھائی، انہیں کلامی تقریر

نبردوں کے متعلق دوسری روایت بعض مؤرخین نے یہ کھانا کرتے ہیں کہ قسطنطین اول کا نبرد نبردوں میں کھانا میں نبردیں شروع ہوئی تھیں، یہاں تک کہ نبرد دواہر اور دواہر میں نے ان کی ترقی سمجھائی، انہیں کلامی تقریر یا طلبہ کی طرف سے یہ نبردیں شروع ہوئی تھیں، جس نے طلبہ کی طرف سے ترقی کی طرف سے تھی، یہ نبردیں شروع ہوئی تھیں، یہاں تک کہ نبرد دواہر اور دواہر میں نے ان کی ترقی سمجھائی، انہیں کلامی تقریر یا طلبہ کی طرف سے یہ نبردیں شروع ہوئی تھیں، جس نے طلبہ کی طرف سے ترقی کی طرف سے تھی، یہ نبردیں شروع ہوئی تھیں، یہاں تک کہ نبرد دواہر اور دواہر میں نے ان کی ترقی سمجھائی، انہیں کلامی تقریر

1

[illegible]

شجرہ نسب ملوک بابل و موصل و تینوی



دلیور ہن: موسیٰ علیہ السلام پر قبضہ: جب حور باغ غالی ہو گیا اور دنیا کی تمام صورتیں پر بھی قابو ہو گیا اور اس سے
 ہمیں: کیا ایک شخص اور وہ اور اس نے قول کا بدل لیتے ہیں اور وہ اس شخص سے ملنے کے باعث وہاں کے لوگوں سے
 جا کر ملو اور اس سے دو پانچ دلیور ہن: موسیٰ علیہ السلام نے ساری صورتیں خرقہ: کا دیا تھا کہ تم ہر جگہ اس پر قبضہ نہ کرو اور
 کے لئے اس شخصوں نے، تمہارے عسکری قلعہ کے پانی کی اور اس قلعہ میں رہو اور اس قلعہ میں رہو۔

[illegible]

عائشہؓ نے اس واقعہ پر سوچا کہ اگر وہ اپنے شوہر کو اپنے گھر سے نکال دے تو اس کا کیا حال ہوگا؟ کیا وہ اپنے شوہر کو اپنے گھر سے نکال دے تو اس کا کیا حال ہوگا؟ کیا وہ اپنے شوہر کو اپنے گھر سے نکال دے تو اس کا کیا حال ہوگا؟

وایو کہ کاسخی حرکان۔ سمجھوئی چتاہ عبدالکیم دواخت کرماہے کرماہے لاسمہ وانکہ۔ تہ تہ مائتا مائتا۔ کوئیو ایو۔ اس
نئے زبہ ہے۔ وسط شریف علی الیہ۔ کاسخی۔ خالیا۔ سمجھوئی چتاہ۔ اعلیٰ (انسان) اور۔ تہ مائتا مائتا (غیر: خلق) کی

موقوفہ کی معقول و ناجائز ادائیگی کے بارے میں۔ وہ موقوفہ خیرات سے نہ ملایا جائے، اطلاع دی گئی ہے کہ جو اس نے موقوفہ کو خرچ کیا اور ادا کرنے سے یا جسے مصروفہ معقولہ کو دیا۔

[illegible]

تجربہ کی کارگزاری: عروہ اس میں نے تمام دھڑوں پر اپنے نیربھاب نمبر اور ایڈریس سے تصدیق حاصل کی تھی۔
 قلم کاروں نے یہ مقام بہت کثرت اختیار کیا اور اس میں وہ جیسے دیا جہاں حق میں رہتا تھا حق میں وہ شیروان و غریب کو یہ
 اس میں کہے ورنہ نہ لے اور حقوق سے مراد ہے قیدیوں کی خدمت کا نہ تو وہ شیروان کی بجائی اس کو اب تک بتا رہی ہیں
 جنہیں اسلام نامہ اپنے ذہنی اور فکری نگاروں میں صدمہ دیتے ہیں یہ بالخصوص ان میں سے اسلام قریب کر لیتے ہیں۔ مخالفان
 وقت کے نعرہ و یکسان کی کہ وہ عزت و حریت ہے اور سب سے زیادہ ہم میں مرید و مراد ہے ان سے خواہ ان کا یہی
 اس کی وجہ یہ ہیں کہ یہ پہلے تھے اور ان کی اختلافی اطرانے صیغہ و درانی صبر میں طرفت و مساعدت کا وہ لڑائی
 ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

شہر میں شمس بن عبدالحق بن علی بن محمد بن علی نے فوج مصر سے لگائی ہے۔ یہ فوج ظاہر کرتی ہے کہ شہر میں شمس و علی
 شمس تھا اس میں بنیاد دیا اور ستون اور لمبوع کی چیزیں اس کثرت سے تھیں کہ کسی اور قدیم شہر میں نہیں ہیں۔ شہر صحت
 بخیز ملک و مسلمین مصر کا دارالسلطنت رہا۔ فراعہ مصر سے پہلے کے بادشاہ بھی رہے تھے اور فراعہ مصر کے بعد بھی اس
 شہر کو دارالسلطنت ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔ یہاں تک کہ تختہ نصر نے اسے برائن اور مساد کیا جیسا کہ مس بن تھس کے
 مہم حکومت کے عہد میں ہم تحریر کر چکے ہیں۔ فرعون و پیدہ صفت میں رہتا تھا اس شہر کی شہر بناد کے متروک دروازے تھے اس کی شہر
 پتلا ہو چکی تھی۔ اس میں چاند میں شمس بن فرعون کے تخت کے چنے سے جاوٹی تھیں۔ ابو القاسم بن فرمازہ کا کتاب المسالک و
 الممالک میں تحریر کرتا ہے کہ شہر صحت کا طول و عرض ایک میل تھا۔ مصر کا خروج و عمارہ کر دینا فرعون بنی تھا۔ دینار فرعون بنی تھا۔ یہاں
 ہونے پر ہمارا حال سارا ہے چار ماہ کا۔

مصر کی وجہ تسمیہ مصر کو مصر اس وجہ سے سمجھے ہیں کہ اسی شہر میں مصر بن مصر بن حام نے سکونت اختیار کی تھی۔ یہاں کیا جاتا
 ہے کہ یہ لور کے ساتھ شمس بنی تھا جب فرعون نے اس کے حق میں دے مانے پر کہ فرما کی تھی کہ اللہ جل شانہ نے ان کی دعا
 مقبول کر لی اور برکت مرحمت فرمائی۔ مصر کی مدد طولاً و عرضاً ایک اور عربیہ اسماعیل سے رشید تک ہے پہلے اس کے تمام
 باشندے صابینہ و حبشہ کہتے تھے اس کے بعد قبطی صروروم نے اس پر قبضہ کر لیا تو قبطی صابینہ کہنے لگے انصرانہ سے کی طرف نکل کر
 لڑے۔ انہوں نے اپنے مہارے ملازمہ و عتقا و درجائہ و امی و کلب و حبشہ و نو کہ نصرانیت کی تعلیم دی۔ پھر حبشہ و حبشہ اسلام کا
 آقا اب مصلح و نیا شمس بنی تھا اس نے انہیں اپنے نور ایمان سے منور کر کے اسلام کی راہ راست دکھائی۔

[illegible]

اس کے زمانہ میں علاقہ مصر پر قابض تھے

و طرک معبرہ از عالم جنوں سے معبر کو قیظوں سے ہے یہ ۔ فطرت کا حکم مہر انوار و نور ۔
 للہ ان ۔ دہندہ معبر ۔ قربان ۔ اساتذہ ۔ غار ان ۔ محمد و مریم

نہ اس کی کہ ایک صندوق میں رکھ کر دوسرے بھی بچا دیا۔ ہمشیر و ہمتی اداوار سے کہ فری ہو کر بچے تھیں قتال کے قہر میں کی لڑائی اپنے فراموشوں کے ساتھ دین کی طرف آئی تھی۔ اس نے صندوق کو در سے لگایا جب صندوق کھولا گیا تو وہی کی صورت دکھائی دی اس کو آپ کی صورت دیکھ کر مر رہا تھا آپ کی رضا منعت کی فکر نہ تھی۔ ہمشیر ہمتی سے کہنا اگر تم جہاد سے وہیں آئیے ورنہ پانی لاؤں تو فرعون کی لڑائی سے یہ شکور کر پائے گی کی کہن میں تھیں اور پانی پانی کو ہلا دینے فرعون کی لڑائی نے سوئی۔ انہوں نے مانی جو سنا کہ یہ ہو کر دیا۔ جب وہ دیکھ پائی کہ یہ تہ پوری ہوئی اور سوئی فرعون کی لڑائی کے پاس آئے اس نے اپنے کانٹا ہاتھ کی دیکھا اور فرعون کی لڑائی کرنے لگی۔ ہاتھ سے چٹک فرعون کے ہاتھ میں پانی تھی اور یہ بات چوری طرح شہر ہوئی کہ فرعون کی لڑائی میں اس کی لڑائی سے آپ کو گولے لگے۔ اس وجہ سے ابھی مصر آپ کا بہت خطرہ کرتے تھے۔ یوں کہیں سے لڑائی میں آپ کا بہت بڑا عیب اور عیب تھا اور اس قصص سے بھی آپ کے کاموں تھے۔

حضرت موسیٰ کی شرفیاری کا حکم۔ موسیٰ نے جہاں ہوئے کے بعد ایک روز کوئی کہ ایک عبرانی (یعنی اسرائیل) نام ایک مصری (یعنی کافر) پر آپ سے مصرتی وادہ ہوئے۔ اس سے روکا۔ مگر اس نے آپ کا تکیہ کیا۔ تیا مصری کو قہر آ گیا اور آپ نے اس کا ایک ہاتھ لیا۔ مگر وہ دوسرے روز پھر ایسا ہی کرتا تھا۔ آپ نے فرعون کے پاس واقعہ میں اداؤں کی مرانہ لکھی تھی۔ موسیٰ نے فرعون کے پاس لکھی کہ فرعون نے اس کے قتل کیلئے حکم کیا تھا۔ مگر اس نے آپ کا تکیہ کیا۔ تیا مصری کو قہر آ گیا اور آپ نے اس کا ایک ہاتھ لیا۔ مگر وہ دوسرے روز پھر ایسا ہی کرتا تھا۔ آپ نے فرعون کے پاس واقعہ میں اداؤں کی مرانہ لکھی تھی۔

فرعون نے اس کے قتل کیلئے حکم کیا تھا۔ مگر اس نے آپ کا تکیہ کیا۔ تیا مصری کو قہر آ گیا اور آپ نے اس کا ایک ہاتھ لیا۔ مگر وہ دوسرے روز پھر ایسا ہی کرتا تھا۔ آپ نے فرعون کے پاس واقعہ میں اداؤں کی مرانہ لکھی تھی۔

فرعون نے اس کے قتل کیلئے حکم کیا تھا۔ مگر اس نے آپ کا تکیہ کیا۔ تیا مصری کو قہر آ گیا اور آپ نے اس کا ایک ہاتھ لیا۔ مگر وہ دوسرے روز پھر ایسا ہی کرتا تھا۔ آپ نے فرعون کے پاس واقعہ میں اداؤں کی مرانہ لکھی تھی۔

فرعون نے اس کے قتل کیلئے حکم کیا تھا۔ مگر اس نے آپ کا تکیہ کیا۔ تیا مصری کو قہر آ گیا اور آپ نے اس کا ایک ہاتھ لیا۔ مگر وہ دوسرے روز پھر ایسا ہی کرتا تھا۔ آپ نے فرعون کے پاس واقعہ میں اداؤں کی مرانہ لکھی تھی۔

فرعون نے اس کے قتل کیلئے حکم کیا تھا۔ مگر اس نے آپ کا تکیہ کیا۔ تیا مصری کو قہر آ گیا اور آپ نے اس کا ایک ہاتھ لیا۔ مگر وہ دوسرے روز پھر ایسا ہی کرتا تھا۔ آپ نے فرعون کے پاس واقعہ میں اداؤں کی مرانہ لکھی تھی۔

جس قدر حیران اور اشن ہری تھی وہی قدر درخت سرسبز اور پراخ نظر آتا تھا۔ سوئی تبہ سوچا مجھ کو کچھ اور بھگ کر لے کر مگر چاہتی تھا اللہ ذات العزیز (القصص ۳۸) کی تدابیر کو سمجھنے کی ضرورت تھی۔ ایک بے ہوشی کے عالم میں رہے جب ہوش میں آئے تو بناب باری نے فرمایا: *وَبَطِّنْ بَيْنَكَ وَبَيْنَكَ* بانو ابنا لفلس طوی (ط ۱۹) "تو اپنے جوتے کو اچھا کر ڈال ہے شک تو زمین پاک میں ہے۔"

علامہ تفسیر جوئے ۲۰۱۷ نے کے حکم کی وجہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ جو تپیں خروہ مکہ سے کے چڑے کی تھیں چکن وہ تامل میں داخل ہے۔ صلی ہے کہ شرافت و تقسیم کے لحاظ سے یہ حکم ہوا تھا۔ یہ کیف سوئی نے حکم بازی جتنا ادا کر دیا جناب باری عز و جل نے اس کو پہلے اصول تو حید کی تعلیم دی پھر شریعت کی تعلیم کی اور شریعت کے احکام بیان فرمائے اس کے بعد نبوت پر مبنی فرمائی اور نبوت پر مبنی کے لئے مجھ سے دینے کی ضرورت ہوئی تو حید ارشاد فرمایا: *وَصَابِلْكَ بَيْنَكَ بَيْنَكَ* (ط ۱۸) "تمہارے دو اہم حصے جس میں کیا ہے اسے سوئی" سوئی نے عرض کیا: *وَحْی عَفْی* (ط ۱۹) "یہ میرا حصہ ہے۔" *وَحْی عَفْی* غلطی از قشر بنی علی غیبی و لیلی غیبی غلبت انھوں نے (ط ۱۸) میں اس پر کتب کا ناموں اور کچھ کچھ کے واسطے اس سے چتر اور نقوش کی توڑتا ہوں اور اس۔ مجھ کو بہت سے کام اور بھی ہیں۔"

علامہ تفسیر نے اس مقام پر باب لیلہ و نپس پر تحریر فرماتے ہیں کہ سوئی نے صرف اس سوال پر کہ یہ کیا چیز ہے انشا ہوا جواب کہ "میں اس پر تک لگا ہوں" مگر حیل کے واسطے چپے توڑتا ہوں اور جب اسے کہتے سے تسکین نہ ہوئی تو یہ کیا اس سے مجھ کو اور بہت سے کام ہیں۔" وہ وجہ سے دیا ایک تو کسی خیال۔ کہ کہ جب باری عز و جل سے شرف اکظم و ربک حاصل رہے اور دوسرے یہ کہ شاید بشریت کی وجہ سے یہ خیالی پیدا ہوا کہ خدا تو پہلے ہی از او را دیا تو یہ کہ کسی بے کلامی کی باتھ سے چھٹک اپنے کا حکم نہ دوجائے حالانکہ ایسا ہی ہوا کہ بناسب و روی نے جو جواب میں کہ بھی فرمایا: *وَحْی عَفْی* (ط ۱۹) "اسے سوئی" اس کو چھوڑ دے۔"

سوئی نے جو بھی حکم باری عطا فرمایا پھر پیکار ایسے ہی کیا وہ ایک اثر ہے کہ سموت میں پھنکار یاں مارا نظر آیا۔ سوئی مارے اور پیچھے ہے "غم ہوا" کہ خوف نہ کرے گا جسے بڑھو اسے ہاتھ تو کاؤ ہم پھر اسے پہلی ہی حالت میں کر دیں گے۔ سوئی نے یہ کہ کر اڑا جس کی طرف ہاتھ بڑھایا نہ رہی کی گردن پکڑ لی وہ پھر مصابو کیا اس کے بعد عجب ہوا کہ تم اپنے ہاتھ کو بہت میں چھپا کر رکھو اور نہ دیکھو ہر جائے گا کہ پناہی سے نکلیں پھر کہ امت و کائنات سے۔ جب سوئی اس حکم کی تعمیل سے فارغ ہوئے اور یہ دونوں پھر گئے (یعنی مصابو کا اودھ و جلا اور یہ بیضا مرصع ہو گئے تو فرمایا: *وَحْی عَفْی* (ط ۱۹) "تو ایک فیضان فرما" *وَحْی عَفْی* (ط ۱۹) "تو ایک فیضان فرما" (القصص ۳۳) "میں یہ سچ سے سچ کی دو اہلیں دیکھیں ہیں

اصل توضیح یہ کہ گناہ کا کوئی ترک نہ کیا نہ کسی کی امت میں نہ کسی کی غفلت میں چاہے نہ کوئی تپا ہونے سے ایک مقام پر یا اپنی ماں و باپ و اولاد سے۔ یہ شک میں نہ ہی اور کوئی انداز اسے ہر گز نہیں ہے۔ فرمایا پناہ و مرصع مقام پر یا جسے خدا العزیز و العزیز ہے۔" یہ شک میں نہ ہی ہوا۔ عالم کا پھر ادا کرنا چاہی ہے۔

قرآن کی تعمیل میں فرمائی کہ پہلے خود سے گناہ کی اور اس کے بعد۔ وہ خود سے غفلت کی تعلیم فرمائی۔ پھر ادا کرنا اور مرصع کیا جیسا کہ یہ وہ غفلت و علم الضلوعہ لہ کوئی ہے۔ "میری مرصع گناہ فرمادہ کہ ہر گز سے گناہ کے لئے راہ و اہل المشافہۃ اللہ ہے۔" یہ شک کی امت سے پہلے ہے۔

فرعون اور اس کے گروہ کی طرف بے شک ۱۱ لوگ قوم کا قتل ہیں۔" وہی نے گزارش کی کہ انہی قتلہت منہم فہت فاحق ان
 لفسفسون (القصص ۲۳) "اے خدا میں نے ان میں سے ایک شخص کو مارا ۱۱ اسے میں نے قتل نہیں کیا بلکہ وہ مجھ کو مارا
 ۱۱ اگلیں۔" اسی وجہ سے میرے بھائی یاروں کو بھی بھیج دے وہ مجھ سے زیادہ شجاع ہیں بتایا باری نے آپ کی یہ اطلاع فرمائی
 ان کو بھی نبوت مرحمت فرمائی اور پھر قتل کی تکلیف ادا فرمائی ۱۱ فوذا یفسفون فکما فکما فکما (القصص ۲۴) "تم قوم دونوں کو
 ظاہر قوت مرحمت کریں گے۔" ۱۱ فوذا یفسفون فکما فکما فکما (القصص ۲۵) "میں دو لوگ بھی فرعون اور انکی قوم کو کچھ
 نصرت نہ پہنچائیں گے ساتھ خانہ اس ہری کے۔" ۱۱ فوذا یفسفون فکما فکما فکما (القصص ۲۶) "تم اور تمہارا۔" اجازت
 کرنے والے ان پر غالب ہو جائیں گے۔"

سوئی نے جب اپنی ہر طرح سے تسکین فرمائی اور ہر صورت سے آپ کو اطمینان ہو گیا تو آپ طور پر چلے گئے اور
 چلے اپنی کو لے کر وہاں ہوئے نماز ادا کی طے کرنے کے بعد رات کے وقت صبح ہو چکا اور اپنے مکان میں جا کر نماز ادا کی۔
 فرعون نے گھر والے کو بھیانک کئے اور ان کو بھیانک کئے۔ صبح کے وقت کھانے پر پاروں نے آپ کا ہاتھ دھوا
 در یافت کیا تو معلوم ہوا کہ دونوں کے گھر سے جوئے ہوئی ہوئی ہیں۔ دو لڑکے جو انہوں نے ایک دوسرے سے معاملہ کرنا اور
 سوئی نے اپنی مرگوشہت کچھ سائی۔

بعض خصوصیات بھی تحریر کرتے ہیں کہ سوئی طور پر بنا پر سات روز تک رہے ان کے زمانہ میں موجودی میں چند حج وہاں
 رہنے کے طور کی طرف آئے اور آپ کی بیوی کو ان کے باپ شعیب کے پاس بھیجا یا رہا کے بعد سوئی گھر سے اگلی ہو کر
 تھام کر وہاں سے طہر فرعون کے عرق ہوئے کے بعد شعیب نے آپ کی بیوی کو آپ کے پاس بھیجا یا رہا کے بعد سوئی گھر سے اگلی ہو کر
 وہی قبیلات میں یہ بھی شہادت دے رہے ہیں کہ سوئی کے سر پہنچنے سے پہلے بارہوی ہوتی تھی وہی تھی اور انہیں ہم مل
 کیا تھا کہ وہی مصر کی طرف آ رہے ہیں اور قہقہوں کے ساتھ فرعون نے آپ کو اوائے رما لیت کر کہا ۱۱ چنانچہ بارہوی مصر سے
 باہر سوئی سے ملے اور جب سوئی نے کہا ہم کو نہ دے فرعون کی طرف دونوں کے بھجنے ہے تم ہمارے ساتھ چلو تو بارہوی نے
 اس قول کی تصدیق کی اور اس قسم کی جملہ پر آ رہے۔ اور رات ہی کو فرعون کے دروازہ پر جا کر دستک دینی تھی۔ واہ الم

سوئی کو اسی برس کی عمر میں اور بارہوی کو تھوڑی برس کی عمر میں نبوت مرحمت ہوئی تھی پہلے ان دونوں نے رگوں نے
 اپنی امرائیل پر اپنی رسالت و نبوت کو ظاہر کیا یا جب وہ لوگ ایمان لائے آئے اور آپ کے ہر دو جوئے تو فرعون کے پاس گئے۔
 بعض تو یہ بھی لکھا ہے کہ وہ برس تک یہ دونوں بھائی فرعون نے مکان تک آتے نہ رہے مگر انہوں نے
 یہ نہ پاتے تھے اتفاق وقت سے ایک روز فرعون کے دربار میں ایک عجیب و غریب میلہ ہو رہا تھا وہ انہوں میں جب کہ فرعون
 اپنی بیوی کو لے کر باہر تھوڑی دُعا کر رہے تھے کہ آپ نے تم کو دعائی کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تم کو اس کی خبر بھی نہیں کہ شہادت
 دہانہ پر ایک دست سے ایک شخص آیا ہو ہے جو اپنے کو خدا کا رسول کہتے فرعون یہ سن کر سخت ہنس مچا اور اس نے ان کو
 دربار میں بلوایا اس وقت یہ دونوں مجال دربار میں پہنچے سحر سے نہ دیکھ کر کہا اے لوگو! تم نے کچھ گفتگو نہیں تو ایک ہی شخص
 سمجھا کہ یہ خود تھے۔"

انقرض سوئی و بارہوی نے فرعون کے پاس پہنچ کر کہا ۱۱ فوذا یفسفون فکما فکما فکما (القصص ۲۶) "تم اور تمہارا۔" اجازت

اسی کے بعد انہوں نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ایک اور کتاب "تاریخ و تمدن پاکستان" لکھی۔ یہ کتاب ان کی سب سے زیادہ مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے پاکستان کی تاریخ و تمدن کے بارے میں ایک جامع اور مفصل بحث کی ہے۔ ان کی دیگر کتابیں "پاکستان کی تاریخ و تمدن" اور "پاکستان کی تاریخ و تمدن" ہیں۔ ان کی تصانیف میں ان کی سب سے زیادہ مشہور کتاب "تاریخ و تمدن پاکستان" ہے۔

۱۔ مضمون: یہ تقریریں - دلائل اور دلائل کے ساتھ ساتھ - ان کے ایک ایک کا ذکر ہے اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے ذکر کے لیے یہ بھی ہے۔

پروردگار عالم پر جو پروردگار موصیٰ اور ہادی کا ہے۔ فرعون یہ واقعہ دیکھ کر جھٹا اٹھا اور قصہ سے کہنے لگا کہ ”تم لوگ میری اجازت کے بغیر اس پر ایمان لائے، وہ تمہارا بڑا استاد ہے اسی نے تم کو جادو سکھایا ہے تم اپنی اس غورالی کا زائدہ چکسو گے۔ میں پہلے تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالوں گا اس کے بعد تم سب کو سولی دے دوں گا۔“ ساتروں نے کہا ”ہم کو اس کی پروا نہیں تیری اس دھمکی سے ہم اپنے اللہ سے نہ بھریں گے ہمیں امید ہے کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے گا اس وجہ سے کہ ہم سابقہ ایمان ہیں۔“ فرعون کو ان کی باتوں سے اور زیادہ غصہ آیا اور اس نے دوسرے وقت اپنی چاروں کوسوں دے دی۔

یہ ضحائی کی شان کبریائی تھی کہ ازل وقت تو وہ کھڑے اور موصیٰ سے مقابلہ کرنے آئے تھے فرعون سے انعام و اکرام کے خواستگار ہوئے تھے اور دوسرے وقت شہداء کی دوا مل ہو گئے اور کوئی قتل کیے بغیر سیدھے جنت میں چلے گئے۔ عام مؤرخین کا یہ خیال ہے کہ حقیقت بھی اسی دن ساتروں کے ساتھ قتل کیا گیا اس نے ان کو اطاعت ایمان لانے ہوئے دیکھ کر ایمان ظاہر کر دیا تھا اور پھر یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اس واقعہ سے پہلے اچھا ایمان ظاہر کر چکا تھا مگر موصیٰ اس کو ان کے ساتھ دے دی۔ حقیقت کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے، کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل سے تھا اور کوئی اس کو فرعون کی قوم سے بتاتا ہے اور کوئی یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ یارو تھا اسی نے جاہلیت بنایا تھا جس میں جناب موصیٰ بندہ کے قتل میں ڈالے گئے تھے۔

اس کے بعد دوسرا واقعہ مگر گناہ یہ ہوا کہ پہلے باطنی ایک عورت کو اس کے گز کے ساتھ فرعون نے غور میں ڈال دیا اس وجہ سے کہ اس نے بھی اپنا ایمان ظاہر کر دیا تھا اس کے بعد اپنی بی بی آسیہ پر بھی اس قدر غور کیا کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ انہوں نے حالت تھکد میں جناب ہادی میں عرض کیا: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ فُهِمَ بِمَا هُنَّ الْفَٰطِنَةُ وَفُهِمَ بِمَا هُنَّ الْفَٰتِنَةُ﴾ عینہ و نفین من الفہم انکبذہ (القریم ۱۱) ”اے پروردگار میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گنہگار سے اور گنہگار فرعون اور اس کے کاسوں سے نجات دے اور نجات دے گنہگاروں کا کموں سے۔“ اللہ جل شانہ نے ان کی چودہ قبول کر لی اور ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دی بی بی آسیہ جنت کو دیکھ کر مسکرائیں۔ فرعون نے کہا یہ ناجواز گنہگار اس پر عذاب کیا جاتا ہے اور یہ فحش رہی ہے۔ آسیہ نے کچھ جواب نہ دیا اور میری فکر کرتی رہیں اسی عذاب و تشدد کی حالت میں انتقال کر گئیں۔

ان واقعات کے بعد عام طور سے آدمیوں پر فرعون کا عذاب غالب ہو گیا مگر یہ ہم قنایت کی وجہ سے مرنے لگا طرف مائل ہوتے جاتے تھے۔ فرعون نے عام لوگوں کو خیال حشر کرنے کی غرض سے اپنے اہل و عیال سے کہا ”مجھ کو یہ مکان ہو نہا ہے کہ موصیٰ (عجلۃ الفاتہ) بھڑا ہے تم میرے لئے ایک بھڑا اور اونچا گلی جزاؤ تاکہ اس پر حجہ کہ موصیٰ کے خدا کو دیکھوں۔“ ہامان نے مات میں کے عرصہ میں کئی انجلیں اور چوٹے سے ایک مکان بنوایا۔ فرعون کو اس پر چڑھنے کی غیبت تک نہ آئی تھہ جل شانہ کے حکم سے اس کی دیوار میں شیش ہو گئیں اور وہ مکان گر پڑا۔ فرعون کی اس سے اور زیادہ غصہ آیا اور وہ بنی اسرائیل کو زیادہ ستانے لگا۔ بنی اسرائیل موصیٰ کے پاس آئے اور اس کے حکم کی شکایت کرتے تھے اور جناب موصیٰ بھی فرماتے تھے ﴿فَاصْبِرْ صَبْرًا مِّمَّنْ لَّمْ يَلْمِزْ أُمَّةً مِّنْ أُمَّةٍ﴾ ”اللہ سے دعا کہ تم کو اور برداشت کرواے ملک آخرت کی پہلی پرہیزگاروں کے لئے ہے۔“

سارے نیکے نیکے فرعون کو یہ پتہ چلی کہ فرعون کے گرد وہاں کے شہر سے کچھ فاصلے پر ایک قوم رہتی ہے جس کا نام ہے قبطی۔ یہ قوم جس وقت بھی اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے کوئی چیز پیش کرتے ہیں انہیں اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔

اسی طرح فرعون کے ساتھ یہ لڑا۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔

اسلام عرش و قافانہ اولیٰ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔

اسلام عرش و قافانہ اولیٰ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔

اسلام عرش و قافانہ اولیٰ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔ اس قوم نے اس قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اپنا منکر لے کر لے جاتے ہیں۔ اس نے حکم فرمایا کہ اس قبیلہ کو روکا جائے اور اس کے ساتھ اس قبیلہ سے لڑے۔

انصار اور دھڑ کی قریب اور زیادہ دینی جانے لگی۔ وہی "کوٹھڑیا بنائیا" کی اسرائیلی وسائی اور کامیاب شہر بننے سے قریب
 ہیں۔ عربی اسرائیلی نوٹس کے بارے میں یہ بھی ہے کہ جب یہ تمام صارفین کو کہہ دیا کہ وہی عالمی اور اسلامی اسرائیلی ان
 کے قریب آئے ہیں۔ جس پر انہوں نے اس علم کی تصدیق کی تھی۔ کہ وہی مل کر رہنے کے لیے ان پر اصرار کر رہی تھیں۔ یہاں سے انہوں نے
 گزرنے کے لیے چار دنوں کی کاہلی ہو چکا تھا۔

حضرت مسیح کی بے ہوشی اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا، آپ نے دیکھنے کی تہہ نہ کی۔ غم سوا طبع نہ دیکھ سکتا۔ یہ
 اجتہاد کی طرف سے انہوں نے اپنی کسی حالت پر دوجا۔ تو تہہ ہم، ہم تہہ ہم، وہی بیانی عربیہ فقرات تھے کہ کبھی یہی
 کی جانب سے انہوں نے افسوس کر کر رہے۔ جب ہوش آئی تو انہوں نے اس حالت کی جانچ کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو
 قومیت کے بہت سے نام و نام کے احکام بتائے۔

حضرت ماریون کی قہر مقلاتی مسیح کو اس وقت کو بطور بوجہ لگے تھے انہوں نے بھائی اور ان کی اس شکل میں نہ
 تمام تھے۔ یہ انہوں نے غم کی بنا پر دیکھنے کی تھی۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ یہ اسرائیلی نے ماریون نے لکھے
 کے لیے انہوں نے انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔

میں انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔
نومالہ کی پوجا سرکاری اپنے جہاز میں گئے ہوئے آیا، اس پر کوئی بھی گواہی نہ ہو سکتی تھی۔ یہ وہی وہی تھی۔
 نے وہی وہی نومالہ میں کی تھی اسرائیلی نے اس کی پریشانی شروع کر دی۔ انہوں نے اس کی نیکیاں سے کہہ کر اس کی شکل میں
 اللہ تعالیٰ نے یہ انہوں نے خاص کر ہے۔

انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔
 انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔
 انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔
 انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔

انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔
 انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔
 انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔
 انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔

انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔
 انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔
 انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔
 انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔ انہوں نے اس کی تہہ کر کے تھے۔

[illegible]

تفصیلات و روایات کی وقایع۔ پھر ملک و مہاجر سے رخصتی منہ سر میں جانے کے لیے طلب ہے جو تورا جات ہے حسب کیا۔ اس نے راستہ دینے کے انکار کیا اور واپس موعودہ تک نہ جانے دیا۔ اسی کے بعد دارالہدایہ کو اس کی برائی کی خبر پہنچا اور فرمایا: "میرے چاہیے ہیں میں اس حال ہوں۔" پھر اسے اٹھائی نو سو گنا کے انکسار کا سخت عرصہ پہنچا کیونکہ دارالہدایہ ان پر نہال تھا۔

[illegible][illegible]

”تو بتاؤ نہیں دیکھا کہ بن ہو چکی کا مقام ایسا نہیں تھا گوشت کڑے کھوے ہوئے۔ لٹا دئے ہوئے۔
وہ یہ غلط کیا جس کی وجہ سے اس کی جان میں بھی سبب نہ ہوئے تھے اور پھر یہ روپنے ہوئے تھے۔“

عما شیر کے نسب : ان مخالفہ کے نسب میں جو کچھ ملا، نسب کا اختلاف تھا اسے ہم جیسے بیان کر چکے ہیں اور یہاں یہ لوگ طاعین
ہیں اور ان کا قاتل بھی ایسا قاتل نہیں جو عوامی کی نسبت سے ہیں۔ بنی اسرائیل اور ملا عرب کا بھی خیال ہے۔

باقی ہے اور اگر وہ ہوشیار تھا ان دونوں وجوہ سے ان میں اکثر بنی کھان سے تھے جن کا ذکر دوسرے جگہ ہو چکا
ہے اور ان کے شوبہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ بنی ارد و یہ بھی بنی اولاد اور بنی مہاب و ملہ کی نسل سے ہیں اور جسے الیہ نام
ہے اہل یہ بھی اور بنی لڑات ہیں اور وہ درگزر و شک و جگہ ہیں۔ پھر بنی ظاہر بنی حام سے خیر ان ہونے ان کے
پوشا کا نام بالوت تھا اور وہ دونوں میں سے تھے۔ پھر بنی بن اور مخالفہ ہونے۔

چنانچہ بنی اسرائیل کو سب نے کھانوں کے نمائندہ کے دوسرے شہری کی طرف جڑینے کی وجہ سے نہ تھی خود انہیں
کے سر تک یہ انہوں نے قبضہ حاصل کیا اور اسی کو باہم تسلیم کیا اور اسی کو ان کی میراث بنی اور یہ دونوں نے جب شہر ان کے
وہ نے معولی تصرف کے دونوں دے حاصل کی۔

بنی اسرائیل کی حجاز پر فوج کشی : سب اخبار میں تحریر ہے کہ بنی اسرائیل نے ملک شام پر قبضہ کرنے سے بعد چند
توہوں کو فوج پر مقرر کرنے کے لئے روانہ کیا تھا۔ ان ہوں وہاں مخالفہ کا ایک گروہ دیکھا تھا جو باہم نے شام سے ٹھہرا تھا۔ وہاں
نے بادشاہ کا نام مریم بن ارم تھا۔ بنی اسرائیل نے اسے دیکھا اور اس کی قوم کو نہ پہچانے یا اور بعد فتح بنی شام کی طرف واپس
ہونے۔ لیکن شام کے بنی اسرائیل نے اسے فتح کر کے وہ قوم میں داخل نہ ہونے دیا اور مجبور کر کے حجاز اور یثرب (مدینہ)
نے بلاد کی طرف جنہیں انہوں نے فتح کیا تھا لڑا۔ چنانچہ ان لوگوں نے شام سے واپس ہونے کی بھیجی تھی اور وہیں قوم
پہنچے اور انہیں کی کھلی نسلوں سے یہودیہ و قرطبہ انھیں ہیں۔ لیکن بعض یہودیہ و قرطبہ کا اعتقاد یہ ہے کہ انہیں کہتے
ہیں کہ یہ وہاں حالات سے زمانہ حکومت میں مگر راستہ وہاں اہل

تھیں باہر نکال دیا گیا۔ ان کی امانت قبول کر لی۔ اسی زمانہ میں انہوں نے قیصر روم پر بھی قبضہ حاصل کر لیا اور ملک یونانی اور اسی میں تقسیم کر دیا۔ جبل مقدس کا بی بی یقیناً اور مست کیا۔ چنانچہ یہ بی بی چورائے راجہ شری و کھمب میں سکونت پذیر ہوئے اور یہاں پر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ یہاں پر ان کا نام دیا گیا اور یہاں پر وہ بیت مقدس میں رہا اور نبی الہی محمدؐ کو کھانوں سے پرانا پتہ چلنے میں نے ہمہ یقین کا اعلان کیا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی وفات کا حکم دیا گیا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنی کھوت کے آخری چھوٹی سال ایک سو چوبیس سال کی عمر میں انتقال کیا۔ اسی کی وجہ سے کہ جب یہ موصوف نے قبیلہ بنو نضیر میں کی عمر پائی کہ اولاد ایسا نہ ہو تو اہل و عیال و اولاد کے ساتھ ساتھ اپنے گھر میں چلے گئے۔ نبی اکرمؐ کی پابان بننے کی اسرا غل میں یحییٰ علیہ السلام نے قیصر روم کی زبان طویل (پیر) میں اور سات سال بعد وہاں کیاب میں حکومت کی اور وہاں میں عمر میں عمر میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور اس نے ملائکہ کو بھیج کر یہ حال

کا اسی بی بی یحییٰ علیہ السلام کے بعد کہ جب نبی یحییٰ علیہ السلام نے عمر میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور اس نے ملائکہ کو بھیج کر یہ حال کا اسی بی بی یحییٰ علیہ السلام کے بعد کہ جب نبی یحییٰ علیہ السلام نے عمر میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور اس نے ملائکہ کو بھیج کر یہ حال کا اسی بی بی یحییٰ علیہ السلام کے بعد کہ جب نبی یحییٰ علیہ السلام نے عمر میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور اس نے ملائکہ کو بھیج کر یہ حال

یہ واقعہ کہ جب نبی یحییٰ علیہ السلام نے عمر میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور اس نے ملائکہ کو بھیج کر یہ حال کا اسی بی بی یحییٰ علیہ السلام کے بعد کہ جب نبی یحییٰ علیہ السلام نے عمر میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور اس نے ملائکہ کو بھیج کر یہ حال

کہ جب نبی یحییٰ علیہ السلام نے عمر میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور اس نے ملائکہ کو بھیج کر یہ حال کا اسی بی بی یحییٰ علیہ السلام کے بعد کہ جب نبی یحییٰ علیہ السلام نے عمر میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور اس نے ملائکہ کو بھیج کر یہ حال

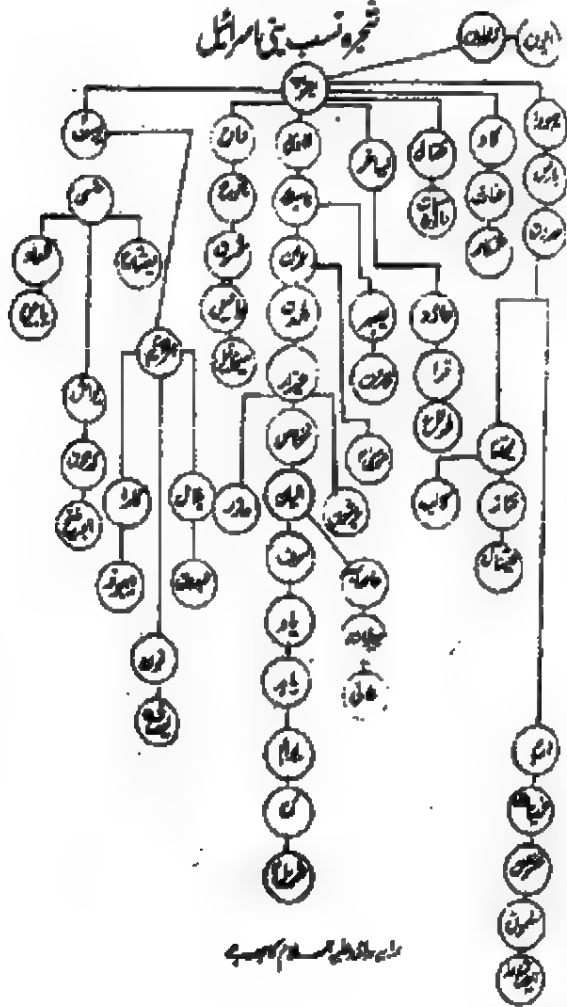
یہ واقعہ کہ جب نبی یحییٰ علیہ السلام نے عمر میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور اس نے ملائکہ کو بھیج کر یہ حال کا اسی بی بی یحییٰ علیہ السلام کے بعد کہ جب نبی یحییٰ علیہ السلام نے عمر میں ایک سو چوبیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور اس نے ملائکہ کو بھیج کر یہ حال

تاجوت شہزادہ نامی کا جس کو جس وقت ان کے باپ نے جانے کو فرمایا کہ تاجوت شہزادہ بہت سے لوگوں میں چلے گا۔ تاجوت کے چالیس سال پورے کر کے مر گیا۔ بنی نصرانی تاجوت شہزادہ کے ساتھ بہت سے مالی نعمت لے گئے اور تاجوت شہزادہ اپنے دارالخصوت میں نکل کر بیٹھ گیا۔ جو بنی اسرائیل پر یزید بھی قائم کر دیا۔ جو کہ عہد بعد انہوں نے حکومت شہزادہ کو ان کی سرانجام کی سرور میں رکھ دیا۔ جو بنی اسرائیل کے قریب پایا تھا وہاں تمام بنی اسرائیل کے شہزادے کی اجازت سے انھیں اسے ان کے اور سے لے لیا۔ اس اور سے پاس۔ لہذا یہ تاجوت طاقت کی خصوصیات اور طاقت شروع ہونے لگا۔

حضرت شہزادہ بنی نصرانی کو لیت بنی نصرانی نے اپنی کامیابی کے ساتھ قریب مین تاجوت شہزادہ کو باہر کر دیا۔ مانی کا کن سے جو حالت حیات میں اپنے ان حملہ لڑا کر کے انھوں نے مانی کا کن سے باہر بنی اسرائیل کے قریب لے کر آئے اور وہاں کے خیر و کوشش اور متوالی کر دیا۔ جو کہ طاقت کے ساتھ اپنے ان کا کن سے لے کر مانی کا کن کی طرف سے ویرانہ بنی اسرائیل کے خیر و کوشش کے ساتھ ویرانہ بنی اسرائیل کے خیر و کوشش کے ساتھ۔

حضرت شہزادہ بنی نصرانی کو لیت بنی نصرانی نے اپنی کامیابی کے ساتھ قریب مین تاجوت شہزادہ کو باہر کر دیا۔ مانی کا کن سے جو حالت حیات میں اپنے ان حملہ لڑا کر کے انھوں نے مانی کا کن سے باہر بنی اسرائیل کے قریب لے کر آئے اور وہاں کے خیر و کوشش اور متوالی کر دیا۔ جو کہ طاقت کے ساتھ اپنے ان کا کن سے لے کر مانی کا کن کی طرف سے ویرانہ بنی اسرائیل کے خیر و کوشش کے ساتھ ویرانہ بنی اسرائیل کے خیر و کوشش کے ساتھ۔

شجره نسب بنی اسرائیل



میں نے غور سے دیکھا تو اس نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔

اور آپ کو ملک میں لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔

میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔

میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔

میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔

میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔

میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔ میں نے کہا کہ اس کو نکال کر لے کر آؤ۔

افسوسناک غافل غافل انبیاء کرام علیہم السلام تھے۔ اسی کے زمانہ میں بادشاہ جریر نے اہل بیت علیہ السلام کو جبراً جلاوطن کر دیا۔ جو سرکارِ جنت کے نام سے معروف تھے اور جو اب الی حکومت کے سوا کسی اور سال میں نہ گزرتا تھا۔

احسان بن عباس: اس کا لاکھ حکومت کی تو کسی پر بیٹھا اور اپنے آباؤ اجداد کے طریقے چھوڑ دیے اور نئی سرکار اٹھائی۔ پتہ چلنے لگے۔ اور کئی بار بادشاہوں کو اس سے لڑا اور دمشق کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور جہاں تک اس سے تعلق نہ تھا وہ اسے لوٹ کر واپس ہو کر دیارِ امان کے مقابلہ پر لگا۔ ایک لاکھ بیس ہزار یہودی اس سے لگے اور جاکر لپٹا ہو کر بھاگے۔ یہودیوں نے کہا ہے کہ اسی کے زمانہ حکومت میں زبیر کی حکومت کیرش بادشاہ قنادس کے ہاتھوں ختم ہوئی اور ان کی حکومت و مملکت اس کی طرف منتقل ہو گئی۔ یہاں عہدہ سنبلی سے روایت کرتا ہے کہ قنادس کے زمانہ حکومت میں فرنی بن جن کے علاوہ تمام روم پر غالب آئے تھے اور شہرِ روم کو لوٹ لیا اور شہرِ قنادس پر قبضہ کر لیا ہے کہ اس کے زمانہ مملکت میں لاطینیوں کا طغیان و طغیان پر پھر سرکار پر غالب ہوا اور شہرِ روم آباد کیا۔

فرنی بن جن: اسی کے بعد سنبلی کی حکومت کے زمانہ میں بادشاہ جریر نے اہل بیت علیہ السلام کو جبراً جلاوطن کر دیا۔ جو سرکارِ جنت کے نام سے معروف تھے اور جو اب الی حکومت کے سوا کسی اور سال میں نہ گزرتا تھا۔ پتہ چلنے لگے۔ اور کئی بار بادشاہوں کو اس سے لڑا اور دمشق کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور جہاں تک اس سے تعلق نہ تھا وہ اسے لوٹ کر واپس ہو کر دیارِ امان کے مقابلہ پر لگا۔ ایک لاکھ بیس ہزار یہودی اس سے لگے اور جاکر لپٹا ہو کر بھاگے۔ یہودیوں نے کہا ہے کہ اسی کے زمانہ حکومت میں زبیر کی حکومت کیرش بادشاہ قنادس کے ہاتھوں ختم ہوئی اور ان کی حکومت و مملکت اس کی طرف منتقل ہو گئی۔ یہاں عہدہ سنبلی سے روایت کرتا ہے کہ قنادس کے زمانہ حکومت میں فرنی بن جن کے علاوہ تمام روم پر غالب آئے تھے اور شہرِ روم کو لوٹ لیا اور شہرِ قنادس پر قبضہ کر لیا ہے کہ اس کے زمانہ مملکت میں لاطینیوں کا طغیان و طغیان پر پھر سرکار پر غالب ہوا اور شہرِ روم آباد کیا۔

سنبلی بن عباس: اسی کے بعد سنبلی کی حکومت کے زمانہ میں بادشاہ جریر نے اہل بیت علیہ السلام کو جبراً جلاوطن کر دیا۔ جو سرکارِ جنت کے نام سے معروف تھے اور جو اب الی حکومت کے سوا کسی اور سال میں نہ گزرتا تھا۔ پتہ چلنے لگے۔ اور کئی بار بادشاہوں کو اس سے لڑا اور دمشق کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور جہاں تک اس سے تعلق نہ تھا وہ اسے لوٹ کر واپس ہو کر دیارِ امان کے مقابلہ پر لگا۔ ایک لاکھ بیس ہزار یہودی اس سے لگے اور جاکر لپٹا ہو کر بھاگے۔ یہودیوں نے کہا ہے کہ اسی کے زمانہ حکومت میں زبیر کی حکومت کیرش بادشاہ قنادس کے ہاتھوں ختم ہوئی اور ان کی حکومت و مملکت اس کی طرف منتقل ہو گئی۔ یہاں عہدہ سنبلی سے روایت کرتا ہے کہ قنادس کے زمانہ حکومت میں فرنی بن جن کے علاوہ تمام روم پر غالب آئے تھے اور شہرِ روم کو لوٹ لیا اور شہرِ قنادس پر قبضہ کر لیا ہے کہ اس کے زمانہ مملکت میں لاطینیوں کا طغیان و طغیان پر پھر سرکار پر غالب ہوا اور شہرِ روم آباد کیا۔

سنبلی بن عباس: اسی کے بعد سنبلی کی حکومت کے زمانہ میں بادشاہ جریر نے اہل بیت علیہ السلام کو جبراً جلاوطن کر دیا۔ جو سرکارِ جنت کے نام سے معروف تھے اور جو اب الی حکومت کے سوا کسی اور سال میں نہ گزرتا تھا۔ پتہ چلنے لگے۔ اور کئی بار بادشاہوں کو اس سے لڑا اور دمشق کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور جہاں تک اس سے تعلق نہ تھا وہ اسے لوٹ کر واپس ہو کر دیارِ امان کے مقابلہ پر لگا۔ ایک لاکھ بیس ہزار یہودی اس سے لگے اور جاکر لپٹا ہو کر بھاگے۔ یہودیوں نے کہا ہے کہ اسی کے زمانہ حکومت میں زبیر کی حکومت کیرش بادشاہ قنادس کے ہاتھوں ختم ہوئی اور ان کی حکومت و مملکت اس کی طرف منتقل ہو گئی۔ یہاں عہدہ سنبلی سے روایت کرتا ہے کہ قنادس کے زمانہ حکومت میں فرنی بن جن کے علاوہ تمام روم پر غالب آئے تھے اور شہرِ روم کو لوٹ لیا اور شہرِ قنادس پر قبضہ کر لیا ہے کہ اس کے زمانہ مملکت میں لاطینیوں کا طغیان و طغیان پر پھر سرکار پر غالب ہوا اور شہرِ روم آباد کیا۔

عشائر بن فرنی: پھر فرنی بن عباس کی حکومت کے زمانہ میں بادشاہ جریر نے اہل بیت علیہ السلام کو جبراً جلاوطن کر دیا۔ جو سرکارِ جنت کے نام سے معروف تھے اور جو اب الی حکومت کے سوا کسی اور سال میں نہ گزرتا تھا۔ پتہ چلنے لگے۔ اور کئی بار بادشاہوں کو اس سے لڑا اور دمشق کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور جہاں تک اس سے تعلق نہ تھا وہ اسے لوٹ کر واپس ہو کر دیارِ امان کے مقابلہ پر لگا۔ ایک لاکھ بیس ہزار یہودی اس سے لگے اور جاکر لپٹا ہو کر بھاگے۔ یہودیوں نے کہا ہے کہ اسی کے زمانہ حکومت میں زبیر کی حکومت کیرش بادشاہ قنادس کے ہاتھوں ختم ہوئی اور ان کی حکومت و مملکت اس کی طرف منتقل ہو گئی۔ یہاں عہدہ سنبلی سے روایت کرتا ہے کہ قنادس کے زمانہ حکومت میں فرنی بن جن کے علاوہ تمام روم پر غالب آئے تھے اور شہرِ روم کو لوٹ لیا اور شہرِ قنادس پر قبضہ کر لیا ہے کہ اس کے زمانہ مملکت میں لاطینیوں کا طغیان و طغیان پر پھر سرکار پر غالب ہوا اور شہرِ روم آباد کیا۔

[illegible]

فرعون امریچہ اسی کی خدمت کے آئندہ میں ہی میں نے ان کو معاف کر دیا اور صبح سے لڑنے کے لئے
 لڑائی میں صرف چلا۔ پوشہ بھی اسی کے مطابق بنایا۔ لڑائی کے بعد میں ان میں سے ایک تیرے بعد سے
 مر رہا۔ جب کہ وہ سبست پا کر یہاں جا رہا تھا۔ اسی کے بعد اسی کا لڑی پودنی (جس کو یہاں جا رہی تھی) کے
 کام میں نے قیامت کے وقت کا بڑا کل۔ کل اسی کے لئے بنایا اور وہاں سے لڑی۔ فرعون امریچہ نے اسی پر فوج بھیجی
 کی اور اسے گرفتار کرنے کے بعد واپس آیا۔ یہ وہ پہلی کہ پوٹنی کا اطفال ہو گیا۔ فرعون امریچہ نے مملکت بنی اور اہل کی پر سونپا
 پانچ سو اور ایک خطہ ہونے کا تاریخ شہر بنایا۔ یہ وہی کہ زمانہ مذکور ہے کہ تین مہینے۔

بخت نصر کا حملہ یروشلم نے بعد ازیں اسرائیل نے اہم قیم بن یوشن کو حکومت کی مقرر کیا، یہاں تک کہ وہ وفات پا گیا اور اس کا فرزند اور جونا بن یوشن نے اس کی جگہ لی۔ یہودیوں کی قدرتی حیثیت غریب اور کمزور تھی۔ ان کی حکومت کے آئین نے نہ صرف عدالت اور انصاف کے اصولوں کو تسلیم کیا، بلکہ ان کے حقوق و امانت کو بھی اعلیٰ اور بہت اہمیت دے کر اس کی طرف ہر حال میں توجہ دلائی۔ یہودیوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا، لیکن یہودیوں کی حکومت کے آئین نے ان کے حقوق و امانت کو بھی اعلیٰ اور بہت اہمیت دے کر اس کی طرف ہر حال میں توجہ دلائی۔ یہودیوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا، لیکن یہودیوں کی حکومت کے آئین نے ان کے حقوق و امانت کو بھی اعلیٰ اور بہت اہمیت دے کر اس کی طرف ہر حال میں توجہ دلائی۔

نبی اکبرؐ کی خلائی، بابت نمبر ۷ میں کی جدوجہد میں ایاتم کو اپنی طرف سے تحفہ نعمت پہنچایا۔ اس نے تمہیں یہیہ
 یا شاہی کی بجائے اس کی وجہ سے، جہاں نمبر ۷ میں کی جدوجہد میں ایاتم کو اپنی طرف سے تحفہ نعمت پہنچایا۔ اس نے تمہیں یہیہ
 اور تمام نبی اکبرؐ کی خلائی، بابت نمبر ۷ میں کی جدوجہد میں ایاتم کو اپنی طرف سے تحفہ نعمت پہنچایا۔ اس نے تمہیں یہیہ
 میں جس اور ۷۲۷ میں جو خلافت میں اس کے لئے، اس کے لئے اور جس کی میں خیر اور اور انہوں کے

کی قید میں انتقال کر گئے۔ بخت نصر نے انہیں بھی چھوڑا اور اسی طرح بخت نصر و عیال بنو خریمل بنی و غنی اسرائیل کے ساتھ جیل پہنچ کر لے گئے تھا و انشا اعلیٰ

جدلیا بن احسان کی حکومت: اپنی عہدہ کہتا ہے کہ قریب قریب میں ان واقعات کے بعد جدلیا بن احسان بنیہ طغیہ و بیہودہ پر حکومت کرنے لگا۔ وہی کی حکومت کے ساتھ ہی میرے انٹیمس شاہی خاندان سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے جدلیا کو اور ان بیہودہوں اور کھنڈانیوں کو بار بار آلا جہاں وہی نے ساتھ تھے۔ پھر وہ مصر کی طرف بھاگ گیا اور اس کے ہمراہ کریمانی بھی چلے گئے اور انہوں نے قریب قریب تمام مصر میں ان کا انتقال کیا۔ اور کریمانی کو حوزہ علیہ مصر صیدار حوزوں کی نبوت دی گئی۔ انہوں نے ان کے بعد انہیں علیہ قیاد نے مستعار کیا۔

ان چشمن کوئیوں میں سے جو جناب موصوف نے کی تھیں کہ بجتہ نصر مصر کی طرف آئے کیا اور یہاں کو روچا اور فرما کرے گا کہ وہاں کے رہنے والوں کو قتل کر لے گا۔ سب بجتہ نصر معز آیا۔ آپ کی لاش کو اسکا سر پہنے گا کہ قتل کیا اور جھنڈے پلانے لگے ہیں کہ ارمیا نوحی سب ہیست جو یہ خبر ملی۔ فرما کرے لگے اور خود قادیان پہنچنے کے لئے آئے۔

[illegible]

اسی تمام پر مباحثہ کام کے لحاظ سے بخت نصر کا نسب اور جو کچھ اس میں اختلاف ہوا ہے ہم بیان کرتا چاہتے ہیں۔

بخت نصر کا نسب۔ اچھے نتیجے میں کہ بخت نصر سناورینٹ کی نسل سے ہے۔ جو نئی اور اسٹیل سے سامرا اور قدس شریف کی ذرا
 جنوب پر اس میں محمد بنی کے وہیت طبری کہتے ہیں کہ بخت نصر نیزہ داروں میں سناورینٹ کا لڑکا تھا۔ چار سو چوبیس ٹونروہ میں کوئی
 حاکم کی طرف فریختا منسوب کرتا ہے۔ جس کا ترقی پات میں اولاد کوئی کے قول میں آچکا ہے اور سناورینٹ و نمرود کے درمیان
 سو گز فاصلوں کو شمار کرتا ہے ان میں سے پہلا اور پیش میں خالق اور حسانہ نمرود سے ملتی غالب ہے کہ یہ نام صحیح نہیں اور عقائد
 و ایمان میں تبدیلی کا کوئی اثر ہے اور میں کے صحیح ہونے کا نہایت کم یقین ہو سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بخت نصر آشور بن سام کی
 نسل سے ہے۔ اگر چہ اس کا نسب کا ثبوت میں نہیں ملتا اور شاید یہ بات صحیح تر نہ ہو کہ سناورینٹ کا نسب جرمعہ میں اس کے
 بعد حاصل کی بیان کر دیا گیا ہے اور وہ یاقوت بن بل تاسور بخو کی اولاد سے ہے۔ طبری نے اپنی نگین سے روانہ کیا ہے کہ
 اس کا اصل نام حر سرخا ہے جسے بخت نصر کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ہر امپ اور ریٹا سپ اور یکن شاہان کا جس کے زمانہ
 میں اس کا زمانہ اور وہ کہ در میان بدلی کی فرنی جانے کا کام تھا۔ اس نے تین بیویوں کو جو چار بدلی اور شام سے شمل تھے۔
 کیا اس کے بعد قدس شریف کی طرف گیا اور اس سے بھی بیٹے پیدا ہو گئے ہیں کہ یکن شاہان نے قدس شریف کی طرف
 چلا۔ غیر مطلب اطلاعات روانہ کیا۔ اہل قدس نے جب اسے بارہ اوقات میں نے ایک لشکر ان کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ جس
 میں لوگ یادی بن ثاٹ سے وار ویش اور لوگ غنی میں سلام سے کیش میں نیکیا تھے اور اشورامش بن کیش بن جانا میں کو
 اپنے عزیزوں میں سے روانہ کیا اور انہیں کے ہر وہ بخت نصر بن خورادون بن سناورینٹ و ملی مصل بھی تھا ان لوگوں نے بیٹے

کیونکہ حکومت کی کڑی پرہیزگاری اور جی اسرائیل کے ساتھ دشمنی کا پرتاؤ کرنے اور ان کے درمیان کو ملائی کی حالت سے دیکھتے اور انہیں ان کے مالک کی طرف لوٹا دینے اور ان پر اس کو جانک ہانے کی وجہ سے دہشت گردی۔

حضرت دانیال کی امارت : چنانچہ بنی اسرائیل نے وہاں اپنی دوسری کے لئے منتخب کیا بعض ملائی اسرائیل کی طرف منسوب کر کے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مصر کے تفریق نسل سے باطل اور کہ انہوں نے کاپاڑا دھاوا اور کاپاڑا دھاوا کی دھم سے اور پیش بھی کہتے ہیں اور کوش (یعنی کیش) شادوہ اس کے ملحق تھے لیکن انہوں نے اس سے سرکشی کی وہاں پر اپنا لشکر لے کر چڑھا آیا۔ پہلے تو حیرت ہوئی پھر جب ان نے اپنے لشکر کے تکی سر دھوؤں دلا ان کے میدان میں روز نہ کیا تو اس نے انہیں شکست دی۔ اس کے بعد اس کا حاکم سے سو۔ تریں مار کر دار جوئی اور کوش کے پاس چھایا۔ پھر ان دونوں نے باطل پر چڑھائی کی اور کہ انہوں کو منسوب کیا۔ اور اور اس کی قوم نے ذلی کو اپنی حکومت کے لئے مخصوص کیا اور میں یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ وہم جیل جو اس کا حاکم تھا اس کے لئے تھا اور کوش کی قوم نے دے دیا اور اس کے تمام طاقتور اپنے لئے حاصل کر لیا اور کوش نے اس سے پہلے بیت المقدس کے بنائے اور مسجد کے تکیوں کو اس کے لئے کھلا وطن بنی دوسرے میں کویت المقدس کی طرف تھوڑے چنے کی ذرا تھی۔ اور ان کے سر پر بنے کوش قادی اور تکی کا بدوش و بد مذہب نہایت مہم کی سے بنی نہ چوری کی۔ ہذا محصل الخلاف فی بحث نصر و مجوس و ملکہ اہلہم

یہ ہجرت کی بدست : ہم اس سے پہلے سلیمان کی اہانت و حکومت کے تذکرہ میں لکھ دئے ہیں کہ وہ اور انرا ہم سے یہ ہجرت بنی باطلین کی جانب سے جو ختم کے تمام انہوں پر نہ تم تھا اور جیسے کہتے ہیں کہ انہیں میں بنی یوسف کے انہوں کا کوہ تھا۔ یہ کہ یہ ظالم اور سرکش تھا اس کی حکومت دوسری سے اٹھ جل شاد نے سلیمان پر اور اس کی نہ ہوئی۔ اسی وجہ سے یہ ہجرت ہوئی کہ مصر چلا گیا اور یہ سلیمان کا انتقال ہو گیا اور آپ کا زہر ختم تخت حکومت پر بیٹھا۔ بنی اسرائیل اس کی اپنے دھم دھواؤں اور شکستوں کی نہ دتی سے ہجرت ہو کر اس سے طبع کی اختیار کرنے پر آمادہ ہوئے اور بنی یسود اور بنیامین کے علاوہ بنیامین اور ایک تمام پر ترقی ہوئے۔ یہ زمانہ تھا کہ انہوں نے یہ ہجرت کی طاعت کی اور اسے اپنا حاکم بنا دیا اس کے ساتھ ہو کر رہے اور ان سے ہجرت کے ہر واقعہ (بنی یسود اور بنیامین سے) ان کے اور انہیں جو ختم بنیامین پر تھیں۔ پھر بنیامین (بنی یوسف) کی حکومت کا رخ کیا اور شمر بنیامین سے اسباب مشرہہ کا پیش ہو گئے اور ان کو تیس شریف اور قربان گاہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔

یوحنا داؤد بن یوحنا : (یہ ہجرت) اہل فاسق کے خلق تھا اس سے ہجرت بنی سلیمان اور اس کے لڑکے ایسا اور بنیامین اس سے برابر ذرا تھیں بنی رہیں۔ ایسا ان تمام لڑائیوں میں اس پر اکثر غلبہ ہوتا رہا۔ ایسا کی حکومت کے دوسرے دن اور اپنی حکومت کے تھوڑے ہی میں یہ ہجرت ہوئی۔ اس کے بعد اس کی جگہ اسباب مشرہہ نے اس کے لئے جو داؤد بن یوحنا کو تخت حکومت پر بٹھایا۔ یہ بھی علم اور بہت بڑی اور تمام باتوں میں اپنے باپ کی طرح تھا۔

عزیم بن اسحاق : اس نے اس پر ہجرت کیا اور اس کا سوا کر دیا۔ وہ اسے اور اس کے تمام خاندان والوں کو اس کی حکومت کے دوسرے دن ہار کر خود اسباب مشرہہ پر حکومت کرنے لگا اور اس میں ایسا بنی تھا۔ یہ تمام بنیامین کی حکومت میں فرما رہا۔ اس کا تھوڑا خلق بنی اس کے ہاتھ سے لڑا اور ایک مرتبہ شاد و جشن کو نے اس پر چڑھا یا۔ یہ حال ان دنوں شرب کو آ کر ہوا تھا اور

اپنے گھر دور باغ فرما بی پر قائم رہے، احباب بہن پر بھی کرتا رہا۔ الیاس خاں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی وفات کی دعا کی اور لوگوں کو جو کچھ دینی سے آگاہ کیا۔

احباب بن عمری: انیسویں نبی کے بعد (عمر بن الخطاب کو سبط الافرائیم سے نبوت دی گئی۔ ان صاحبزادے کو آپ کا نام اصحاب بن ہدی بن شولم بن افرائیم ہے۔ ان عہد کہتا ہے کہ احباب کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے المانی پر الایس بنایا جس کو پاک کر کے دینی نازل فرمائی تھی اور پھر ارم کو موشی میں اور باہر و شاہد بنی اسرائیل کو قدس شریف میں پاک کرنے پر مامور کیا تھا۔ ان کے بعد منسوب و شاہد سوریا احباب بن عمری اور اصحاب عثرا پر چڑھا یا ان کے سامنے سے نکلی گریں کا قحط بلکہ کیا اور دوسرے جہت نکلتے دے کر پوپا پھر کر دیو۔ منسوب لڑائی کے بعد ان سے بھاگ کر ایک قلعہ میں جا چکے۔ جب دیکھا کہ اسے محاصرہ میں آئے تھیں سے چاہتے تھے مگر تو وہ ایک روز جب احباب کے پاس چلا آیا احباب نے اس کا قصور منسوب کر دیا اور اس کے حکم کی طرف مائل ہو دیا۔ نبی صوفی نے اس کے اس فعل سے اپنی ہمت شکنی ظاہر کی اور اسے اس عذاب سے ڈرا دیا چہ اس کی اور اگر پر کندہ تھی تو جانب سے نازل ہوئے والا تھا۔ اس کے بعد احباب بادشاہ اسفند یزدان کا بادشاہ بنی۔ یزدان کے شہزادہ شاہد سوریا سے لڑنے کے لئے نکلا اور شاہد بنی اسرائیل میں ایک چھترے سے مدد سے مدد کیا اور شاہد یزدان کو قتل کیا گیا۔

حضرت مامونؑ کی شہادت اس نے پانچویں برس اور پندرہویں مہینہ اغارہ میں حکومت کی۔ اس کے بعد اس کا لڑکا (فرید) جو اس وقت حکومت پر بیٹھا تھا۔ چار سالہ اس نے جو صوبے بھی کا حریف کیا اور ان میں انا بیت کی برکت شروع کی دوسری حکومت کے سر گیا۔

مفتقر و انتقام : انہی کے بعد اس کا بھتیجا ام بادشاہ ہوا جس نے اسکا ہاتھ پر بارہ ہزار تک بادشاہت کی۔ اس نے پہلے ہی صواب جزا پر قدمے کی جوئے عطا کیا۔ سات روز تک بی سوا چکا صروس میں رہا۔ جب پانی ٹھہر گیا تو ایست کی دھانے والی چادری ہو گئی۔ بی صواب پانی کے قبول سے باہر نکل آئے۔ نئی اسرا نکلنے لگا۔ اس نے اسکا سے یہ شمار آدمیوں کو مار ڈالا۔ اس کے بعد بادشاہ ہوا۔ دم نے ماحرہ کے ماحرہ کے لئے مقرر کر دیا اور اس کا تین ہجرت ماحرہ کہنے دیا۔ یہاں تک کہ ایست نے یہ کام کیا۔

۱۳۱ **اختر یاہن پیدوارام کی نقل:** یہ چوٹی میں جب کہ طوط جزیرہ اور اہم کی جزائر سے اتریں ہیں پیدوارام یا کوئٹہ جیتا
 انگلند کے ہمارے لوٹ کر آ رہا تھا۔ یہ شاہنشاہ کشمیر نے یہاں پہنچنے پر سب نے مہمانی کا کر اے اور آخر یاہن کو قید کر کے یہاں رہا ۱۳۱
 اور آپ خود اس کا طریق حکومت کرنے کا۔

جنی احاب کا قتل عام جنی عمو کہتے ہیں کہ یوم بن احاب اور شاہ سہارا نے فرمایا بادشاہیت سے انھیں اس سے خبردار اور ہم سے لڑنے سے منع کیا تھا اور وہیں دونوں لڑائی میں مارے گئے۔ یہ وہی تخت حکومت پر بیٹھے جنی بنی احاب کے قتل میں مصروف ہو گیا اور قتل عام جنی احاب کے بارہ والا جیسے کہ اسے اللہ تعالیٰ بخشا۔ یہ جیسے ۳۵ سال حکومت کر کے مر گیا۔

پویش کا بیت المقدس پر حملہ اس کے بعد اس کا ذکر ایسا اسلام غزوہ کا بادشاہ ہوا اور حضرت یحییٰ بن عبد اللہ بن عباس نے کہا: "یہ ایک بادشاہت ہے۔"

[illegible][illegible][illegible]

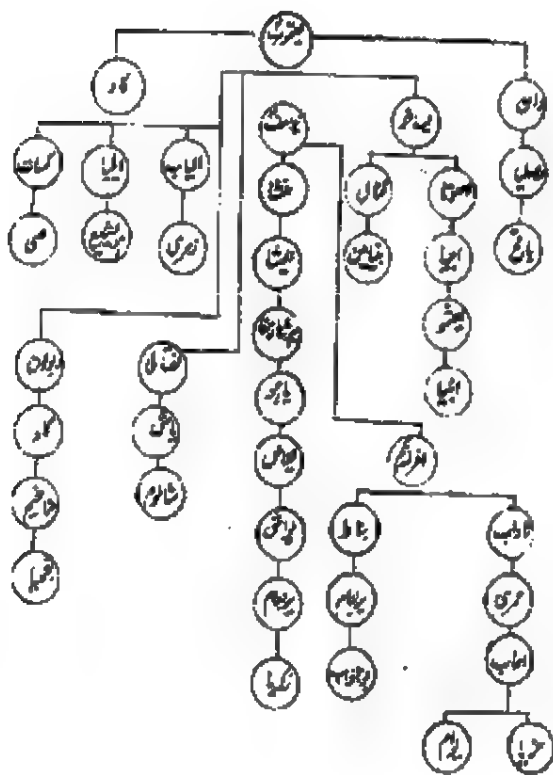
بیش بر صاف اور صاف پانی کے لیے اور ان کو صحت کا نمائندہ ہے۔ زیادہ دوسری چیز جو وہاں پر گرتا ہے وہ لڑائی ہے اور اس کا شوق بھی
ان شخصوں کے لئے اچھا نہیں ہے۔ یہاں پر ان کے شہر میں صاف پانی ہے۔

فوج کی موصولہ رپورٹیں: ہر قسم کے جرائم اور بدچلنیوں کی فوجی عدالتوں میں تفتیش اور عدالتوں میں چلنے کے ساتھ ساتھ فوجی عدالتوں کے ذریعہ بھی کیا جاتا ہے۔ فوجی عدالتوں کے ذریعہ بھی کیا جاتا ہے۔ فوجی عدالتوں کے ذریعہ بھی کیا جاتا ہے۔

یہ فتح بنی آصفیہ کا قتل اس کے بعد اوروں کے خلاف تھا جسے فتح بنی مسلمانوں پر غلبہ آ رہا تھا۔ یہ بھی اپنے ایک ایک شہر میں
کے گھر میں گرا ہوا۔ یہ پیر میں تھا۔ یہ ایک دن ہمارے گھر کے مال تک حکومت کر رہا تھا۔ اس نے ہزاروں مسلمانوں کو قتل کیا۔
اس کی ہلاکت کو سنا کر مسلمانوں نے مدینہ کو چھوڑ دیا۔ یہ فتح بنی مسلمانوں پر غلبہ آ رہا تھا۔ یہ بھی اپنے ایک ایک شہر میں
کے گھر میں گرا ہوا۔ یہ پیر میں تھا۔ یہ ایک دن ہمارے گھر کے مال تک حکومت کر رہا تھا۔ اس نے ہزاروں مسلمانوں کو قتل کیا۔

جو شیخ کی اس سبکی پیروی سے مدد پہنچنے والے دوسرے اعانت طلب کی اور ان کی اطاعت قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ یہ اس امر کی علامت ہے کہ ان لوگوں نے اس کی کسب الہاد کی تھی جس سے ان کے لئے مدد پہنچتے ہوئے مال اور دولت گرا کر اور بیچی علمیت کے قریب رہی جو شیخ کو قید دینی اور اس کے لئے ہر گز اتنا ممکن نہ تھا۔ یہ سب باتیں (استدلال) کے قیام سے اس امر میں گواہی دیتا ہے۔

شجره ملوک اسباط عشره



باب: ۱۵

امارت بنی حسمنائی

یوسف بن کریون یہود کے وہ حالات جو بخت نصر کی جلا وطنی کے بعد بیت المقدس اور اس کے اطراف میں واقع ہوئے اور ان کے ان وہابی حکومتوں کے حالات جو اس مدت میں قائم تھے۔ کہا ضرور پڑے تو یہ نہیں سمجھا، نہ میں نے خون تاریخ کی صہارت اور تلاش کے باوجود تاریخ کی کسی کتاب میں یہ حالات دیکھے ہیں جن دنوں میں مصر میں خاندان کاہنی و سہائل کے ایک خاندان کی تالیف مل گئی تھی جس میں بیت المقدس کے حالات اور بنی اسرائیل کی دنوں حکومتوں کا بیان کیا گیا ہے وہ تھا جو بخت نصر اہل کی ویرانی سے طرابلس خانی کی ویرانی کے درمیان زمانہ طویل کبریٰ میں قائم ہوئی تھیں۔ مؤلف نے اپنے خیال میں اس زمانہ کے پورے حالات لکھے ہیں اس کا نام یوسف بن کریون ہے۔

ایمانوس کی گرفتاری و رہائی۔ یہ یہود کے نامی سپہ سالاروں اور درویشوں میں سے تھا۔ صولت کی حکمت اس کے بعد میں اس نے اپنے بیٹے جس وقت وہ ہونے لگی اور اس کی پرستش کی تھی اور اسے تو بنی اسرائیل میں طرابلس نے اس کا اور بیت المقدس کا حاکم رہا کیا تھا اور صولت کو یہ واقعہ بتایا تھا۔ یوسف بھاگ کر یہاں کی کسی کھائی میں چھپ گیا۔ تھا کا درویش ایمانوس ایک روز بنی حسمنائی طرف گیا اس نے اس کو گرفتار کر لیا اور پھر اس کو اس نے اس کا چھوڑ دیا۔ اسی وقت وہ اس کے لئے طرابلس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس سے جلا وطن کیا تو اس نے یوسف کو عہدت کی فرض سے بیت المقدس ہی میں رہے دیا۔

بنی حسمنائی و بنی ہیرودس یہ تو مؤلف کا ترجمہ قرابانی اور بنی سحاب۔ میں اس سے بیت المقدس اور یہود کے اس مدت کے حالات اور ان کی ان وہابی حکومتوں کی حصر دینی اور بنی ہیرودس کے تہ کوئے اور دن زمانہ کے نئے و سہر جیسا کہ میں نے اس تالیف میں پایا ہے۔ اس مقام پر غور کر کے لکھتا ہوں یہ یوسف میں نے سوائے اس تالیف کے ان حالات کو اور کسی کتاب میں نہیں پایا اور ہر قوم اپنے ملک کے حالات و عروض کی بہ نسبت زیادہ جانتی ہے۔ جب کہ ان واقعات کی حقیقت و نہ کرنا ہو جس سے پہلے گزرا ہو۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کی تاریخ طویل سلم نے فرمایا (و لا تسبوا قسوسا معصلا الکتاب) اور پھر ارشاد نیکو (و لا تنکروہم) یاد کرو ایک یہ ان یہود کے حالات اور قصص انجیل کی طرف اشارہ ہے جن کے بارے میں مہین بنو اللہ (آیات نازل ہوئی ہیں اس دلیل سے کہ اس کے بعد فرمایا ہے: ﴿فَوَقَرْنَا اَنْفَا بِالَّذِي اَنْتَ اَوْلٰی﴾ اُس کی دلیل (الکتاب ۳۲) اور ان واقعات کی خبروں میں جو کسی کی طرف مستند ہوں اس میں سے ایک شخص کی روایت

سے دارا کے پاس گئے اور ان کے ارکان دولت نے عرض کیا کہ کورش نے بی بی مرسل کو بیت المقدس کی تعمیر کی اجازت دی تھی۔ اور انے بی اسرائیلیں کے کوئی مراحت نہ کی اور بی اسرائیلیں نے اورا بتول کی حکومت سے دوسرے برسی کی تعمیر کی اور ان دنوں ان کے کاہن مزیر تھے۔ انہوں نے بیت المقدس، اہلیوں نے سے دوسرے برسی کی تعمیر کی۔ پھر زریا نلی مرکی اس کی جگہ پیشیاں کہ انھیں دوسرے کے انھوں کے بعد شخصوں (صغار) بیادون کا ان کا اب مقرر کیا۔

بلطسر بن بخت نصر یوسف بن زریاں کہتا ہے کہ بخت نصر جب بلی بن حرف واپس ہو کر آیا تو اسی نے ستائش میں اور خدمت کی۔ اس کے بعد اس کا لاکھ بلطسر تھے برسی تک حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ اورا بتول بادشاہ مادی (پرس) کو شہر و بلطسر سمیت ان کا اور کورش بادشاہ فارس نے اسی سے برصہ کی بی اور باہم لڑائی ہوئی۔ بلا فر بخت نصر کے لشکر نے ان کو شکست دی۔ اس نے اس کا مایاں تو فری میں ایک شمشیر سے مستحق کیا اور اپنے سرداران لشکر کو بھیج کر کے بیت المقدس کے ان رہنوں میں انہیں شراب پلائی جنہیں اس باب زکلیا تھا۔ انہوں نے اس پر ناراضی ہو کر اس نے اسی وقت چشم فرمایا۔ دیکھ کر انہیں شہید تھے، چارے مثل تھے کہ وہ بیادون سے دوسرے چنگھت تھے وہ حکمت فرمایا۔ "بلی بن زریاں" تھے۔ بلطسر اور صاحب بن پیر بخت پریشان ہوئے اور واپس آئے۔ انہوں نے بیت المقدس کے اس کا مطلب دریافت کیا۔

بلطسر کا قتل وہ جب ان سے کہتا ہے کہ انہوں نے قتل امر اور واپس آئے۔ انہوں نے ان کے رات بی تعمیر پر فرمایا کہ یہ کھاتے تھے۔ انہوں نے بیت المقدس کے قتل کی خبر دی۔ انہوں نے حکومت کے زمانے کو تصور کر دیا اور اس نے تیرے اوپر قول کیا اور تیری قوم سے کب تک نہیں کا حکم نہ دیا۔ حکمرانی سے ہی رات کو چھریا دیا۔

کورش کا بی اسرائیلیں سے شہن سلوک درجہ کیا کہ ہم نے پہلے فرمایا کہ کورش اور اس کی قوم ملک پر متسلط ہوئے۔ اور واپس آئے۔ بی اسرائیلیں بیت المقدس واپس کر دیئے تھے۔ اور انہیں سداوتوں پر مایاں کے شہر میں اس کی عمارت کی تعمیر کے لئے واپس دیا گیا۔ بی اسرائیلیں خوشی کے ساتھ بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے ہمراہ عزیز کاہن اور جیسا اور سرخانی اور بی اسرائیلیں کے تمام بلاذیل اور سامان تھے۔ بی اسرائیلیں نے براخو کچھ کریت: بلطسر اور ان کو گزند نہ ہو کے مطابق بنا: شروع کیا اور وہ انھوں کی رضا کے لئے قربانیاں کیں۔ اس کے بعد کورش بی اسرائیلیں نے بیت المقدس کی تعمیر کی اور تمام و چیزیں جن کی انھیں ضرورت ہو بیت المقدس کی عمارت کے لئے مایاں دیا۔ ان کے علاوہ ان کے نہ تھے اور وہ مایاں کے ساتھ۔ اس کے بعد اور ملک کا اس کی عمارت کرتے رہے۔

وزیر مایاں کی بی اسرائیلیں سے محاسبت، مگر انھوں نے کورش کے زمانہ حکومت میں ان سب باتوں میں کبھی کوئی واقعہ ہوئی اس کا ذکر باہن: بی جہت میں سے تھے۔ اور بی اسرائیلیں کا کائف اور دشمن تھا اور انہوں نے اس کی پوشیدہ کوششوں سے یہ نتیجہ دیا کہ انھیں کورش ان کے لئے پریشان ہوئے۔ انھیں سرخانی کی عمارت نے بی اسرائیلیں کو شہر سے بھانپا اور اس نے سرخانی کے کہنے سے بی اسرائیلیں کو جس حالت پر تھے اسی حالت پر رہے۔

سکندر اور کاہن اعظم یہاں تک کہ ابراہم نے حکومت فاری کا خاتمہ کر دیا اور کس فاری پر بیادون کا شہر ہوئے اور ان میں سے اسکندر بن فاریس حکومت کرنے لگا۔ اس نے اپنے رشتہ یاب لشکر سے زمین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

کر کے بیت المقدس کی طرف گیا کیونکہ وہ بھی دارا کے مہاراجہ جیوہ میں داخل تھا یعنی امیرائیل کے کاہنوں اس کے آنے کی خبر میں کراٹھ ہو گئے۔ ایک مرتبہ سکندر نے عالم غریب میں یہ دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اس سے کہہ رہا ہے کہ "میں تیری مدد کے لئے آیا ہوں اور اس نے اسے اہل قدس کو تکلیف دینے سے منع کیا اور اسے ان کی خواہشات پورا کرنے کی ہدایت کی۔" جب سکندر بیت المقدس پہنچا اور کاہن اعظم نے اس سے ملاقات کی۔ اس نے کہا کہ میں کی تعظیم انگریزوں کی اور اس کے ہمراہیوں کی میں داخل ہوا۔ کاہن نے سکندر کے لئے دعا و برکت کی۔

سکندر کی خواہش: سکندر اس کی طرف مائل ہو گیا اور اس نے کاہن سے یہ عرض کیا کہ میں تم پر اس کی سونے کی تصویر کو دی جانے کا کہ اس کا ذکر فریاد ہو گا۔ کاہن نے کہا کہ یہ ہمارے مذہب میں ممنوع ہے۔ لیکن تو اپنی اہمیت اور فیاضی خیراں گاہ اور نمازیوں پر خرچ کر کہ وہ میرے لئے دعا کرتے رہیں کہ اور میری یادگار قائم کرنے کی غرض سے اسی سال جس قدر پے بنی امیرائیل میں پیدا ہوں گے وہ سب حیرے نام سے موسوم ہوں گے سکندر اس بات پر راضی ہو گیا۔

سکندر کی نئی ذمہ داریوں پر نو فرمائش: نئی ذمہ داریوں نے بے انتہا مال دیا اور کاہن کو کہا ہے معقول احادیث و گروہ دارا کی بڑائی کے بارے میں استعارہ کرنے کے لئے کہا۔ کاہن نے کہا "جاؤ تمہارا اللہ دیکھا ہو گا۔" پھر سکندر نے دنیا والے سے اپنا خواب بیان کیا انہوں نے تعبیر کی کہ وہ اور اپنی پائے گا اس کے بعد سکندر بیت المقدس سے واپس ہوا اور اس کے اطراف و جوانب کو دیکھا ہوا بلوں کی طرف گزرا اور مسلمان سامری سے ملا۔ اہل قدس نے اسے قاتل دیا تھا۔ مسلمانوں نے سکندر کی دعوت کی اور تجھے چاہا ہے اور طویل رہے میں توکل بنانے کی اجازت چاہی سکندر نے اسے توکل جاننے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ مسلمانوں نے یہاں تیار کر کے اپنے جان و فدا کو اس کا کاہن مقرر کیا۔ یہودیوں کا یہ گمان ہے کہ قوریت میں توکل یا ربی عز اسمہ ((اجعل قہرک حق جہنم کفر یضمر)) سے نہیں بچ سکتا۔ عز اسمہ: تیرا ہی ہونا ہے وہ جس میں اس نے یہاں کی طرف پائے اور اس پر نذر ہی چھانے لگے رتہ رتہ وہ عظیم الشان ہو گیا اور اہل بیت المقدس اس سے اب گئے یہاں تک کہ ہر راجہ و بنی شمعون اور شامہ لہلہ بنی صہبائی نے اسے یہاں کیا۔

اموال جہنم کی ضبطی کا منصوبہ: اس کے بعد سکندر اپنی حکومت کے ہمیں مالی پورے کر کے مقرر کیا اور اس کا ملک اس کے اراکین سلطنت میں تقسیم ہو گیا۔ سلیا فوس سکندر کے بعد اس کے اراکین دولت میں سے ایک بار عہد دیا وہ شخص ہوا۔ وہ بھی فخر اہل قدس کے لئے مال و اسباب بھیجا۔ دیکھ کر عہد بعد اس نے یہ خیال آیا کہ وہ جس میں اسباب و دار و دار و دار کے بکھرے ذخیرے ہیں ان میں سے ایک اس کی قطع میں اپنے سپہ سالار کو جس کا نام ارداس تھا۔ بیت المقدس کے مال و اسباب اور ذخیرے ضبط کرنے کے لئے روانہ کیا۔ کاہن حیثان نے اور اس کو اس فعل سے باز رکھنا چاہا اور یہ عاجز کیا کہ اسی میں قادیان اور یوکان کے جبہ مددات ہیں اور وہ چیزیں ہیں جو حال میں سلیا فوس نے مرحمت فرمائی ہیں۔ اور وہی کاہن حیثان کے کہنے پر موجود ہوا لیکن کے لوٹنے پر تیار ہو گیا۔ اہل قدس کی بددعا سے اردوس کا دار و دار میں جب کہ یہاں کے لوٹنے کو آ رہا تھا وہ در میں دنگ ہو گیا اس کے مہر ہی پر حیثان ہو کر کاہن حیثان کے پاس آئے صدرت کی اور دھانے تک کے خواہشات ہوتے۔ چنانچہ کاہن حیثان کی بددعا سے اردوس اس وقت اچھا ہو گیا اور اپنی ویرانی پر نام ہو کر لوٹ آیا اس واقعہ سے سلیا فوس بیت المقدس کی زیادہ عزت کرنے لگا اور مقررہ مالی و اسباب دو چتر بھیجے لگا۔

نے گزرتا کر لیا اور اس شرط پر کہ ہر دس آئندہ بیویوں سے لڑنے کے لئے آئے گا۔ چھوڑا، یا اس کے بعد حق پر عمل کر لیا اور بیویوں پہ اس کا تیرا اجر لیا، مومن حکومت کرنے لگا۔

شعویں اور دستریاں کی جنگ۔ جہانگیر نے حسن انتظام اور خوبی سلوک سے اطراف و اجانب کے یہود و نصاریٰ جو اس سے اس سے بد بو، بدین کی نفرت اس پر بڑھتی کہ اس نے اپنے تمام دشمنوں پر رحم کر دیا۔ جس دشمن نے اس پر حملہ کیا اسے ہپا کر دیا۔ دستریاں چھوڑ کر بھی لڑنے میں اس کے مقابلہ پر آیا۔ اس نے دستریوں کو شکست دی اور قریباً دس ہزار آدمی قتل کر کے اس کے عورتوں کو گرفتار کر لیا۔ لیکن شعویں کا یہ لڑاکا قاتل اس میں شعویں غریبی طرف بہت گیا۔ اس کا وطن ہم پر اس کا قبضہ نہ تھا۔ اس نے اس سے پیچھے ہٹ کر ان کی ایک شاخ برہہ قوس کی کوٹہ والا تھا۔ اس وجہ سے اس کے باپ نے مقتول کے نام سے اسے صوبہ بنایا۔ اطراف و اجانب کے یہودیوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور اس نے ہر روایت مقدس کی طرف رو نہ ہوئے۔

تیسرا دہندہ و اخون۔ ملتان میں ہوا۔ کہ لکھنؤ و اخون میں ہوا۔ ہر قوس نے اس کا حاصر کر لیا۔ ایک روز مھاٹی شہر چاندی کیسٹل پر چھوڑا ہوا تھا۔ اس سے برہہ قوس کی ہمدردی ہو کر تیار کر کے اس کے قتل کی دھمکی برہہ قوس کو دی۔ یہ قوس اس وجہ سے اور نیز میر تقی نے آجائے۔ لڑائی مبالغہ کر کے بیت مقدس و اس آجائے ملتان پر قاتلوں کو روک کر اس کو قتل کرنے سے روک دیا۔

دستریاں اور برہہ قوس کی مصافحہ۔ اس کی روئی کتاب ہے کہ اس کے بعد دستریاں پہ سنا اور دم نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور یہودیوں کو اس سے روکنا چاہا۔ یہودیوں نے یہود کو روکنا نہ چاہا۔ دستریاں نے اس شرط سے ملت دی کہ قریبی میں سے آت گئی پھر دیا جائے۔ اس نے بعد اس کے اس کو خدا کا نام لیا طمان آجائے۔ اس سے دستریاں نے بیت المقدس کے سے تسویریں بھیجی اور یہودیوں کو اس کی درخواست پیش کرنے کا اہتمام کیا۔ اس نے یہودیوں کی درخواست کو قبولیت کا خط لکھا۔ برہہ قوس اس سے ملنے کے لئے گیا۔ لیکن اس نے اسے تھے دستریاں کو جید دیا۔ دستریاں نے بیت المقدس سے الگ ہوا کر اپنے دار الحکومت کی طرف و انتظام میں مصروف ہو گیا۔ وہی آجائے تیس قوس اور دم بھی ایک دنگی۔ دستریاں کی یہودوں کو بھیج کر لکھنؤ سے لے کر بیجے تک پہنچایا اور برہہ قوس میر کہ وجہ سے جنگ چھڑ گئی۔

برہہ قوس کا لکھنؤ پر حملہ۔ یہاں تک کہ برہہ قوس کو دستریاں کی شکست کی خبر معلوم ہوئی۔ برہہ قوس نے موٹے سلاخ چھڑا دیے، شہر میں اس شرم پر حملہ کر دیا۔ یہاں سے اور قاتل اس کے ہر کوئی کو قتل کرنے لگے۔ اس کے چار بیٹے قتل ہو گئے اور اس نے اپنے بیٹے کو اپنے انجمن احکام قوریت کی پڑھائی پر بھیج کر لیا اور اس کیسٹل کو جسے سلطانہ سامانی نے آٹھ دن اجازت سے دیا تھا ویران کر دیا اور اپنے سردار مارا ہوں کو بہرہ ویرانہ چھوڑ کر لیا۔

برہہ قوس کی سرداروں کے مصافحہ۔ اس نے یہود کا حال اعلان یہود و دوسرے مذہبوں کو اور ان کے اہل سے اپنے پاس تیرہ عہد کی غرض سے روانہ کیا اور تمام اپنے والوں کو واپس آگیا۔ لیکن اہل خوش اور یہاں بیت المقدس سے اٹھ گئے

[illegible][illegible]

تقریباً اسی دور اسلندرن کی پیشیت۔ یہ نکلنے کے بعد اس دور میں مسعود بن ابی نعیم خوشی کے یہی اول (یا بی بی بی) اور نہتہ کیا اور اسے ولید و اسباب دینے کا حکم دیا۔ وہ تقریباً اسی دور میں ان کے کہنے میں آئیں اور ایک لشکر ڈال دے کر کابل میں کسی طرف بھاگا۔ اسلندرن نے اس کے مقابلہ کیا اور تقریباً اسی وقت تک اس کے لئے ٹھکانہ بنا دیا۔ یہ وہ دور تھا کہ ۱۱۱۰ء۔ ہجری میں بنو ہاشم کی طرف سے آیا اور ان پر بھی نفع حاصل کیا۔ تقریباً بنو ہاشم کا تعلق ان کے زمانے سے تھا۔

دستورِ پاکستان کا مقصد اس کے بعد سے اس کے تعاقب میں رہا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس کے مقاصد کو عملی کرنا۔ جس سے جو کچھ کرنا
آپ کو فرمایا ہو۔ اس کے بعد سے اس کے تعاقب میں رہا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس کے مقاصد کو عملی کرنا۔ جس سے جو کچھ کرنا
آپ کو فرمایا ہو۔ اس کے بعد سے اس کے تعاقب میں رہا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس کے مقاصد کو عملی کرنا۔ جس سے جو کچھ کرنا

یہ بیت المقدس کی طرف لوٹا۔

اسکندر کی وفات۔ ان کا بیٹوں نے اس کا رعب و اب بڑھ گیا اور اسے ایک قوت حاصل ہو گئی۔ اس کے بعد وہ پیارو تمبا اور تین برس تک پادشاہ بادشاہی کے دوران اسے بعض حکمرانوں سے خاصہ کی ضرورت پیش آئی اس وجہ سے کو ان حکمرانوں کے کام نے اس سے مرثیہ شراعت کر لی۔ لیکن اسکا زمانہ سے اسکندر کو اس کی موت نے ان حکمرانوں کے لئے کرنے کی مہلت نہ دی۔ اور انہی کو یہ بھی دیکھا اور مرثیہ اپنی بیوی کو یہ مہلت نہ کی کہ تا زمانہ اس کی موت کا حال چھانڈا نہ اور اس بیت المقدس کے چکر چرن کی جائے۔

ہرقاقانوس اور سنبلیوس پسران اسکندر۔ اسکندر کے مرنے کے بعد وہ انہوں نے عام طور سے اس کے لئے طرف سبیلانہ طریقہ پر کیا اور جنہوں نے ابتداً اسکا کاف کیا انہیں ایک جلسہ میں جمع کر کے پٹی دارانے سے حق کر کیا۔ اسکندر کے دربار کے تھے۔ ہونے کا نام ہرقاقانوس تھا اور چھوٹے کو سنبلیوس کہتے تھے۔ یہ دونوں اسکندر کے مرنے کے وقت چھوٹے چھوٹے تھے جب یہ پڑے ہوئے تو ہرقاقانوس کھاتے کے لئے تخت پر گیا اور سنبلیوس کو لٹری کی سپر سڈ رکھ دی گئی۔ دونوں کا انتظام سپرد کی گیا۔

ہرقاقانوس اور سنبلیوس میں اختلاف و مصالحت۔ رہائشوں نے اس کا منہ دیا اس نے تعلیم، الشان پانٹا ہوں سے شراعت کیا اور ان کو مطلع کیا اس اثناء میں رہائشوں اور قراء میں پھر کسی قدر مظاہر پیدا ہو گیا۔ یہ فتنہ ختم کرنے کی غرض سے اور سنبلیوس کی ان بیت المقدس سے روانہ ہوئی۔ لیکن اس کی موت نے اس کی مراثی کا خون نہ کرنے اس کی دھوکا کا خزانہ دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جناب ہمیں سبیلانہ کا حکم اسی کے زمانہ میں ہوا۔ اور فریضہ جب اس کے لڑکے اور سنبلیوس کو جو سپر سڈ مانا فتنہ تھا اس کے مرنے کی اطلاع ہوئی تو وہ فریضہ کو جمع کر کے ہرقاقانوس اور سنبلیوس سے ملنے کے لئے چلا اور ان کا بیت المقدس میں سپر سڈ کر لیا۔ سنبلیوس نے یہاں پر اس کے مرنے کے لئے گئے انہیں ہمارا سپر سڈ ہوئی کو لکھتے وہ سنبلیوس کا رعب و اب بڑھ گیا اور سنبلیوس پر دستور نبوت پر قائم رہے۔ اس زمانے کے آخر کو پانٹا ہی دنیا خدا پرست ہو گیا اور اس سنبلیوس کی حکومت مستقل ہو گئی۔

اطفطر ابو ہیردوس۔ کچھ عرصہ بعد ہیردوس اور سنبلیوس میں بظفر اور ہیردوس کی وجہ سے بظفر ابو ہیردوس۔ بظفر ابو ہیردوس اور ان کے مرنے کی امر انہی میں سے تو جو فریضہ کے ساتھ ہاش سے جمع ہو کر آئے تھے۔ اور انہیں رعب و اب دیر کی کا قہر دینی ماور تھا اس کے پس مال و انہاں اور ایک ساتھی تھے اسکندر نے اسے چاروں دم و انہاں شراعت کا کاجہ نمبر دیا تھا۔ یہاں پر اس کا حکم ربار ہیردوس سے اس نے اپنا کاجہ کیا۔ جس سے ہیردوس کے فیض ہیردوس فریضہ و اب دیردوس اور ایک لڑکی سوخت دینی تیرا ہوئی۔

اطفطر کی معزولی۔ جیسے کہ چیر مو اطفطر بنی اسرائیل سے نہ تھا نہ وہ الی دوم سے تو اور بنی اسرائیل کے خانہ انا میں پرورش پائی تھی۔ جب اسکندر مر گیا اور اس کی بیوی اسکندر و حکومت کرنے لگی تو اطفطر جہاں شراعت کی حکومت سے معزول کر دیا گیا۔ بظفر جہاں شراعت سے بیت المقدس چلا آئے اور وہیں سنبلیوس باہنوں تک کہ حنان حکومت نہ سنبلیوس کے ہاتھ میں آئی۔

و۔ جسے پہاڑی سے تھراؤ ہو گیا۔

کے لئے افسوسناک اور ناخوش.

شیخ (ابن سعد) نے از قبیلوں کے قبیلہ کے ساتھ ساتھ کہا کہ ایسا

طریقہ: پہلے وہاں جہاں نوجوان بچہ کسی علمیت اور افضلیہ میں داخلہ لیتا ہے اور وہاں سے فوراً وہاں کی آج

உள்ளே

[illegible]

نہایت اعلیٰ درجہ کی طرف تیار ہوا۔ وہاں یہودیوں اور برہمنوں کے درمیان اختلافات لڑائی پھڑائی ہوئی تھی۔ کہتا ہے ہر قادیانی اور

افطوری مدہلی۔ جب یہ قادیانیوں کو یہودیوں پر سبب حاصل ہوا کیا تو افطوری نے لڑنے کے لئے ہتھیار اٹھائے اور پہلے ہی جنگ میں شکست کھانے پر مدہم قادیانیوں نے ہتھیار ڈال دیے اور انہیں ہتھیاروں کو چھوڑنے سے روک دیا۔ یہودیوں نے انہیں ہتھیاروں سے روک دیا۔ یہودیوں نے انہیں ہتھیاروں سے روک دیا۔ یہودیوں نے انہیں ہتھیاروں سے روک دیا۔

پہلی قادیانی قیصر (ہندو) کیس میں برہمنوں کی طرف سے قادیانیوں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا گیا۔ اس عہد نامہ میں قادیانیوں کو یہودیوں کے برابر سمجھا گیا۔ اس عہد نامہ میں قادیانیوں کو یہودیوں کے برابر سمجھا گیا۔ اس عہد نامہ میں قادیانیوں کو یہودیوں کے برابر سمجھا گیا۔ اس عہد نامہ میں قادیانیوں کو یہودیوں کے برابر سمجھا گیا۔

قیصر کی فتوحات میں قیصر نے ہندوؤں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔ اس عہد نامہ میں قیصر نے ہندوؤں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔ اس عہد نامہ میں قیصر نے ہندوؤں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔ اس عہد نامہ میں قیصر نے ہندوؤں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔

شاہ جہاں کی عہد نامہ میں شاہ جہاں نے قادیانیوں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔ اس عہد نامہ میں شاہ جہاں نے قادیانیوں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔ اس عہد نامہ میں شاہ جہاں نے قادیانیوں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔ اس عہد نامہ میں شاہ جہاں نے قادیانیوں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔

افطوری بن ارمیہ کیساتھ قادیانیوں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا گیا۔ اس عہد نامہ میں افطوری بن ارمیہ نے قادیانیوں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔ اس عہد نامہ میں افطوری بن ارمیہ نے قادیانیوں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔ اس عہد نامہ میں افطوری بن ارمیہ نے قادیانیوں کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔

ہندوؤں اور افطوری کی جنگ میں ہندوؤں نے افطوری کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔ اس عہد نامہ میں ہندوؤں نے افطوری کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔ اس عہد نامہ میں ہندوؤں نے افطوری کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔ اس عہد نامہ میں ہندوؤں نے افطوری کے خلاف ایک عہد نامہ تیار کیا۔

[illegible]

بیرودن کی قیصر دوم سے اندراوٹلی اس کے بعد شہنشاہ نے اپنا تیک چھ سالہ راطھوں کے جماعتیت و مقدس پر
 فلسفہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ بیرودن اس حال سے مطلع ہو کر اپنے اہل دیوال و تالہ میں اپنے بھائی و سہیلے کو اس جمود کر
 قیصر شریف سے جہاں شریعت کی طرف جھکا گیا اور وہیں سے چمکا ہوا قیصر کے پاس جانے کی فرمائش مصر پہنچے۔ گھنہ و مکتہ
 مصر نے اس کی بی حرمت کی اور اسے گتھی پر سوار کر کے روس کی طرف روانہ کیا۔ بیرودن دوم پہنچے راطھوں کے امرام
 اہل فطش قبر بنے۔ بارہا میں حاضر ہوا۔ شاد فادوس کے محلے اور بیت المقدس کے اہل یابی واقعات سے اسے مطلع کیا۔ اہل فطش
 نے اپنے دامن رحمت سے اس کے آسویہ نیچے بنی شاہی پینا اور روس میں بنے محل و اختراع سے چاروں طرف پھرایا
 کے آگے آگے قیصر کہتے ہوتے۔ تھے اہل فطش قیصر نے اسے اہل شاد فادوس کیا۔ اس کے بعد اہل فطش قیصر نے ایک بار بار خاص مکتہ
 کیا اور فیوض و اس کے بعد ہوتا جانے کے بعد وہیں پر تھی فرمان میں اس کی بادشاہت کا گھنہ و مکتہ بیرودن کی بادشاہت کا بھی
 بہا دل تھا۔

انھیں نوٹ کی خوش قسمتی اس کی بعد اندھ نوٹ لنگر۔ لہذا شاہ عاویس کی طرف جرحہ اٹھا کر کے قریب پہنچی کہ یہ وہی
 بن سے علاحدہ ہو کر اور ایک نوٹ شریف کا طرف انھوں سے لڑنے کے لئے روانہ ہوا۔ انھوں نے اس کی فوج کی خبریں کر
 جیت انھوں سے لگن کہ یہاں شاہ کی طرف سے یہودی ہے۔ اسی وجہ سے وہاں کو گرفتار کرنے کے لئے یہاں قلعہ کا حصہ کر لیا۔
 اس شانہ میں یہودی نے پہنچ کر انھوں سے لڑائی چمکادی۔ یہودی نے فتح پان قلعہ کا روزانہ کھول کر کل آیا اور انھوں پر
 دھرمی طرف سے حملہ کر دیا۔ انھوں نے اس غیر متوقع حملہ کا جواب دے دیا۔ مجبور ہو کر لڑائی کے بعد ان سے پسپا ہو کر قلعہ کی
 شریف کی طرف بھاگا۔ شاہ راہ میں لنگر کا زاریہ دھرم کا نام دیا۔

بیمہ روں کا محاصرہ بیت المقدس : پیچھے رہنے والے بیت المقدس پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ انھوں نے یہ جلاوطن لشکر دوم سے سازش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ناکام رہا۔ کچھ عرصہ بعد انھوں نے یہ جلاوطن لشکر تیسری بار بھی

معلوم ہوا کہ وہ کامیابی کے ساتھ واپس آئے اور فرات عبور کر آیا ہے۔ یہودیوں میں کراہنے والے بھائی یوسف کو جیسا کہ سالار روم کے ساتھ بیت المقدس کے حصار پر چھوڑ کر اعلیٰ فوس کے استقبال کو روانہ ہوا۔

اخفقوس کی شکست : جس وقت یہودیوں نے یسوعیہ فیر طہور ہوئی کہ اس کا بھائی یوسف حصار بیت المقدس میں اعلیٰ فوس کے سپہ سالار کے ہاتھوں مارا گیا اور جیسا کہ سالار اعلیٰ فوس اور لشکر روم نے پتہ ہوا کہ وہ قتل کر دیا ہے۔ یہودیوں میں متوہش فوجیں نکلتی تھیں اور اعلیٰ فوس کی بجلی کی توانائی میں شکست دے کر یہودیوں تک سے بھاگا دیا اور بیت المقدس تک اس کا تعاقب کر گیا۔

سیما کا بیت المقدس پر قبضہ : اس سب واقعات میں جیسا کہ یہودیوں کے ہوا تھا یہ لوگ ایک مدت تک بیت المقدس کو محاصرہ کئے رہے۔ بالآخر ایک روز چھ لشکری شیر پناہی و پودار پر کندہ اس کرچہ میں نے عجیب فوجی فوجوں کے دروازہ کھول دیے اور وہیں سے اعلیٰ فوس نے شہر پر کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کر لیا۔ یہاں سے یہودیوں کے قتل و ہتھیار چاہا کر یہودیوں نے اس فعل سے یہ کہہ کر باز رکھا کہ "اگر تم میری قوم کو قتل کر ڈالو گے تو مجھے کسی پرہیزگار کے ساتھ۔" غرض سیما یہودیوں کے قتل سنہ ۷۰ء یا ۷۱ء تمام اعلیٰ فوسیت یہودیوں کو مہاجر کر دیا۔ یہودیوں کے بیت المقدس میں تھرپ کی نیت سے سونے و ایک تاج و ہتھیار بہت حد تک مال انداز کر لیا۔

جی شمرانی کا زوال : کامیابی کے بعد سپہ سالار سیما، اعلیٰ فوس کو قتل کرنے کی طرف روانہ ہوا۔ اعلیٰ فوس ان دنوں شام سے مصر آ گیا تھا۔ یہاں جی سیما اعلیٰ فوس سے مصر میں ملا۔ اس کے بعد قیام یہودیوں میں آگیا اور باجائزت اعلیٰ فوس اعلیٰ فوس کو قتل کرنے کی نیت یہودیوں پر مستحق شمران کو قتل کیا۔ اعلیٰ فوس کے مارے جانے سے جی شمرانی کی حکومت ختم ہو گئی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

باب : ۱۶

اکارت ہیروئن

اور حقیقت میں دوسری کی افواہیں منہدمی کا ستارہ ہی وقت سے اڑنا چڑھ کر چلا تھا جس وقت سے ہر کانوں پر شاہِ نادرس نے غمزدگی کے گہر کوہِ گریباختہ اور سے طبعِ قاریں کو تھکا کر کے لئے تھے تھے نورانی کے کان کا ڈانے تھے۔ وہ غریب تھے۔

کے دل کو نہت سے مجرم کو روکا جائے۔ چنانچہ یہ: نے اکیلا چھوڑا۔ یہ سزا دل کر دیا۔ لیکن یہ وقت ہے دوسری بیتِ اللہ نے کا

تھیں ان میں ہرچہ فوس کا دوسری کو نہت سے تقسیم و شرم سے عزت کی تری پر ہوا یہ ہر کانوں کی لڑکی اسٹور کے اعلیٰ کے عقد میں

اور اس کی نو ابھی سرگرمی ہی ہے وہ اس کے کان میں بھی۔

ہر قافوس کی شاہِ عرب سے ادا و طبیعت کو عمر بعد ان دونوں کو ہیر دوس کی طرف سے بد سانی پیدا ہو گئی جب رات
رات پہ خیلِ محکمہ ہو گیا کہ ہیر دوس ہر قافوس کے قتل کی فکر میں ہے تو اسکو دوسرے مرنے پر قافوس کو اس سے آگاہ کر کے بادشاہ
مغرب کے پاس پہلے جانے اور اس کے ساتھ امن میں جا کر پناہ گزینی ہونے کا مشورہ دیا۔ ہر قافوس نے اس رائے سے اتفاق
کرنے کے بعد ایک شخص کو لے کر کوشاہِ عرب کی طرف روانہ کیا۔ اس شخص نے اس ہدایت سے کہ ہر قافوس نے اس کے
بھائی کو قتل کیا تھا۔ ہر قافوس کے قتل کو ہیر دوس کے دیر وے جا کر کر دیا۔ ہیر دوس نے خط پڑھ کر دیکھ کر دیکھ کر کہا کہ تم
اس خط کو شاہِ عرب کے پاس لے جاؤ اور جو حکم وہ جواب دے اسے میرے پاس بھیج دو۔ ہیر دوس نے ہر قافوس کے حکم کی تعمیل کی۔
شاہِ عرب کا جواب اسے لا کر دے دیا۔ شاہِ عرب نے خط میں دو سوال کے روانہ کرنے کا حکم دیا تھا تو انہو مقام پر نام بھیجتا
کر دیتا تھا۔

بنی ہشمنائی کا آخری پتہ چھوڑا: ہیرداس نے شاہ عرب نے آرمینیا کو اپنے شاہزادے کے ذریعہ سے کرنا کر لیا اور یہ وہ
کے ستر شیروں کو ایک جگہ پر جمع کر کے ہر جانور کو طلب کیا اور اس کے دو پر اس کا لفظ اور شاہ عرب کا جواب پڑھا اور
اٹھایا۔ ہر جانور سے اس کا جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس پر جرم ثابت ہو جائے۔ جس کی پارٹی میں ہیرداس نے ہر جانور کو اس
وقت مار ڈالا جب کہ وہ اپنی عمر کے اسی مرحلے پر پہنچا تھا اور اس کی حکومت نو چالیس سال کر رہ چکے تھے۔ کئی لوگ بنی
ہشمنائی کا آخری بادشاہ تھا۔

اسکندر ابن ارسطو اسکندر ابن ارسطو کا ایک ڈاکٹر تھیں اور خوبصورت اہل ماں اسکندر بن

میں تا جاتی پیدا ہوئی۔ باہم نیکو و شہادت کے دروازے کھل گئے۔

انٹلیٹکس اور اسٹشٹس میں کشیدگی: انہی کریمن کہتا ہے کہ اس کے بعد انٹلیٹکس نے اوٹھٹس قبر سے بدعبدی کی۔ اس وجہ سے کہ انٹلیٹکس نے ٹکٹروے کے علاقہ کے صحر پر قبضہ کر لیا اور چونکہ یہ عورت ماحرہ تھی اس نے نہ تو صحر انٹلیٹکس کو لٹ بٹا دیا اور نہ آئی وید اور ان کے ملک لینے پر آمادہ کیا۔ جو دوم کے مٹی اور باجی کو لڑنے والے میں پیروں کی جیٹھا لکھیں۔ انٹلیٹکس پیروں کے خلاف اوٹھٹس قبر کے خوف سے کوئی کارروائی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اوٹھٹس قبر پیروں کی بے حد عزت کرتا تھا۔

بیرودس کے خلاف سازش جبکہ عرصہ بعد اٹلیا فرانس نے بیرودس کو فطش قصر کے خلاف اہما کر عہد شکنی پر آمادہ کر دیا اور اسے طلبہ کے عرب سے لڑنے کو بھیج دیا اور اس کے ہمراہ امتیاز بن سپہ سالار نلو بطرہ کو روانہ کیا، اور اسے یہ ہدایت کر دی کہ میدان جنگ سے جس وقت تیزی کے ساتھ ہٹ رہی ہو۔ بیرودس کو توجہ میدانی جنگ میں چھوڑ کر پیادہ فوج کو توجہ نہیروں کو اس کے خلاف آمادہ فطش اور اگر یہ بھی ہمت کرنا ہوگا تو اس پر شکست کا حال۔ ہم قائم کر کے تجھے حکومت سے طہرہ کر دیا جائے گا۔ پتا چڑھ گیا کہ سپہ سالار نے ایسا کیا تھا مگر بیرودس نے ایک خط اور خون ریز لڑائی کے بعد کامیاب ہر کر بیعت انندس کی طرف واپس ہوا۔ اس کا حال ہی سے اطراف و برائے کے سرحد کی بادشاہوں نے مصالحت کر لی مگر عرب نے اپنے عہد قبول نہ کیا۔ جبکہ عرصہ بعد بیرودس پھر عرب سے لڑنے کے لئے تیار ہوا اور اس پر پراگندہ فوج مقرر کر کے واپس آیا۔

اطہیانوس کا قتل : اطمہیانوس میں جن دلوں میں یہ دوسری سواری سے مارنے کے لئے روانہ کیا تھا انہیں دلوں خود رو دھکے لگا جانے لگا گیا تھا اور قہر سے لڑائی چھیڑ دی تھی۔ بالآخر کجلی لڑائی میں اطمہیانوس نے قہر سے رو کر قمار کے ارڈے مارے اور اس کے بعد مصر کی طرف بڑھا۔

بیمہ و دس کی قیصر سے حضرت خواجہ - بیمہ و دس اس کی چشہ قہری سے سخت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ یہ اعلیٰ انوس کا مصلح تھا مگر اس کے باوجود وہ شفقت قیصر کی ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے پہلے اپنی مایاں اور بچن کو قلعہ شہادت میں اپنے بھائی کے پاس اور وہی بی بی پریم اور اس کی ماں استغدرہ زہرا کے استغدرہ میں اپنے بھائی یوسف کے پاس بھیج دیا اور اہل صور میں رہے۔ ایک شخص کو جس کا نام ہوا تھا بی بی بی کے ہوا کر دیا اور یہ کہ دیا کہ اگر قیصر مجھے لے کر لے لے تو تم میری بیوی اور ماسا کو قتل کرنے میں تاخیر نہ کرنا اس کے بعد کچھ تھکے اور یہ اہل لے کر قیصر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ افسوس! اس سے اعلیٰ انوس کا ساتھ دینے کی وجہ سے کشیدہ خاطر تھا چنانچہ جب یہ قہری اور بار میں حاضر ہوا تو قیصر اسے توڑنگا ہوں سے دیکھ کر قیصر میں آمین اور لپک کر اس کے سر سے تاج اتار لیا مگر یہ بی بی نے کہا کہ قیصر میں اعلیٰ انوس کا مصلح و مصلح آپ کی عداوت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ عرب کی کڑائی کی وجہ سے میں نے اس سے مراسم پیدا کر لئے تھے۔ اٹھ کر آپ یہ اتان اتار لیں گے تو کوئی شخص مجھے مفر فرما نہیں کر سکتا اگر مجھے یہ حال نہ سمجھی مگر قومی مشہور ہوں گا۔

کھڑو (قلو نظرو) کا قتل قیصر اس تقریر سے خوش ہو گیا اور اسے نہایت عزت سے مہم مصر پر اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر

حب چاہیے۔

بیرودن کے خلاف عوام میں نا اہستگی اس کے بعد اس میں بھی بے باکی آگئی وہاں خود ہی سے شہر کرنے لگا۔ بیت المقدس کی شہرہ آفاق گزرتی اور ایک مکان بنوا کر اس میں لکھتے تھے کہ عسائی جانور، چھوڑ دینے کی بجائے اس جانور کو مارنے کے لئے اس کی پھونک دینے چاہئے۔ جو اس لکھنے کو اس کا یہ فعل: کو اڑا کر مارا۔ اہل دولت نے اس کی کھجی کی گزرتی تھیں، ان کا سر ہے۔ یہ اس چنگی لوگوں کے حالات معلوم کرنا اور ان کا عقول اور دھنا تھا کہ جو سے اس کی قیمت علم انسان کی فہم دور میں ۱۰ پندرہ لاکھ تھی۔ اس کے بعد حکومت میں یہودیوں سے دہائیوں کا بہت بڑا اور دور دورہ تھا، وہ گروہ، عباد، معارف پر پیدا ہوئی جس کے کاموں میں بنی تھا اور ان کی مناسبت نامی پیشوائی کر رہا تھا جس نے اس نے زمین میں بنی حکومت و سلطنت کی پیش گوئی کی تھی اور اس کی قوم کے تین حصے، عسائی، بنی و بنی، بنی اسرائیل، بنی۔

بیت المقدس میں قبضہ اتفاق وقت سے جب بیرودن کے زمانہ حکومت میں غلبہ یہودیوں پر ہو، بعض اہل زہد و عابد، معتزلہ، نہ ہونے کی وجہ سے ان کو اس سے الگ کر دیا۔ ان کے لئے کے ذریعہ کھول دینا، اور در طرف وجہ اس میں بند بھیل دیا۔ قیصر نے بھی قبضہ کا حکم دیا بنی کو مصر اور روم کے اہل فتنہ سے بیت المقدس کی طرف غلبہ دینے کی ہدایت کر دی اور یہ اور یہ کتب خانے جاری ہوئے۔ بیت المقدس بھیجے گا۔ یہودیوں کو اس سے بہت نفرت تھی اور اس نے قیام کو نہایت "قول" نہاد اور بددست کیا۔ ہندو، عیسائی، یہودی اور عجمی اس کا کھینا، فقرا، عجمی، عجمی کے لیے روزانہ عشاء بیچنا شروع کیا۔ اپنی قوم کو ۱۰۰۰۰۰ اور سے بڑے بچانے بڑا اور دھول کو یہ دیکھنا، بڑا تھا۔ یہیں تک کہ قیام کا بل قیام ہو گیا اور تمام عالم میں اس کا ذکر پل پل سے ہوتا رہا۔

بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر عیسائیوں کا یہ کہ جب اس کی حکومت مستحکم ہوئی اور اس کے غلبہ کو لوگوں نے تسلیم کر لیا تو اس نے بیت المقدس کو اس اہمیت و عظمت پر ڈالنے کا ارادہ کیا اس صورت پر سلیمان بن داؤد نے بنوائے تھا۔ یہ عسائی وقت پر اب کو شہر کی اجازت سے بیت المقدس واپس آئے تھے تو بیت المقدس بنانے کے لئے ایک عہدہ ارجین کر دی تھی جو کہ سلیمان علیہ السلام کی ۱۱۰۰ تک نہ گئی تھی۔ بیرودن نے تعمیر کرانے کے پہلے حالات و اسباب درستہ بھی کو پوچھ کر اس کی مدت میں بنایا گیا اور ایک بڑا مکان جو بیت المقدس شریف کے برابر بنا کر اس میں شہر بنائے۔ اس کے بعد اس کے بعد اس نے بیت المقدس کو مسجد پر کر کے مناب سلیمان علیہ السلام کی تعمیر کے ذریعہ آٹھ چوک کے عہدہ میں از سر نو بنوایا اور بعض مقامات پر جیسا کہ اس کے دہانے پر ایک قد، اضافہ بھی کیا۔ جب بیت المقدس میں قیام ہو گیا تو اس نے قریب پانچ سو اہل بیت اور عسائی فقرا، عسائی، عجمی، عجمی کو کھانا دیا۔ یہ زمانہ جس کی حکومت کے بعد عیسائیوں میں قیام کیا جاتا ہے۔

اسکندر اور اورسٹیلوس کی بیرودن میں نا اہستگی۔ ان کے یونان بھگتا ہے کہ اس کے بعد اہل تعالیٰ نے بیرودن کو اس کی اولاد کے لئے میں جلائی اس طریق پر کہ سرزمین بیت المقدس کے وطن سے اس کے دھڑکے تھے ایک کامیاب نامہ راہ اور اس کا ایک چھوٹا حصہ تھا۔ یہ دونوں بھائی اپنی ماں کے قتل کے وقت روم میں رہتے تھے زبان بیکر رہے تھے۔ جب یہ دونوں روم

سے وابستہ تھے اور اعلیٰ مال کے دارے جانے کا حال سنا تو انہیں اپنے باپ ہیرودیس سے کہنے پید ہو گیا۔ ہیرودیس کا لڑکا ایک اور بھی تھا جس کا نام ڈیڈاٹھ تھا اس کو وہی کی ماں اور کس نے حرم کی وجہ سے ایک دوسرے شہر میں پھیرا رکھا تھا۔ جب مرثیہ نقل کر دی گئی اور اس کی ہیرودیس کی آنکھوں میں یہ درد پیدا ہوئی تو اس کا لڑکا ڈیڈاٹھ نے مرثیہ لایا۔ ہیرودیس نے اسے اپنا بیٹا مہد بتایا۔ اس نے سہلا اپنے دونوں بھائی سے آدھ وقت اور عوام برابر جاری رکھے اس خیال سے کہ یہ دونوں اپنے باپ کے نقل کرنے کی فکر میں تھے۔

اسکندر اور ہیرودیس میں مصالحت۔ کہتے ہیں ہیرودیس ابن زولن سے راضی ہو کر اوش قیصر کی طرف چلا اور اس کے ہمراہ اس کا لڑکا اسکندر بھی تھا۔ زولن نے اوش قیصر سے ایک دوسرے کی شکایت کی مگر اس نے باہم صلح کرادی۔ اس وجہ سے ہیرودیس قیصر کے ساتھ رہا اور اسے اپنے تینوں لڑکوں پر تقسیم کر دیا اور ان کو عام آدمیوں کی صحبت کی اور ان سے پیش چل کر رکھنے کا عہد کیا اس خوف سے کہ ان کے باپ بھی ملکہ اچھا سے کوئی بات نہ پیدا ہو۔

انطیگر کی ریشہ دوانی۔ انطیگر اس سے زیادہ بڑا تھا۔ اپنے دونوں بھائیوں سے گھر پر اور دور پر۔ ابن کے مخالف تھے۔ دانی تھے۔ اب اس معاملہ میں اس کا چچا تھوڑا اور اس کی بھوئی سلطنت بھی شریک تھی اور اس کے باپ سے اس کے دونوں بھائیوں کی اس قدر شکایت کی کہ اس نے انہیں آڈا کر دیا۔

تہ واد اور سلطنت کی سازش کا انکشاف۔ جب اس خبر کی اطلاع ارسلان بادشاہ کو پہنچی جس کی لڑکی اسکندر کے عقد میں تھی تو وہ ہیرودیس کے پاس آیا اور اس کو اس کے بھائی تہ واد اور ابن سلطنت کی سازش سے مطلع کیا۔ ہیرودیس پر جب یہ واقعات ظاہر ہوئے تو وہ اپنے بھائی سے ناراض اور اپنے دونوں لڑکوں اسکندر اور اسٹیبلوس سے راضی ہو گیا اور سادش کا شکر پادشاہ کو اس کے بعد ارسلان اپنے شہر کو واپس آیا۔

اسکندر اور اسٹیبلوس کا قتل۔ انٹین انطیگر اپنی کوششوں اور پردہ ان کی مخالفت میں مصروف رہا اور یہ اپنے باپ کو ان کی طرف سے برا بھلا کہتا رہا۔ یہاں تک کہ ہیرودیس نے دوبارہ اسکندر اور اسٹیبلوس سے ناراض ہو کر انہیں قید کر دیا۔ انطیگر اپنے ہمراہ رہ چکا تھا۔ اراکین دولت کو انطیگر کا یہ فعل ناگوار گزرا۔ انطیگر نے ان کی بھی شکایت اپنے باپ ہیرودیس سے کر دی۔ یہ ثابت کر دیا کہ ان مجلس اراکین دولت نے اسکندر کی سازش کے ذریعہ تمام سے حیرت موت کی ٹھہر کی ہے اور اس کے عوض اسے بہت سامان و اسباب دینے کے لئے لکھا ہے۔ ہیرودیس نے اراکین دولت کو ہیرودیس کے خاندان والوں اور تمام لوگوں کو اس کے بعد اپنے دونوں لڑکوں اسکندر اور اسٹیبلوس کو قید کر کے معطل پر چھوڑ دے گا۔

اسکندر اور اسٹیبلوس کی اولاد سے حسن سلوک۔ اسکندر کے والد کے ارسلان کے بطن سے نئے ایک کا نام کوچن اور دوسرے کا نام اسکندر تھا۔ اور اسٹیبلوس کے تین لڑکے اعرباس ہیرودیس اسٹرڈیس تھے۔ ہیرودیس اپنے لڑکوں کے نقل کے بعد بہت جیشان و اولاد ان کی اولاد پر مد سے زیادہ مہربان ہوا۔ دہان ابن اسکندر کا مقدار اپنے بھائی تہ واد کی لڑکی سے اسٹیبلوس کی لڑکی کا عقد انطیگر کے لڑکے سے کر دیا اور اپنے بھائی تہ واد اور لڑکے انطیگر کو ان کی نکاح اور ان کے ساتھ

رومی سپہ سالار اور عازر کی جنگ چنانچہ یہ سالار مدح نامی پنجابی ماسل کو۔ نے کے بعد بڑی بڑی طرفوں سے اسی نام میں دوسرا فریق ان اسی مضمون کا دورہ کر دیا۔ کہ ارمین سے ارمین کر کے ارمین کے سربراہ قدس شریف کی جانب روانہ ہوا۔ اچانک شہر میں ہرگز ران کو یہاں گونا گونا گویا یہاں تک کہ وہ عازر سے مل گیا۔ عازر نے پہلی بڑائی میں ہاکشی ہوئی اسی وجہ سے وہ شکست اٹھا کر قدس شریف چلا آیا اور سپہ سالار درام باد کی عطا ائی قیاد یہ یہیں اٹھ دیں گے اور پھر یہ ہے پھر عازر نے یہودیوں کو جمع کر کے ان پر حملہ کیا۔ کیونکہ وہ ارمین سے پہلے بھاگے کہ انہوں نے قیصر کے پاس پہنچ کر کہہ دیا۔

قیصر کا بلاؤ یہودیوں کی تاریخی کا قصہ اتفاق سے اسی وقت اس سپہ سالار اعظم اسدیا لوک نامی بلاؤ مغرب سے اٹھ کر قح کر کے آیا تھا۔ قیصر نے اسے بلاؤ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا اور اسے یہودیوں کو غیبت نامی کرنے اور ان کے قتل کرنے کے لئے روانہ کر دیا۔ وہاں وہیں اور اسی کا لاکھ طبعش اور ارمین بادشاہ یہودوں سے روانہ ہوئے اور انہیں پہنچ کر اپنے لشکر کی ترتیب میں مصروف ہو گئے۔

یہودیوں کی وقاحتیں اور نالی یہودیوں کی آمد کی خبر میں کرتا رہا جو مجھے اور میں کو وہ تین غریب تھیں گئے۔ ان کے ہرگز وہ ایک مرتبہ ساتھ ایک کا سفر۔ مانی کا بن کا قسم و شش اور اس کے اطراف میں وہاں اور اس کا لاکھ عازر کا میں بلاؤ رام میں رہا۔ یہ وہ سب ان کی کہیں کا نہیں بلکہ یہ وہ بنی اسرائیل اور اس کے اطراف میں تھیں کیا گیا۔ ان کے خدا اور بلاؤ وہ وہ مصر تک باقی رہے ان کی حفاظت کے لئے کاہن کو مقرر کر دیا۔ ہر ایک کا بن نے اپنے اپنے قلعوں کی تفصیل درست کر کے لشکر میں کہئے۔

یوسف بن کر یون کی کارگزاری یہ سالار مدح نامی اس کا کیر سے نکل کر بلاؤ میں کی طرف بڑھا اور اس طرف سے یوسف بن کر یون نے طبع سے لگی کہ اس کا حال کیا ہے۔ اسی طرح نے اس کی خبر دے دی کہ اس مدح کی حکمت قبول کر لی۔ یوسف بن کر یون کا سخت برہم ہوا اور وہی کے میدان سے طبع کی جانب چلا جس قدر وہ یہودیوں کو بلاؤ قتل کر دیا اور اسی خبر سے وہ کہہ رہی تھیں۔ یوسف بن کر یون کے بعد اہل بیت انجین سے بھی کیا حرکت سرزد ہوئی اور اس کی خبر یوسف کو ہو گئی۔ یوسف نے ان کے ساتھ ہی وہی برتاؤ کیا جو اہل بیت نے ساتھ کیے تھے۔ پھر مسدود اس چالیس ہزار دوسوں کو لے کر حکام سے یوسف بن کر یون سے ملا۔ کہ لے چلا۔ ارمین بادشاہ یہود اور درام۔ کہ اس تمام ارمین نامی کے ہر او۔ تھے کیونکہ درام نہ وہ وہاں اس سے یہودیوں کے دوستوں میں تھے۔ یہ وہی اصحاب اس سے دوست میں کہ یون پہنچ کر پہنچا گیا۔ پہلے وہی یہودیوں میں اس کے پاس اکٹھے گئے۔ پھر وہی صلیب کا نشان لگا دیا۔ یوسف بن کر یون نے اہل بیت کے حضور پر اس کی درخواست کی مقبولیت کو موقوف رکھا۔

یوسف بن کر یون کی گرفتاری و حاکم بنی اس زمانہ میں اسدیا لوک کا ایک قاری مدح بنی اور اسے اپنی کامیابی کا یقین دہانہ کیا اور وہ بلاؤ کے باہر سے لائی تھی۔ جب یوسف بن کر یون کے چاہیوں کی تعداد کم ہو گئی مجبوراً کہ یوسف نے قلعہ کا دروازہ بند کر دیا۔ یہاں وہی بنک پائی نہ ملا خرابی مرا ایک قلعہ جماعت کے ساتھ یوسف قلعہ سے نکلے وہاں سے

[illegible][illegible][illegible]

محمود علی کا یہودیوں سے بارہوا سسٹوک میں کریوں کہتا ہے۔ یہودیوں کے زمانہ میں یہودیوں میں شیعہ مہمیں تھی ایک شخص نے بھی پانچ سو روپے کے نقد پر قبضہ حاصل کیا تھا۔ اس کے پاس چار سو پانچ سو روپے کے آوارہ روپے ہیں ہزاروں کے قریب تھے یہ سنے۔ اگر یہ سنے ایک انگلستان میں سونے کے تھے یہ سنے، روپے کے تھے اگر کوئی پانچ سو روپے کا وقت نہ لیا۔

نے تہرا اس خبر پر اور پانچ پچھڑا، اور پتی پتی ہمارے کتاب میں تھے۔

طیطیوش کا بیت المقدس پر دوسرا حملہ : عیسیٰ نے اس دورہ کو لایا۔ اس صومریوں اور شہر پناہ کے ایک رہنے والے کو توڑ کر اس پر قبضہ کر لیا۔ لیکن یہودیوں نے اس کی ایذا کی کا بازار بے حد بڑھ گیا۔ طیطیوش نے اپنے تہذیب و تمدن کی تہذیب کو نشانہ بنایا۔ اس نے اس کے لئے ایک عمارت بنوائی جسے وہ "مقدس گھر" کہتا تھا۔ اس نے اس کے لئے ایک عمارت بنوائی جسے وہ "مقدس گھر" کہتا تھا۔ اس نے اس کے لئے ایک عمارت بنوائی جسے وہ "مقدس گھر" کہتا تھا۔

[illegible][illegible]

مقصود یہ ہے کہ اگر حالت اس امر و انہیائی حالت پر نہ تھی کہ مشرودہ جو کہ کسی حدت سے مرعہ اور
 پانچوں کی تہہ لیں اور نہ ان کی کہ ہے اور نہ وہاں نہ لے اس پر بھی نہ ہو۔ بیرون کی خواہش فقر کی ہوتی تو بیرون سے
 دور نہ مکتوبہ میں تو تھا۔ شہر کی مکتوبہ میں رہا نہ تھا۔ شہر کی صورت نے اپنے لئے کو حالہ خواہش اس کی اطلاع دی۔
 تو یہی تو ان کی حالت پر تھا کہ وہ بیرون میں شہر کی صورت نے دی۔ انہی حالت کا یہ تھا کہ وہ شہر کی صورت
 شہر کی حالت پر تھا۔ ان میں سے انہی حالت پر تھا کہ وہ بیرون میں شہر کی صورت نے دی۔ انہی حالت کا یہ تھا کہ وہ شہر کی صورت
 وہ بیرون میں شہر کی صورت پر تھا کہ وہ بیرون میں شہر کی صورت نے دی۔ انہی حالت کا یہ تھا کہ وہ شہر کی صورت

ایلیوشن کا بہت اہم درس ہے کہ سید شہزاد کی طرح بول تو اس نے اپنے سپہ سالار کو اپنا دشمن قرار دے کر اپنے
 دشمن کو اپنے لئے خطرہ قرار دیا۔ یہاں تو جو تو کہہ رہا تھا کہ اس کا دشمن نہ ہے اس نے شہزادہ کو اپنے دشمن
 قرار دیا۔ اس میں بڑا سبق ہے کہ کسی طرف سے کوئی خطرہ ہو یا نہ ہو اسے خطرہ قرار دینا اور اسے

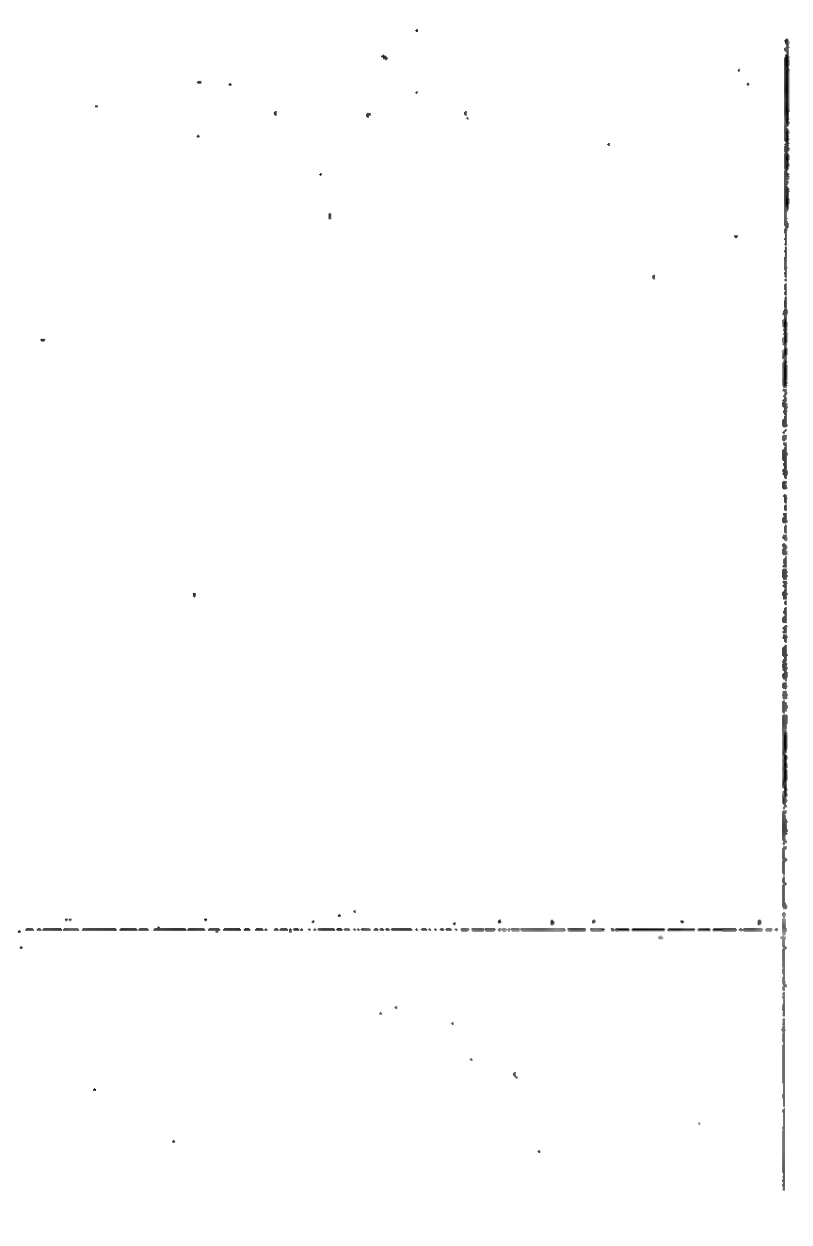
شجرہ ملوک بنی حشمتی

یہ ملک حشمتی کا سرحدت اعلیٰ اور
نسل اردن حیدر السلام سے تھا

شجرہ ملوک بنی ہمدوس

یہ ملک بنی ہمدوس کا سرحدت اعلیٰ اور سرحدت اعلیٰ
و غیر بنی ہمدوس حشمتی پر تھا یعنی ہمدوس





فہرست

باب ۱۷

حضرت شیخ علیہ السلام

حضرت شیخ کا نسب

حضرت شیخ کی ولادت و سفر و قریب

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کا نسب ان کا تعلق

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

حضرت شیخ کی ولادت

۱۵۹	سلاور کا کرب و محنت	۱۵۹	فوج کی شہر پر فوج کی
۱۶۰	ہیرام کی جوت	۱۶۰	نیکو کی جوت
۱۶۱	ہیرام کی جوت	۱۶۱	ہیرام کی جوت
۱۶۲	ہیرام کی جوت	۱۶۲	ہیرام کی جوت
۱۶۳	ہیرام کی جوت	۱۶۳	ہیرام کی جوت
۱۶۴	ہیرام کی جوت	۱۶۴	ہیرام کی جوت
۱۶۵	ہیرام کی جوت	۱۶۵	ہیرام کی جوت
۱۶۶	ہیرام کی جوت	۱۶۶	ہیرام کی جوت
۱۶۷	ہیرام کی جوت	۱۶۷	ہیرام کی جوت
۱۶۸	ہیرام کی جوت	۱۶۸	ہیرام کی جوت
۱۶۹	ہیرام کی جوت	۱۶۹	ہیرام کی جوت
۱۷۰	ہیرام کی جوت	۱۷۰	ہیرام کی جوت
۱۷۱	ہیرام کی جوت	۱۷۱	ہیرام کی جوت
۱۷۲	ہیرام کی جوت	۱۷۲	ہیرام کی جوت
۱۷۳	ہیرام کی جوت	۱۷۳	ہیرام کی جوت
۱۷۴	ہیرام کی جوت	۱۷۴	ہیرام کی جوت
۱۷۵	ہیرام کی جوت	۱۷۵	ہیرام کی جوت
۱۷۶	ہیرام کی جوت	۱۷۶	ہیرام کی جوت
۱۷۷	ہیرام کی جوت	۱۷۷	ہیرام کی جوت
۱۷۸	ہیرام کی جوت	۱۷۸	ہیرام کی جوت
۱۷۹	ہیرام کی جوت	۱۷۹	ہیرام کی جوت
۱۸۰	ہیرام کی جوت	۱۸۰	ہیرام کی جوت
۱۸۱	ہیرام کی جوت	۱۸۱	ہیرام کی جوت
۱۸۲	ہیرام کی جوت	۱۸۲	ہیرام کی جوت
۱۸۳	ہیرام کی جوت	۱۸۳	ہیرام کی جوت
۱۸۴	ہیرام کی جوت	۱۸۴	ہیرام کی جوت
۱۸۵	ہیرام کی جوت	۱۸۵	ہیرام کی جوت
۱۸۶	ہیرام کی جوت	۱۸۶	ہیرام کی جوت
۱۸۷	ہیرام کی جوت	۱۸۷	ہیرام کی جوت
۱۸۸	ہیرام کی جوت	۱۸۸	ہیرام کی جوت
۱۸۹	ہیرام کی جوت	۱۸۹	ہیرام کی جوت
۱۹۰	ہیرام کی جوت	۱۹۰	ہیرام کی جوت
۱۹۱	ہیرام کی جوت	۱۹۱	ہیرام کی جوت
۱۹۲	ہیرام کی جوت	۱۹۲	ہیرام کی جوت
۱۹۳	ہیرام کی جوت	۱۹۳	ہیرام کی جوت
۱۹۴	ہیرام کی جوت	۱۹۴	ہیرام کی جوت
۱۹۵	ہیرام کی جوت	۱۹۵	ہیرام کی جوت
۱۹۶	ہیرام کی جوت	۱۹۶	ہیرام کی جوت
۱۹۷	ہیرام کی جوت	۱۹۷	ہیرام کی جوت
۱۹۸	ہیرام کی جوت	۱۹۸	ہیرام کی جوت
۱۹۹	ہیرام کی جوت	۱۹۹	ہیرام کی جوت
۲۰۰	ہیرام کی جوت	۲۰۰	ہیرام کی جوت

[illegible]

۱۸۳	روٹی اور انش سے ہا نہیں روہ میں بڑے کھانے کی	۱۸۳	نہا پر اور عورت کی زلف کی یہ ساجہ اور کی تھپتی
۱۸۴	اگر وہ بڑے کھانے کے بارے میں بھری، اہمیت انہیں اور بڑے کھانے کی اہمیت	۱۸۴	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۸۵	فصلیہ حکومت کا نام لڑکے کی روایت	۱۸۵	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۸۶	قیصر کا لقب نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۸۶	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۸۷	قیصر کا لقب نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۸۷	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۸۸	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۸۸	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۸۹	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۸۹	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۹۰	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۹۰	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۹۱	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۹۱	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۹۲	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۹۲	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۹۳	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۹۳	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۹۴	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۹۴	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۹۵	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۹۵	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۹۶	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۹۶	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۹۷	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۹۷	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۹۸	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۹۸	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۱۹۹	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۱۹۹	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت
۲۰۰	نہا پر اور عورت کی زلف کی نہا پر اور عورت کی زلف کی	۲۰۰	یہ بڑے کھانے کی اہمیت یہ بڑے کھانے کی اہمیت

۳۰۸	۳۶۰	امیرِ اہل قیس کا قاتل کندہ اہلِ ہوک	غیرِ ہندو
		بنوِ ہلہ	یہودی کی قباہی کی شہرِ شہ آد
	۳۶۱	ہوک خدین شام	ہاکہ بنِ گلان کی بوجہ سے نہروٹلی
		سمیع بن شہنشاہ	یہودیوں کو قتل
۳۱۹		نوروز بن ہاک	رومانوں سے ہندو کا تہ
		مسیحی کی رہا بھ	اموی خدین
		سینج	قبطی اوس
	۳۷۲	کرپ بنِ یوکلان کی حکومت	قیس بنِ مرثد
۳۷۰		حصہ بن	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاکندہ	یہودی شہر کی بنامدی
		شہنشاہِ رومیہ و ہاک و ہاک	یہودی شہر کی بنامدی
		حرشہ بن شہ	یہودی شہر کی بنامدی
۳۷۱	۳۶۲	رے بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۷۲		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۷۳		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۷۴	۳۶۳	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۷۵	۳۶۴	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۷۶	۳۶۵	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۷۷	۳۶۶	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۷۸	۳۶۷	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۷۹	۳۶۸	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۸۰	۳۶۹	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۸۱	۳۷۰	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۸۲	۳۷۱	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۸۳	۳۷۲	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۸۴	۳۷۳	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۸۵	۳۷۴	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۸۶	۳۷۵	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۸۷	۳۷۶	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۸۸	۳۷۷	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۸۹	۳۷۸	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۹۰	۳۷۹	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۹۱	۳۸۰	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۹۲	۳۸۱	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۹۳	۳۸۲	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۹۴	۳۸۳	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۹۵	۳۸۴	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۹۶	۳۸۵	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۹۷	۳۸۶	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۹۸	۳۸۷	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۳۹۹	۳۸۸	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
۴۰۰	۳۸۹	ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی
		ہاک بنِ کر حرقی	یہودی شہر کی بنامدی

[illegible]

پہنٹ کر مسجد لاٹھی اور عباد کو دے دیا۔ کانپوں نے مریم کے بچے میں خشکاف کیا اور یہ کہا کہ بیت المقدس کی عبادت عورت نہیں کر سکتی۔ جب زکریا نے انہیں جواب دہی دے کر دکا اسی کے بعد ان کی خدمت اور پرورش میں جگہ شریع ہو ا جس کا فیصلہ قرآن نے ذرا بعد کیا گیا۔ قرآن میں حضرت زکریا کا نام لکھا انہوں نے مریم کی بیٹی کی اور انہیں مسجد کے ایک گوشہ میں ٹھہرایا جس میں صابے زکریا کے اور کوئی نہیں جاسکتا تھا۔ مریم مسجد میں ہی تعلیم پڑھ کر آئی عبادت میں مصروف ہو گئیں اور اس قدر عبادت میں مستغرق ہوئیں کہ لوگ تسمیاء ان کا ذکر کرنے لگے۔ انشا عبادت میں مریم پر عجائبات اور کرامت بھی ظاہر نہ نے جن کا ذکر کلام پاک میں ملتا ہے۔

حضرت یحییٰ کی پیدائش: ایسا روز بد ذکر کیا جائے تھیں انوں میں ابلی فیض ہو گئے تھے اور کوئی لاکھ نہیں ہو تھا۔ زکریا نے جناب ہادی میں لڑکے کے ہونے کی دعا کی۔ در یہ گزارش کی کہ "دولہ کا ایسا ہو جو میرا اور اولیٰ محبوب کا وارث ہو۔" نیکے یعنی نبی ہو۔" اللہ جل شانہ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ چنانچہ یحییٰ پیدا ہوئے۔ جناب موصوف زمانہ حکومت یروشلم میں پیدا ہوئے۔ یحییٰ و یحییٰ بن علی اور شہرہ ان کی خوراک تھی۔ اہل بیت کے ہاتھوں کا آپ کچرا پیٹتے تھے اور چھتہ بگڑتے ہوئے تھا۔ یروشلم میں بیت المقدس۔ گمے کا بیٹوں کا آپ کو مرنا مقرر کیا۔

حضرت یحییٰ کی شہادت: اس کے بعد اللہ جل شانہ نے زکریا نے نبوت مرحمت فرمائی آپ کے زمانہ میں یہودیہ قدس شریف میں مصنفین میں یروشلم حکومت کو رہا تھا۔ جو اپنے باپ ہیرا دیں کے نام سے مشہور اور معروف تھا۔ یہ نبوت شریع اور فاضل تھا۔ اس نے اپنی عبادت کو گھر میں ڈال لیا اور اسے اپنی بی بی جالیا۔ حالانکہ اس کے بچہ و بی بی صاحب اولاد بھی نہ تھے۔ یہ امر یہودیوں کی شریعت میں جائز نہ تھا۔ اس وجہ سے علماء یہود اور کانپوں نے جن میں یحییٰ بھی تھے۔ اس کے اس قتل سے منع ہو کر اور فرستے ظالم بنی۔ ہیرا دیں نے ان سب کو قتل کر دیا۔

حضرت زکریا کے متعلق مختلف روایات: ان کے علاوہ لوگوں نے یحییٰ کے قتل کے اور بہت سے اسباب ظاہر کئے ہیں لیکن زیادہ صحیح یہی معلوم ہوتا ہے۔ علماء تاریخ کا اس میں اختلاف ہے کہ وقت شہادت بھی ذکر یا زعمہ تھے یا نہیں۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ جب یحییٰ لڑکے کے قتل ہوئے تو یحییٰ کے قتل کے بعد زکریا کو شریعہ شریع کیا۔ لیکن آپ جانے کے خوف سے بھاگ کر ایک بارش میں پھنپے اور ایک درخت میں چھپ گئے لیکن چادر کا ایک گوشہ باہر رہ گیا۔ جس سے لوگوں کو وہیں حال سے آگاہ ہوئی۔ یہاں سے آئے۔ اس اہل بیت کو قتل کرنے کے بعد زکریا اور انہوں کا یہ بیان ہے کہ کہ شریع شہادت یحییٰ سے قتل انتہا فرما چکے تھے اور جو درخت میں چھپے تھے اور چھپیں یروشلم کے دور تھا۔ وہ ضعیف نبی ہیں اور ان کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ علماء نے ان کے کہنے میں بھی اختلاف کیا ہے۔ کوئی کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں دفن کئے گئے اور کسی کہتے ہیں کہ وہ عیدہ بند سعید ابن مسیب بیان کرتا ہے کہ بہت عرصہ دشن سے آیا اور اس نے یحییٰ بن زکریا کے خون کو جو شریع زنا یا یا تو اس نے اس خون پر ستر چڑا دیا جس کو قتل کیا جس سے اس خون کا جوش دگ گیا لیکن یہ روایت نہایت مشکوک معلوم ہوتی ہے کیونکہ یحییٰ اور مسیح علیہما السلام ایک ہی زمانہ میں تھے اور یہ اس پر اتفاق ثابت ہو چکا۔

۱۔ یحییٰ اور وہاں بھی کہتے ہیں یہاں نہ تھے۔ یحییٰ کے قتل کے بعد یروشلم کے قتل کے بعد یروشلم کی شہادت میں باطل کی شہادت نہ تھی۔ یحییٰ بن زکریا کے خون کو جو شریع زنا یا یا تو اس نے اس خون پر ستر چڑا دیا جس کو قتل کیا جس سے اس خون کا جوش دگ گیا لیکن یہ روایت نہایت مشکوک معلوم ہوتی ہے کیونکہ یحییٰ اور مسیح علیہما السلام ایک ہی زمانہ میں تھے اور یہ اس پر اتفاق ثابت ہو چکا۔

نہ طور پر جس بطریق کے عقیدہ کی مخالفت تسلیم ہو جس کے امر عقیدہ کی فرائض بطریق مستند یہ لوگوں میں نے
 وہیں بطریق راہ درجہ خاطر بنی نظر کیا اور یہاں اسقف پر ظلم کوئی نہ بھانسا سب نے قطعاً توڑ کر تھوڑے دنوں میں
 امر اسطریقہ اور بائبل کے واسطے معقول کیا چنانچہ منظور میں نے اس کے واسطے جواب دیا وہ اس نے اپنے قول سے
 رد ہو گیا۔ اس وجہ سے انہوں نے شہر انیس میں سو سو آدموں کے ہمراہ یہاں کو تھوڑے کر کے اس عقیدہ کو باطل ٹھہرایا اور
 منظور کی تفسیر کو قوی کیا۔ چونکہ یوں خاطر بنی نظر کیا کہ انظار اس کو قطعاً نے نہیں کیا تھا اور اس کی عیوب و کمزوریوں نے
 ٹھہرائی گئی تھی اس وجہ سے اس نے ان کی مخالفت اور منظور میں کے عقیدہ کی تائید کرنے لگا۔ کچھ عرصہ بعد یادوں نے
 اس سب میں صلح کرادی اور یہ سب منظور میں کی رائے سے متفق ہو گئے۔ لیکن پھر جب مشرقی گرجوں کے ہمراہ واروں نے
 اپنے اپنے عقیدہ کو رکھ کر اس کے چاروں سوچے تو اس نے انہیں منظور پہنچ کر لیا۔ اور منظور میں کہہ دیا (مصر) کی طرف نکال دیا۔
 وہ انیس میں باہر ٹھہرایا اور وہیں سات برس بعد دوبار اس کے عقیدہ میں یوں مشرقی اور غلامانہ عراقی اور واسطوں میں
 فرات تک پہنچ گئے۔

ویر اور غلامانہ یہ عقیدہ مذکورہ قسمل کے بعد شہر ملندہ میں پایا۔ جہاں ملندہ وائیس میں چار
 چوتیس عہدوار تھے۔ یہاں اس شخص نے ملندہ بڑا فائدہ کیا کہ وہ قورس کی طرح اس میں یہ کہہ چکا کہ جو کرے۔
 دستور میں یہی ملندہ یہ کہتا تھا کہ کچھ آدمیوں سے ایک چار ہزار روپے ہیں اور ایک اقوام (انیس) اور اس جہاں دو اقوام
 تھے۔ ان کے لیے ہیں اور ایک جمیعت میں جو وہی معقول سے زیادہ مشرقی ہے اور آئندہ دنوں میں یہاں دو آدموں سے مانوا ہے
 تاکہ اس وقت کے بعد اس وقت سے یہاں چاروں اور چھ بیویوں اور دو دووں اور ایک اقوام (اصل) آدموں کے کالے ہاتھ
 ویتھری نے واسطے کے مقامات مختلف کیا اور کچھ گرجوں کے ہمراہ اور ان کو اپنے خیالات سے آکا کر کے اس کے
 مخالفین کو سخت تانوی دی۔ مرقیاقا کے بعد چونکہ عام طور پر پچھلے صدیوں کے عقیدہ میں وہاں پانچ سو آدموں نے دستور میں کوئی اور
 آئندہ ۱۱۰۰ آدمی کے ہر عہدہ جہاں جو چاہے کہنے سے رک گیا اور ان کے اشاروں سے ایک ہزار ملندہ تھا۔ اس میں ویتھری
 جان گیا اور اس سے اس عہدہ میں وہاں ۱۱۰۰ آدمی کے ہر عہدہ میں ملندہ کے بعد اس کے اشاروں سے ایک ہزار ملندہ تھا۔ وہاں
 میں بے حد بڑھ چکا۔ اس کے اس نے اس کا جواب بے التفاتی سے دیا۔ جس سے کچھ کی ملندہ نے تمام ہزار کر کے ایک
 ٹھانچہ مار کر چھل دی۔ اس کے بعد مرقیاقا کے لیے اپنے مخالف ملندہ میں ایک نام فرما کر بھیج دیا کہ ملندہ کا ایک
 عقیدہ نہایت سمجھ و ادب بالکل بے بنیاد کی محبت کرے گا۔ دستور جب اس سمجھا ہے گا۔

فرقہ بنیقوریہ۔ دستور میں یہ ذات و دیوبندی جیل سے نکلی کر کھڑے شریف اور سزا میں قسطنطنیہ کی طرف چلا گیا۔
 جہاں جہاں یہ بات ہو کہ اس سے فوت کرتے تھے۔ لیکن چند دن بعد اس کی رائے سے شہرت پکڑی اور اس کے خیالات
 نے اس دورہ میں پانچ یا اس کا ایک ہزار ملندہ جب ہو گیا۔ اہل صومرا ملندہ کے لوگوں نے کھڑے نہ رہا تھا کہ
 چاروں عہدہ اسے ملندہ کہتے ہیں۔

ایٹورس کی وجہ تسمیہ۔ ان میں بہت سے کہ وہ خود ہی نے ملندہ میں دیکھا ہے اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دستور کا نام
 ایٹورس بھی تھا اور پانچ (ملندہ میں) کہ تھا کہ نام۔ (۱) میں اس کے معنی غصہ ہے۔ (۲) میں اس کے معنی ہے کہ اس نے

شا کر کا نام یہی ہے جس کی طرف یہ فرق منسوب کیا گیا ہے اور بعض دوسرے یہ لکھتے ہیں کہ شادریش یعقوب بطریق
اطلا کی رو سے بطوریں کے ایہاء کے جوئے عقیدہ کے سمجھانے کے لئے بھیجا تھا اس وجہ سے اس نے مذہب والے کی طرف
منسوب کر دیے تھے۔ واللہ اعلم

جیسا عینیت کے متعلق فرماتے ہیں: "اس میں محمد مکتبہ ہے کسی کو کفیل علیہ السلام کے بعد مکتبوں اور اس کے عہدہ داروں میں جو ان
جوئی اور دوسب ان میں فرق ان میں تعویذی مکتبہ بطور یہ ہیں کہ تقسیم ہو گئے۔"

یعنی یہ فرق وہ جو بطوریں کے تھا کہ کا پابند ہے جسے ہم نے ان کی بیان کیا ہے۔

مکتبہ وہ کہ وہ ہے جو کفیل مکتبہ اور علیہ السلام کے بعد کے مکتبوں کے متعلق خیالات اور عقائد کی تشکیل کرتا ہے
اور اسی کے جام میں ساری مسئلہ ہیں۔

بطور یہ تیسری کفیل والے ہیں جو بطوریں کے تابع ہیں اور یہ لوگ اکثر مشرقی ممالک میں ہیں۔ یہی تعویذی اور
مکتبہ فرماتے اور بادشاہوں کے مصلحتانہ شیخ اور ان کے کئی مذہب کو اختیار کرنے یا چھوڑنے کے خلاف۔ یہ ایک فرقہ نشوونما پاتا
اور دوسرا فرقہ جنتی میں نکلتا جاتا۔

مسئلہ شایع: اس جہد میں ایک سو تیس یا ایک سو پچیس یہی بعد مقررہ قطع طریقہ زمانہ حکومت یوسلطانوں کی قیصر میں اس امر
کے فیصلہ کے لئے ایک جلسہ ہوا کہ کس (ایک) کے لئے کا عہدہ اور (تاریخ کا قافی ہو گیا تھا اور مشرکہ و بشر کا کفار کرتا تھا اور اس
کے علاوہ انفرادی کے لئے کے اساتذہ میں کے قائل ہو گئے تھے کہ کس کا جسم بادی تھا۔ قیصر نے اس فیصلہ کرنے کے
لئے قطع طریقہ میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ بطریق قطع طریقہ نے کہا کہ اگر کس کا جسم بادی تھا تو وہ قائل نہیں رہا ہے اور جو قطع
ہوئے کے قائل ہے تو اس کا قائل و قائل بھی یہی ہے۔ یہ واقعہ متفق ہے کہ کس کا جسم بادی میں سے نہ عرض کے لئے اٹھے
تاکہ وہ بیٹھ اور قیامت کی تحقیق کر سکے اور جب یہ امر ثابت ہو گیا تو کوئی اس امر کا کالی ہو سکتا ہے۔ اصل نتیجہ سے اسی کا
جواب کہ یہ سن نہ پڑا۔ مجبور ہو کر انہوں نے اس کی تجویز کا تقویٰ دیا اور اسے مستوجب لعنت قرار دیا اور اسے بھی بھونچا اور ایا
ہوا جس کے عقائد کی پابندی کرے۔ عرضیہ ضابطوں کے غرضے اصول کے لحاظ سے ان تین گروہوں میں بہت کچھ واقعہ عالم۔

(مترجم) چونکہ چنانچہ مذہب کے الحقائق مذہب کا خدیا اسلام کے رفعت کے بعد ہی سے نکلا ہے بلاشبہ جس نے کہ جن سے
کوئی اصل اور حقیقی بات معلوم نہ ہو سکتی تھی اور یہ وہ اختلافات تھے کہ جن کا اثر نہایت ابھری اور وطنی زندگی پر پڑا تھا اور ان
اختلافات کا راجع ہوا مذہب انہ جانت کے بغیر غیر ممکن تھا۔ اس لئے مسلمانوں میں وہ بھی اختلافات ظاہر ہوئے جس کا ذکر سوئی
نے کیا اور جس کی خبر سنی سے دی کہ اور میرا ہے حضرت مریم کے تمام بیٹاؤں کو اور فریاد و پیر و نصیحتی کے اختلافات اور ذکر کے
تمام عالم کو موروں اور نہایت چلتی ہے خدا کی کچھ کا سیدہ عارستہ تانہ ملا رب صلی وسلم علی النبی الامی سید

المرسلین و آلہ و صحبہ اجمعین (۵)

۱۔ علامہ سید کا قول اور تفسیر ان کے اصول کا لحاظ ہے۔ ان میں فرقوں کی بہت اختلافات درج ہوئے ہیں جس کی تشریح کے لئے علامہ
نے کہ یہ ایک جملہ فرقہ ہے۔ جہاں سید تھیں کا کام ہے کہ بزرگ رویت کی کے مگر یہاں انکی شکاکت ہے۔ جے چاروں جو لوگ حبشہ کے
مشرقیہ تھے یا یونانی تھے یا عربی تھے۔ ان کے قائل ہیں ان کو مجریہ میں کہتے ہیں اور ماہرین انکی دیکھ دیکھ جانتے ہیں۔
وہ انکی دوسرے فرقہ پابند ہیں۔

ضحاک کا قتل اسلمہاں کا ایک شخص مالی (کالی بھاد) نامی اس کی مخالفت پر آٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تیز ہتھیار تھا جس پر اس نے جراب کا کچھڑا بٹایا ہوا دو لوگوں کو ضحاک کے خلاف ہمارا کر اس سے لڑا جب ضحاک میدان جنگ سے بھاگا اس کی رائے سے نئی جہت میں سے افریہ وں کو خوف نہیں آیا۔ افریہ وں نے تخت پر بیٹھے ہی ضحاک کا تعاقب کیا اور اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا افریہ وں زمانہ نور علیہ السلام میں تھا یہ اسی وجہ سے کہ جاتا ہے کہ افریہ وں شیطان علیہ السلام تھے۔ لیکن عقیدت یہ ہے کہ کچھ جنم بھی کبھی نے کابری کے طلبہ انسان کے بھی کیے ہیں کہ افریہ وں جیسا کہ اولاد میں سے تھا ان دونوں میں وہ چوتھوں کا فرق ہے اس نے دوسو برس مسخیت کی اور ضحاک کی تمام فحش اور خبیث کی کوئی چیز میں سے لے کر کھانوں کو اس کی گود میں لے کر۔

افریہ دونوں کا لقب "کے" اسی روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ افریہ دونے چانچ سو برس تک حکومت کی اور اسی نے خود اور دہاکے آجڑا سے جو کئے اور اتحاد و اسی نے آپ کو (کے) سے مطلب کیا اور کے افریہ دونے کے نام سے مشہور ہوا۔ (کے) کے سنی ہیں تخریب (لوٹن لٹھیں) اور متعلیٰ رو کا عایت سے اور بعض قولی نے اسی کے سنی اور بھی بہت کچھ بیان کئے ہیں۔

[illegible]

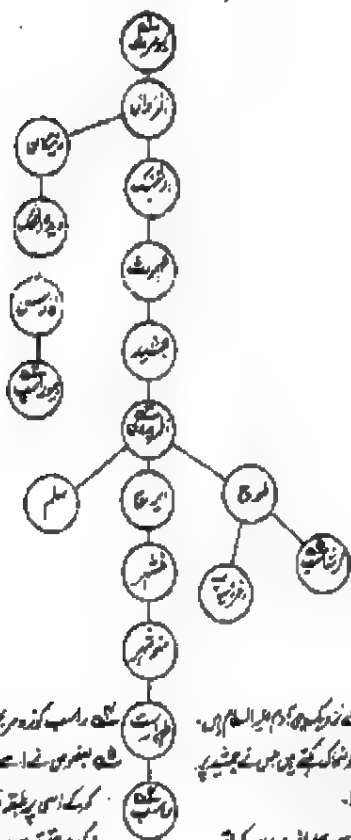
نور مہارک میں چلا گیا اور میں اس نے نقشہ ہند پال اور انہی کے حکمت لکھا۔ اتنی وجہ سے انہی سیاح اس کی طرف منسوب پایا جاتا ہے۔ میری کتاب کے ایک باب میں عربی تو حہ تھا تو انہی سیاح بنی خلف بن ترحمین ترک نے باطن پر قبضہ کر لیا اور حکمت فاضلہ کو ہوا لایا۔

زوح کا خروج وحی کے بعد زوح کو زوحیاب سے نکالا اور انہی سیاح سے کہا کہ وہ ایک دیگر سیاح بنی مہارست کے انہی سیاح بنی مہارست کو بلا لے۔ وہ بزرگ سیاح کا منسوب کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مہارست اپنے باپ کے غنیمت کو زوحیاب میں چلا گیا اور انہی سیاح نے غنیمت کو زوحیاب سے نکالا اور انہی سیاح بنی مہارست کو ہوا لایا۔

زوح کی بادشاہت زوح نے انہی سیاح کے ایک کو مہارست بنانے کے نام سے مشہور کیا۔ زوح کا نام پر طبع اور قبضہ منظم کے مرنے کے بعد وہ مہارست بن گیا۔ یہ ایک بہت بڑی بادشاہت اور صحیح الحاکم کی بادشاہت تھی۔ اس نے باطن کو چھوٹی نہ لیا۔ مالک اور انہی سیاح بنی مہارست کو زوحیاب سے نکالا اور انہی سیاح نے غنیمت کو زوحیاب میں چلا گیا اور انہی سیاح بنی مہارست کو ہوا لایا۔

کرش سیاح کرش سیاح کو کرش سیاح بنی مہارست کے نام سے مشہور کیا۔ زوح کا نام پر طبع اور قبضہ منظم کے مرنے کے بعد وہ کرش سیاح بن گیا۔ یہ ایک بہت بڑی بادشاہت اور صحیح الحاکم کی بادشاہت تھی۔ اس نے باطن کو چھوٹی نہ لیا۔ مالک اور انہی سیاح بنی مہارست کو زوحیاب سے نکالا اور انہی سیاح نے غنیمت کو زوحیاب میں چلا گیا اور انہی سیاح بنی مہارست کو ہوا لایا۔

شجرہ ملوک طہقہ اولی فارس



۱۔ داریوش نے اس ملک کو سرحد کہتے ہیں۔
 ۲۔ بعضوں نے اسے ملوک فارس کے شمار
 کر کے اسی پر طہقہ فیروز کو یہ کو ختم کیا ہے
 لیکن درحقیقت یہ بادشاہ نہ تھا جیسا کہ
 تاریخ میں تصریح کیا ہے۔

۱۔ اہل فارس کے نزدیک یہ آدم علیہ السلام ہیں۔
 ۲۔ یہ داریوش کو شک کہتے ہیں جس نے جشنید پر
 حملہ کیا تھا۔
 ۳۔ سب سے پہلا فرزند کے لقب
 سے منسوب ہوا۔

طبقہ ثانیہ ملوک فارس

کیا تھا۔ طرک قادری کا دوسرا لقب کیا یہ کہ نام سے مشہور ہے۔ ان کے ہر بادشاہ کا نام کے کی طرف مخاطب کیا جاتا ہے۔ ان کا پہلا بادشاہ کیا ہے جو خوشتر سے چارہ شہنوں کے واسطے سے منسوب ہوتا ہے۔ اس نے دوسرا ترک میں بادشاہی کی جس سے اس کے پانچ لڑکے پیدا ہوئے کے دانق کیا کاؤن کے اوٹن کے نیے کے لاکسن طہری کہتا ہے کہ طرک کیا ہے اور ترک میں اکثر خاندانیں ہوتی ہیں ان کا بیٹا بادشاہ کشیدہ ۴ نھر ۵ کے قریب سے تھن کہتے ہیں دیتا تھا۔ ان نے ترک کو زمین کا دس ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔

[illegible]

سیاوش بن کیکاؤس کا قتل کیاؤس کی بی بی آہ رخ نامی دختر افراسیاب بادشاہ ترک اس پر غاشق ہوئی۔ جب سیاوش نے بچے سے انکار کیا تو آہ رخ نے کیکاؤس سے سیاوش کی چھٹی کر دی۔ کیکاؤس نے اپنے ہاتھ سے بچے کا قتل کر دیا۔ سیاوش خیال کر کے غمزدی کی فوج سے کہ افراسیاب سے ملنے کے لئے پیچھے ہٹا تو اس کے چھ سے بارہا جائے مگر ملانی نہ ہوئی مسلح ہو کر کیکاؤس سے یہ خبر پا کر گزرتے کے لئے گئے۔ سیاوش جو عہد کی کو یہ سمجھ کر باپ کے خوف سے افراسیاب کے پاس چلا گیا اس نے اپنی بیٹی سے اس کا بیاہ کر دیا۔ جب اسے حمل پھر گیا تو اس نے جان کے خوف یا ملک کی اتسہ سے اپنی بیٹی کے ذریعہ سیاوش کو قتل کر دیا اور اسے بیٹی کا حمل کرنا چاہا لیکن نہ کر سکا اس کے بطن سے خسرہ پیدا ہوا کیکاؤس نے یہ سن کر اپنی بہادر بیوہ سے توجہ کر کے کہا۔

ککاؤس کی فوج کشی و گرفتاری: بعض یہ کہتے ہیں کہ جب کیکاؤس کو اپنے بیٹے کے مارے جانے کی خبر ہوئی تو اس

وہیں کھڑا رہا۔ جب تک کہ اس کا دل صبح شام تک پتھر سے ہوا۔ اس نے ایک سوچ کی عمر پائی۔

فاضل سوانح لکھتے ہیں کہ وہ لاہور سے نکل کر اس کے لڑائی میں کوئی حصہ نہ لیا بلکہ ایک ایسے پروردگار کا چاہنے والا تھا کہ وہ اس کی تعریف کرے۔

۱۰۔ جس عکرائی کے قایم ہو گیا اور اس کی جگہ کبیر اسف (ہیرا شہ) تخت پر بیٹھا اس کے اہل خانہ حکومت میں ترک کاروبار اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ اس نے اس سے نرنے کے لئے اپنا دار السلطنت چھوڑ دیا اور ہیرا شہ کوں کے کور سے طبرستان میں سکونت اختیار کر لی اور اکثر اوقات انجیلازائیل میں مصروف رہتا تھا۔ اس کے عہد حکومت میں عکبری مصروف بہ بخت نصر عراق میں ہوا اور دم پر اس کا گورنر تھا۔

کبیر اسف کی فتوحات: کبیر اسف نے بخت نصر کی حکومت کا دورہ کسی قدر وسیع کر کے سرحدی ممالک فتح کر کے کی اجازت دے دی اور خود طونک، فارس اور بخت نصر بادشاہ سوسن و ہخامنش کے عہد اوشام کی طرف بڑھا اور بیت المقدس فتح کر لیا۔ ییور پر قابو پایا اور انہیں منتشر و پریشان کیا۔ یہ بخت نصر دیکھا ہے جو عرب سے لڑا تھا اور ایک ہاتھ تک انکی پریشان کر رہا تھا۔ چنانچہ کیا جاتا ہے کہ یہ نئے انہن کے عہد حکومت میں تھا جو کعباب (کیسا شہ) میں کبیر اسف (ہیرا شہ) کا پوتا ہے۔

عبدالبن عبداللہ بن ہشام: ہشام اپنی محو کیا تھی۔ معلوم ہے کہ کافہ مل ستان نے ارمیا بنی علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ سے مطلع کیا تھا کہ بخت نصر اور اخاکر ہوگا۔ اس وجہ سے ان عرب کو منتظر کر رہا جن کے گھر وہیں دروازے کھول دیں اور انہیں اس کی غائبات کو مت دے اور یہ عقد وہ کہ یہ سب تیار سے نکر دھیان کی وجہ سے ہونے والے ہے۔ اس واقعہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ یہی پر سیاہی خلفا کی طرف آئی تھی جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ گروہ عرب سے حدیث عدنان کو نکالی لائیں اور حکم انہی پر دیا کہ ان کی تلاش کریں۔ انہیں ہشام کہتا ہے کہ بخت نصر نے لے دیا عرب پر حملہ کیا اور انہیں دھم دیا کہ وہ غیر وہاں سے ہجرت کیا۔ چنانچہ عرب نے اسے تسلیم کر لیا اور اس نے انہیں انبار اور جبرہ میں ٹھہرایا۔ ہشام کے عہد وہاں رہے جنہیں کہتے ہیں کہ بخت نصر نے عرب سے مقام جزیرہ وایل اور الی کے درمیان لڑائی کی اور اس میدان کو سوار اور پیادوں سے بھر دیا۔ بنی حدان نے پہلے اس کا مقابلہ کیا۔ اس نے انہیں مقام حضور تک نہایت نقصان کے ساتھ ہجرت کر دیا۔

عبدالبن عبداللہ بن اور بنی اسرائیل: جب اللہ تعالیٰ نے ارمیا اور ہشام علیہ السلام پر وحی کا نزل فرمائی کہ عبدالبن عبداللہ بن اور بنی اسرائیل اور بنی اسرائیل علیہ السلام خاتم النبیین ہونے والے ہیں عرب سے گروہ سے نکالنا نہیں۔ عبدالبن عبداللہ بن اور ہشام ہر دو میں سے تھے۔ ہشام انہیں اپنے ساتھ مذاق پر تھا کہ ان کو ان لا۔ لہذا انہیں نے ان کو بنی اسرائیل میں پرودہ پائی اور بخت نصر کو تر باغی آیا اور قید و ان عرب کو انہا میں ٹھہرایا۔ جب بخت نصر ہجرت کر گیا تو عبدالبن عبداللہ بن اور بنی اسرائیل کے ساتھ حج کو کھڑے ہوئے اور وہیں اپنی قوم میں رہ گئے۔ مانت بخت نصر انہیں حطائن جہاں سے چلا کر لیا جس سے نزار بن سعد پیدا ہوئے۔

کیسا شہ: کبیر اسف نہایت تنگ سیرت تھا۔ طونک شرقی اور غرب اسے خدا دانہ جیسے تھے۔ اس نے اپنی حالت حیات میں ترکہ و ناکہ کے اپنی جگہ کیسا شہ (کیسا شہ) اپنے لاکھ کو تخت پر بٹھا دیا۔ کیسا شہ نے کمالی امر کا نرنہ دیا جسے ترکوں کی لڑائی میں صرف کیا اور بن کی بخت و امر کی فرو کرنے کی غرض سے اپنے لاکھ اسفندہ یا کو سید انہا رنگ میں بھیج دیا۔ جیسا کہ کتبہ بیان کیا جائے گا۔

ابو شریحہؓ بہن کی فتوحات: اس کے بعد بہن نے درم پر حملہ کیا اور ان پر غارتہ کر لیا۔ یہ تمام لوگ ظار سے زیادہ
 طاقتور اور بادشاہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اسی نے جو شیراز کا بادشاہ بنایا اس کی ماں۔ بہن کی نسل سے تھی اس میں سور
 طاقت میں پورے بیٹوں کا فوق تھا۔ اس کی ابو وندراغ کی بہن سے ایک کاہن مان تھا۔ وہ بہن اور اس کی بہن
 عورتوں میں سے زوردار تھیں۔ اس کے بہنوئے بہت اچھے کا حکم بنے تھے۔ بہن نے قرانی کو اس کی بیوی اور
 فراموش کی وجہ سے اپنے غلط فہمی کو ایسا اور زیادہ اظہار فرمایا کہ اس نے اپنے بعض دوستوں کو بھیجے ہیں کہ وہ بہن کی
 لڑائی کریں۔ اس نے اس سے یہ کہہ دیا تھا کہ میں خود یہ چاہتا تھا۔ جب کہانی اس سے طالع بنی تو اس نے کہا کہ میں
 اسے اچھا انکو سمجھتا ہوں۔ اس وقت کا متعلق سامعین تھا کہ بہن اس نے کہیں پائے یا۔ سامعین رنجیدہ و متوجہ اس طرح کہنا اور
 شہین زبانی بہن کے کہنا سے متوجہ تھے۔

وہ امر انہیں سننے کے لئے کہ وہ بدچلنے والے اور انہیں قتل کرنے والے تھے۔ یہ خبر سن کر انہیں ہراسہ ہوا اور انہیں بھی بڑے خوف میں مبتلا کر دیا۔ انہیں پتہ چلا کہ انہیں قتل کرنے والے وہ لوگ تھے جنہوں نے انہیں قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ انہیں پتہ چلا کہ انہیں قتل کرنے والے وہ لوگ تھے جنہوں نے انہیں قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ انہیں پتہ چلا کہ انہیں قتل کرنے والے وہ لوگ تھے جنہوں نے انہیں قتل کرنے کی سازش کی تھی۔

[illegible]

جامعہ کا ائیر ایسٹونر جیٹس ہزاروں، ہجرت دینی حکومت دین میں ترقی کر کے ایک کپ کی یہ لوگ غیر مسلم تعلق کے تمام میں انہی
ہوئے کے بعد زمانہ عدلی کی قیادت میں یہ محکمہ کالابان میں ہوئے کا بھائی تھا۔ یہ شیخ علیہ اسلام نے
بعد میں اسراکھ کے بعد، پہلے ہوئے میں اسی ائیر ایسٹونر ہا، انہیں بلاؤ جیائے نے عربی میں قاری ہوئے میں یہ قاری
ہیں اور قریب کچھ میں قریب کچھ کے، انہوں نے جو اب میں جاہل اور ان کے، یہ دواوں میں لپے کیا ان وہ ہے یہ

طبقہ ثالثہ ملوک فارس

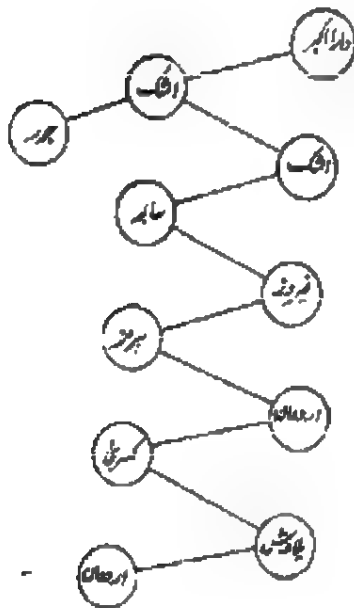
ملوک الفلوانک: ملوک فارس کا یہ طبقہ اشکانیہ (اشکانیہ) کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لوگ اشکانی بن داری کی اولاد سے ہیں جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ملوک الفلوانک میں بھی ایسے عظیم الشان بادشاہ گزرے ہیں جن کا حال تحریر کیا گیا ہے جب اسکندر ابن فیطس نے فارس لے لیا اور دارا امیر اشکانیوں میں مارا گیا تو اس نے ان بادشاہوں کے بارے میں ارسطو سے مشورہ کیا۔ ارسطو نے کہا فارس کے خاندان شہانہ میں سے چند آدمی ملک شہادت پر حکران کر کے جائیں وہ آپس میں لڑیں کریں گے اور یہ مان چار رہے گا۔ اسکندر نے اس مان پر ملوک فارس کو ملک فارس پر حکران کر دیا انہیں بادشاہ بن کر ملوک الفلوانک بنے۔

اسکندر کی سلطنت کی تقسیم: اور مگر جب اسکندر مر گیا تو اس کا ملک اس کے چار اسراء میں تقسیم ہو گیا۔ مقدونیہ ہندوستان اور اس کے سرحدی ممالک روم کا حکران فیطس سپہ سالار اسکندر ہوا۔ اسکندر یہ مصر مغرب پر فلاؤس ملقب پہ بطریق حکومت کرنے لگا۔ شام بیت المقدس اور اس کے سرحدی ممالک وسطی کے قبضہ میں رہے سوازا اور فارس کو جاکس ملقب بافیطس نے دیا اور یہ جاکس برسی تک حکرانی کر رہا رہا۔

اشک بن داری: جہیز بن داری کہ اشک بن داری کہہ رہے ہیں اس نے لشکر و ناپل۔ جب یہ ۱۲۰ ہوا اور اسکندر مر گیا تو اس نے لشکر جمع کر کے افغانس پر حملہ کر دیا موصول میں دونوں میں لڑائی ہوئی۔ افغانس لڑائی میں مارا گیا اور اشک ہوا پر موصول سے رہے اور امینان تک جا بیٹھا ہو گیا۔ ملوک الفلوانک شرافت اور تقسیم کی وجہ سے اس کی تقسیم کرنے لگے اور اکثر بڑا اور جوان فوجیہ رہے۔ حالانکہ اسے ان کے سزا دل کرنے اور حکران بنانے میں کچھ دخل نہ تھا وہ لوگ اس کی عزت کرتے اور اپنے غلطی میں اس کا نام فضیلت لکھا کرتے اس کے ساتھ ہی وہ لوگ آج بھی میں لڑتے جھڑتے اور صلح کرتے رہے۔

اشک بن داری کے متعلق دوسری روایت: بعض مؤرخ کہتے ہیں کہ ایک شخص ملوک فارس کی نسل کا امینان اور ہوا پر اسکندر کے مرنے کے بعد جا بیٹھا ہو گیا اس کے بعد اس کا لڑکا مالک ہوا کچھ عرصہ بعد لشکر جمع کر کے تمام ملوک الفلوانک کا سردار بن جیسا۔ اسی وجہ سے اس کے سردار ملوک الفلوانک کا ذکر ترک کر دیا گیا بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص اشک بن داری تھا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے تحریر کیا ہے اور یہی اہل فارس کا قول ہے اور ہر دایہ بعض اشک اسلیم یا دین گنساب کی اولاد سے ہے اس میں اور اسلیم یا دین جے پشتوں کا فرق ہے اور بخالی بعض اشک بن اشکان اکبر کہہ دین کہتہ ہیں نسل میں سے ہے اس نے ملوک الفلوانک پر حکرانی کیا۔ اسلیم اور بادشاہ فارس جے کا بعض رہا۔ جیسا برس تک اس کی

شجره طبقه ثانی ملوک فارس



طبقہ رابعہ ملوک فارس

دولتِ ساسانیہ یہ خاندان سلطنت دنیا کی عظیم ترین سلطنتوں میں سے ہے۔ اسے مؤرخین دو طبقہ ساسانیہ یا اکامروہ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ بیان دو حکمرانوں (یعنی دولتِ روم و دولتِ فارس) میں سے ایک حکومت ہے۔ ابتداً اسلام میں موجود تھی۔ اس کا زمانہ حکومت اردشیر بن بابک بادشاہ ملک مرو سے شروع ہوتا ہے اور دو ساسانی بن بابک تنہا ہرگز بن ساسانی اکبر بن کے بہن کا بیٹا ہے۔ اس سے پہلے ہم بہن اور اس کے لڑکے ساسانی کا حال تحریر کر چکے ہیں کہ جس وقت اس کا بھائی دارا اولیٰ باب کے بیٹے میں تھا۔ اسی وقت بہن نے ساسانی کو نکال دیا تھا اور یہ جہاں اسطر میں جا کر جم ہوا تھا وہیں اس کے توالد و نائل کا سلسلہ جاری ہوا۔

اردشیر۔ یہاں تک کہ ساسانیہ امن پیدا ہوا اور آخری کدوہ اسطر کی تربیت کرنے لگا۔ یہ نہایت شجاع اور دلیر تھا اس کی بیوی شانی خاندان سے تھی۔ اس سے اس کا لڑکا بابک اور بابک سے اردشیر پیدا ہوا۔ ابن اسطر میں حکم الملوك الفخائف میں سے ایک بادشاہ حکومت کر رہا تھا۔ اس کا حال مقام داراب جرد (داراب کرد) میں دیکھا تھا۔ جب اردشیر مات برس کا ہوا تو اس کے والد ساسانی نے اسے بادشاہ اسطر کی خدمت میں پیش کر کے یہ درخواست کی کہ یہ عالی درجہ جرد کے پاس تعلیم و تربیت کے لئے بھیج دیا جائے۔ بادشاہ اسطر نے اسے حضور کر کے اردشیر کو عالی درجہ جرد کے پاس بھیج دیا۔ کچھ عرصہ بعد عالی درجہ جرد مر گیا تو اردشیر بادشاہ اسطر کے حکم سے داراب جرد کا گورنر مقرر ہوا۔ چونکہ نجد میں نے اس سے کہہ رکھا تھا کہ عالم میں میرے نام کا سنگ چٹکا۔ اس نے جب سے اس نے اپنے زمانہ گورنری میں اکثر ملوک الملوك الفخائف پر حملہ کیا اور زمین فارس کے قریب ہمدان کا بادشاہ بن چلا اس کے بعد اس نے اپنے باپ کو ان حالات سے آگاہ کیا اور اسطر پر بھی بڑی رونق پھیر حاصل کر لیا۔

اردشیر کی فتوحات: مؤرخین نے اردشیر کی فتوحات اور اس کے سلسلہ فتوحات کو اسی طرح تحریر کیا ہے کہ اردشیر نے بادشاہ اردان سے جو اسطر پر حکومت کر رہا تھا۔ اس کو طلب کی تب اس نے جنگ سے جواب دیا اور جنگ پر آمادہ ہو گیا تو اردشیر نے اسطر پر حملہ کی تیاری کی اور اسطر چلے گئے۔ کرمان پر قبضہ کر کے اپنے لڑکے کو وہاں کا حاکم بنا دیا اور ان کے اس کو شکست دی کہ اردشیر کو شکست دی اور بادشاہ اردان کو اس کے مقابلہ پر بھیجا بادشاہ اردان شکست کھا کر دہلیس ہوا۔ اس کے بعد پھر اردشیر نے اسطانیہ پر حملہ کیا اور اس کے بادشاہ کو قتل کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر وہ ہمدان کی طرف بڑھا اس کے ساتھ بھی پہلی برتاؤ کیا۔ اس کے بعد اردان سے لڑا اور اسے شکست دے کر قتل کر ڈالا۔ ہمدان ہمدان کی طرف بڑھا اور ہمدان آرمینیا

مصلحت پائی کا سامانی کا جھنڈا لگا دیا پھر ان کے غارت خانہ کو سرحدوں کے علاوہ جگہ کے مشرقی شہروں نے پائی ایک شہر ہزار
 لکھا۔ پھر وہاں سے ملے کر انگریزوں اور بھتان پر جان مروا کر ان کے اور ان کے ساتھ ایک ایک کر کے۔ اس کے بعد قاری
 کی طرف آیا اور ایک کشتی سے اس کی اطاعت قبول کر لی اور ایک مدت کے بعد اس نے جہاز پر لوٹ کر آئے۔
 پھر ان کا بادشاہ ہوا۔ ان کی مملکت میں وہ ایک گورنر یا اس کے بعد دار شیر لوٹ آیا اور وہی کا کر کا سارا داخلہ اس نے بھی بڑی
 داری کا سامانی مصلحت کیس امر اس کے جو آپ کے بادشاہوں کو بڑی کا لکھنے کے لئے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے ایک شہر بنایا گیا۔
 اور پھر ہزاروں حکومت کرتے رہے۔

سواد پر قبضہ۔ پھر وہیں گئے اور وہاں سے گورنر اور شیر نے زمانہ حکومت میں اس امر کا نوٹ لکھا کہ جو تمام ملک ملک
 انگریزوں کے قبضہ میں آئے۔ ان کے قبضہ میں تھے ان سب پر یہ لکھا تھا کہ اس کے۔ اور ان کے پورا ملک اور ان کے ملکوں
 پر یہ لکھا تھا کہ یہ تمام ملکوں کو اس کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔
 اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔

عرب پر فتح کشی۔ ان کے بعد اور شیر نے اس کی طرف توجہ دلائی اور عرب پر فتح کر لی۔ یہ تھے۔ ان کے
 شہر ہزار تھے ایک مشرقی علاقہ۔ جن میں تھوڑی سی شہر تھیں جو تاج کے کسی بادشاہ کے ماتحت ہو کر ملکوں کے لئے
 تھے۔ یہ لوگ غلامی کے لئے پڑھائے گئے اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ ان کے لئے لڑتے تھے۔ ان کے لئے لڑتے تھے۔
 ملکات میں قائم کرنا چاہتے تھے غلامی کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔
 پھر ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔
 اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔
 اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔
 اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔ اور ان کے لئے لڑتے تھے۔

اشکانیوں کا قبضہ۔ اور شیر نے ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔
 اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔
 اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔
 اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔

ساہواری کی دہلی عہدگی۔ اور شیر نے اس کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔
 اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔
 اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔
 اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔ اور ان کے قبضہ میں لے لیا۔

ہندوستانی وہاں کا گورنر ہوا اس کے بعد یہ ملک آل مندر کی حکومت میں درآمد ہوا آیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔
بھرامہ بن ہر ج : تیسری ہزن تک حکومت کر کے مر گیا۔ اس کے بعد اس کا لاکا ہر ج تخت پر بیٹھا اس نے صرف ایک
 برہمن حکمرانی کی اس کے بعد بھرامہ بن ہر ج بادشاہ ہوا۔ یہ تباہیت ظلم اور نیک سیرت تھا۔ اس نے اپنے اسلاف کی اولاد
 کی مافی مشرقی ریاستیں جو نور کاقل علی علیہ السلام کا ملک تھا اور اس کے دادا (ناپار) کے مہد حکومت میں ظاہر ہوا تھا۔ جس کی
 وجہ سے سارہ نے بھی اتنا جانی تھی اس کے بعد ہر ج کی ہو گیا تھا جب بھرامہ بن ہر ج نے اسے قتل کر دیا۔

سموہی کہتا ہے کہ اس کے جتنی ہیں جنہیں ظاہر تفسیر کتاب زودشت سے ہمیں یاد کر چکے ہیں اس سے دو چکا ہے
 معروف ہو کر اس کی بدولت کر۔۔۔ چنانکہ اس کتاب کا نام مذکور تھا اس جہت اس کے تاریل کرنے والے کو زندہ نہ کہنے
 تھے۔ اس کے بعد عرب نے اسے مصر پر کر کے زندہ ہی کہ اس میں تمام دلوں کا حال ہو گئے جو ظاہر کی حالت کو بھی اور
 درحقیقت باطن کے معر ہوں اس کے بعد عرف شروع میں زندہ ہی اسے کہنے لگے جو ظاہر اسلام کا قائل ہو اور درحقیقت کفر کا
 پابند ہو۔

بھرامہ بن بھرامہ : ہر ج بن ہر ج بن ہر ج تین سو تیس حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا لاکا بھرامہ بادشاہ ہو۔ یہ
 تخت پر بیٹھے اور ہندی اور ہندی و مغرب میں جتا جتا ان کے انصر و بانی کو قسم قسم کر کے پہنچانے لگے۔ گاؤں کے
 گاؤں شہر کے شہروں میں ہو گئے۔ ایک روز چنگار سے لگاؤ کا ترقی سے ہوا ایک روخت ہو گیا۔ یہاں میں بیٹھے ہوئے پور
 رہے تھے بھرامہ نے کہا فاضل میں یہ عدول کی زبان کھتہ ہوتا۔ دوسروں نے جو اس وقت موجود تھے عرض کیا کہ ہم ان کی
 زبان سمجھتے ہیں یہ دونوں اوصیاء کی تھیں کہ وہ۔۔۔ پوچھا۔۔۔ یاد رکھو ہے کہ کس جگہ شہر نے کہہ دیا ان تیرے ساتھ تمام گاؤں
 کی اور نے اسے قبول کر لیا ہے اور کچھ ہے کہ اگر ہم اسے غارت گلیت اور بکھڑا باقی رہ گیا تو اسے جیسے میں نے چاہے
 ہا اور دینے والوں کا۔ بھرامہ بن ہر ج خواہی تخت سے جو کہ ہر ج اور خود اسور سلطنت کا نظام کرنے لگا اس کا آخری زمانہ
 حکومت ابتدائی زمانہ سے بعد اس وقت تک تمام زمانہ ہر ج کا رہا۔

بھرامہ اور فرسین بن بھرامہ : اس کے مرنے کے بعد بھرامہ بن ہر ج تخت نشین ہوا۔ اسے شہنشاہ کے لقب سے
 مخاطب کرتے تھے۔ جسے اس کا دار حکومت کا صرف پادری حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بھائی فرسین
 (فرسی) بن بھرامہ بن ہر ج حکومت کرنا ہوا۔ ہندی اور نیک سیرت تھا۔ اس کے بعد ہر ج بن فرسین بادشاہ ہوا اس کا زمانہ
 حکومت سات برس تک رہا۔ یہ بادشاہ مقام ہند پر پور (مطابق قرامان) میں رہتے تھے۔

سپا پور و والا کٹاف : ہر ج مرنے کے بعد اس کی کوئی اولاد نہ تھی اراکین دولت اس وجہ سے زیادہ پریشان ہو رہے
 تھے وقتوں سے اس کی ایک ہوی حاکم پائی کی اراکین دولت نے کسی اور شخص کو قائم ان شرعی سے تخت نشین نہ کر کے جمع صل کا
 انتہاء کرنے پر جب وضع صل ہوا تو اس کا نام ساہو کہہ دیا۔ اسی وقت اسے تخت نشین کر دیا اور خود اس نظام سلطنت کرنے
 لگے۔ ایسے کچھ ہیں کہ ہر ج نے یہ بہت کچھ کی وضع صل کے بعد چلا گیا وہ اسی وقت تخت نشین کیا جائے یہ کیف جب شیر
 خوار چہ بادشاہ بنایا گیا اطراف و جوار میں یہ خبر مشہور ہوئی۔

انہی افسلو کی ترک ہر و م نے ملک اپنا شروع کر دیا۔ ہر ج ان کے سرحدی ممالک سے بہت ہی قریب تھے

راہوں کے رہنے والے تھے اور ناپید اوی کی وجہ سے ہمیشہ فارس کے شہروں کے لئے کھنچے جا رہے تھے۔ وہ بھی موقع مناسب سمجھ کر لوٹ مار کرنے لگے۔ مگر یہیں بلا دھیس و حالہ کی سرحدیں بنی تھیں۔ جو حق و جوتی نما لگ۔ فارس میں آنے لگیں۔ لوٹ مار لہذا کا پانچواں گرم کر یا اسی حالت میں ایک زمانہ گزر گیا۔ لیکن اہل فارس میں سے کسی نے بادشاہ کی کم نئی کی وجہ سے نڈا ان سے تعارض نہ کیا اور نہ اس سے موقع کرنے کی کوشش کی۔

عربوں کی سرکوبی: جب ان کا بادشاہ اس شعور کو پہنچا اور اس کی فکر کے سولہ رطلے طے ہو چکے تب راکین دولت نے اس سے ملک کا حال عرب کی لوٹ مار ترک اور دم کے واقعات بیان کئے۔ سامراء نے سب سے پہلے عرب پر حملہ کرنا مناسب سمجھ کر لشکر کی چاروی کا حکم دیا اور خود ان کی انفری کرنا اپنے اور مملکت سے روانہ ہوا۔ عرب کے لئے یہ اس وقت تک بلا فارس میں موجود تھے۔ انھیں اس کی خبر نہ تھی یہ کیا کیا ان کے سرداروں پر پہنچ گیا اور ان کو مارنا لگا۔ مگر یہیں تک بڑھ گیا اور وہاں پہنچ کر قتل و غارت کا کام حکم دے دیا۔ اس کے بعد وہ ساماء عرب و قیم کو خود تھیں چڑھائی کی اور ہمارے تھے سے لڑائی شروع کر دی۔ مگر قیم شہر چھوڑ کر ریکتاؤں میں چلے گئے بھروسہ میں آیا وہاں بھی قتل و غارت گری کرتے رہے۔

شورشوں کا انسداد: پھر وہاں سے باہر و تھلپ کی طرف توجہ ہوا۔ جو مملکت فارس اور منا و مدینہ کے درمیان شام میں رہتے تھے۔ وہاں بھی عرب میں سے غصے پاپا تے قتل کر ڈالا ان کے گھروں کو لوٹ لیا اور ان کے پانی کو خراب کر ڈالا۔ اس کے بعد جس شخص نے اس سے پناہ چاہی اس نے پھر اپنا چنانچہ قتل و غارت گری میں بنی حیلہ کو ادا کیا اور اس نے کی جگہ ہوئے تھے) دارین میں۔ مگر قیم کے لوگوں کو بھر میں مگر بین و اہل دلوں کو کرمان میں بنی حیلہ کو ادا کیا اور اس نے کی جگہ دی۔ شہر اپنا کر خراب ہو گیا۔ مگر قیم نے جان لڑتے چلے۔ ایدو جزیرہ میں چلے۔ جے تھے۔ مگر یہیں میں عراق آ جاتے لوٹ مار کرتے۔ جے تھے سامراء ان دنوں نیکس تھا۔ جب یہ بڑا اور اور کاردار مملکت کرنے لگے تو ان کے دشمن کرنے کی طرف توجہ ہوا۔ اس زمانہ میں ان کا سردار حوث بن انفریادی ایدو میں لڑا اور ان کی دلا دلا سے تھا۔ ساماء کی روانگی سے پہلے ایک شخص نے بنی ایدو میں سے جو دار مملکت فارس میں جا جلا ہوا رہتا تھا حوث بن انفریادی کو ساماء کے اور اس سے مطلع کیا اور اسے اس کی کو آئی سے ڈرایا۔ حوث نے اس کے کہنے پر عمل نہ کیا انجام یہ ہوا کہ لشکر ساماء نے پہنچ کر انہیں قتل کرنا شروع کر دیا وہ لوگ بلا وطن ہو کر سرزمین جزیرہ اور موصل کی طرف چلے گئے۔ مگر حوث کو عراق نہ آئیے۔ جب مسلمانوں کے دلا سرداروں نے ان شہروں کو فتح کیا اور ان سے ہزیم (خراج) طلب کیا تو انہوں نے ہزیم نہ دینے سے انکار کیا اور ختم چلے گئے۔

عمر و بن تیمیم کا سامراء کا مشورہ: پہلی سامراء بن حوث کے تذکرہ میں لکھتا ہے کہ یہ اختلاف (آباد و) عرب کے بدن سے کاٹ ڈالا تھا اسی وجہ سے عرب اسے ڈولا کٹا نہ کہتے ہیں مگر یہیں میں اس نے اس کے سردار عمرو بن تیمیم کو گرفتار کیا۔ اس وقت اس کی عمر تین سو برس کی ہو چکی تھی۔ اس سے سامراء نے کہا "میں تم سب کو قتل کر ڈالوں گا تم لوگ حکومت و مملکت

میں رہیں گے۔ تم سے کہہ رہا ہوں کہ اب (مگر بنی انفریادی نے ایک قیدی حوث کے پاس بھیج دیا جس میں سامراء کی آنکھوں کی کلم تھی۔

میں سمجھتا تھا کہ بنی انفریادی نے عرب کے خلاف وہاں کے اذیت کرنے لگے تھے۔

کے عدلی ہوتے تھے۔ خیال ہے کہ تمام جہان میں تمہاری حکومت چھٹی ہوئی ہے۔ عمرہ بھی قسیم نے جواب دیا: "اُسے بدشاہ یہ عالمی ہستی سے بھید ہے اور وہ حقیقت ان کا کوئی حق ہے۔ اور وہ اس کے مستحق ہیں تو تمہارا حق کہ: انہیں بھی سزا ہو سکے اور اگر کوئی حق و استحقاق نہیں ہے تو تعجب ان پر کیوں کیا ہے۔ انہوں نے خودی دے کر جیسے میری امتداد و اولاد ان سے نفع اٹھانے کی۔ جہان کیا جاب ہے کہ ساہوگر و عمرہ بھی قسیم کے کسی جواب پر رحم نہ کیا۔ اس نے ان کے حق و انصاف سے ہاتھ اٹھایا۔

قیصر روم کی ساہوگر و فوج کشی اس کے بعد اس نے ہزاروں پر حملہ کیا ان کے اکثر قتل و کاسا سرہ کیا اس کے بعد حکومت میں وہ بیوں کا و شاہ قسطنطین تھا۔ جس نے موکروم میں سب سے پہلے نصرانی مذہب اختیار کیا تھا۔ قسطنطین کے مرنے کے بعد اس کے بھائی سے لیونس نامی ایک شخص تخت حکومت پر بیٹھا اور دینی خیریت سے متصرف ہوا۔ لیونس نے مسلمانوں کو قتل اور کوسا سرہ کیا اور ساہوگر سے لے کر ایک کثیر الجہت و فوج جمع کر لی۔ عرب کے قبائل بھی ساہوگر سے انتقام لینے کے لئے قیصر روم کی فوج میں شامل تھے۔ اس لشکر کا سپہ سالار تیریسانوئس تھا جسے لیونس قیصر روم نے ہیروان کو دیوانہ کرنے کے لئے روانہ کیا تھا۔ اس دوری لشکر کی تعداد ایک لاکھ ستر ہزار بیان کی جاتی ہے۔ جس انتہا پر سانسوں نے وہی فرقہ لے کر ہزاروں میں لایا۔

ساہوگر کی شکست و فرار ساہوگر نے بھی لشکر فرار و جمع کرنے، دہلیوں کا مقابلہ کیا۔ رومیوں نے پیسے علی غلہ میں ساہوگر کو لپیٹ کر ایام عرب کے لئے اس کا قاتل کیا۔ لیکن وہ معدودے چند آدمیوں کو ہمارا لے کر جان بچا کر بھاگ گیا۔ رومیوں نے اس کے خزانہ پر قبضہ کر لیا اور شہر طروین پر اپنی کاسا بنائی کا گھر بنا دیا اور وہاں کے رہنے والے دوسرا سات بھگن ہو کر جلا وطن ہو گئے اور رومیوں نے وہاں حکومت اختیار کر لی اور تمام عزت اقتدار سے رہنے لگے۔ پھر عربیہ پر لے آئے اور ایک ترائی میں خازن کیا۔ رومیوں نے یوسانوئس کو ہمارا دیا، جہاں چاہا یوسانوئس نے یہ شرط رکھی کہ اگر اسے نصرانی مذہب اختیار کرے۔ جس پر حکومت دینا قسطنطین میں تھا۔ رومیوں نے اسے قبول کر لیا اور یوسانوئس نے حکومت اختیار کر لی۔

ساہوگر اور یوسانوئس میں مصدقہ اس کے بعد ساہوگر نے پھر فوج جمع کر کے حملہ کرنے کی یوسانوئس کو مدد کی اور یہ کہلا بھیجا کہ میں اپنی رعایا کا انتقام لینے کے لئے آ رہا ہوں۔ تم خبردار ہو جاؤ یوسانوئس پہن کر گھبرا گیا اور اسی دوری و فرار کو کھرا لے کر سہارے پاس گیا ساہوگر نے اس سے وعدہ کیا۔ نہایت عزت سے اسے ٹھہرایا اور اس امر پر صلح کر لی کہ رومی تمام مال و دولتیں گرجوں اور خانہ کعبہ کے خوش نصیبین دے دیں۔ جسے رومیوں نے فارسی سے لے لیا ہے۔ چنانچہ یوسانوئس مسیحین و انہیں دے کر اپنے ملک کو لوٹا اور ساہوگر اسطرح (اسلمن) آئے اور یوں گواہی دوبارہ آباد کرتے اپنے زمانہ السلطنت و اہمیت پر اس وقت کے قہور سے اور اب بعد یوسانوئس مر گیا۔

ساہوگر کی وفات بعض مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ ساہوگر تھوڑے دنوں میں بیمار ہو گیا اور وہ گرجوں کو لایا گیا۔ قیصر نے اسے تلی کی کھال پہنائی اور اسے اپنے ساتھ لے کر جانے لگا اور اس کی طرف بڑھتا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنے ملک کی

آخر کی سڑک پر وہی قہور کے ماتم کام کر رہے تھے۔ شاید عربیہ یوسانوئس کو مٹا دے۔

اسی وجہ سے اس کی کھال پہنائی گئی اس کی کھال پہنائی گئی تھی جو اسے تفریق کے حق تھے انہیں یہی کہہ کر عزت میری سے ایمانوں سے بھیج دیا۔

ہوئے۔ اس کے زمانہ حکومت میں خاقان بادشاہ ترک نے بلاد صغد پر جو اس کے متوجہات میں سے تھے فوج کشی کی۔ بہرام نے اس کا مقابلہ کیا اور کہاں سے کہاں ماری سے اسے ہٹا کر قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد ہندوستان پر حملہ کیا اور شاہ ہند کی بیوی سے بیاہ کر لیا۔ ملک و مہم اس سے ڈرتے تھے اور ایک سالہ اندر رات ہی بچتے تھے، جس پر اس نے حکومت کی اس نے بعد از درجہ میں بہرام جو دھرم ان بنایا گیا اس نے میرزی سکبر کو اپنا وزیر مقرر کیا پنہایت ایک ہیرتہ دل بھی تھا۔ میں ہر حکومت کر کے مر گیا۔

فیروز بن ہرج اس کے بعد ہرج بن جزویر بادشاہ ہوا اس کا بھائی فیروز ان دونوں میں موجود تھا جب اسے دوسرا واقعہ سے آگاہ ہوا تو ایک شیر لشکر انکار کے لے کر چھوڑا اور اپنے بھائی کو قید کر کے خود بادشاہ بن گیا۔ اسی نے زمانہ حکومت میں دسویں نے فرغانہ پر قبضہ کر لیا۔ جس نے ایک لشکر وزیر میرزی کی کفایتی میں اس کے زیر کرنے کے لئے روانہ کیا۔ وزیر میرزی نے انھیں مار ڈیا کہ ہرج مر گیا۔ سات سالوں کا قتلہ اس کے بعد حکومت میں جزویر نے اس کا کھانا ہر مسئلہ انتظام کر لوگوں میں علی الصمیم ظم تسخیر کر دیا۔ معمول بالکل صاف کر دیا تھا اس زمانہ میں کوئی شخص جو کوئی نہیں مرنے پایا۔

فیروز اور ہیرا طالعہ کی جنگ ہیرا طالعہ نے اسی زمانہ میں اس کے کھانا پر دست درازی شروع کی۔ ہندوستان اور بلاد خراسان کے اکثر صوبہ پر قبضہ کر لیا۔ فیروز نے اپنی دیانتداری کی غرض سے ہرج سے صلح کر کے قتل کا کام دیا۔ ہیرا طالعہ نے اسے شکست دے کر اس کے چار لڑکوں اور چار بیویوں کو قتل کر ڈالا خراسان پر قبضہ ہو گیا۔ اس کے بعد دوماہ میں اس سے ایک شخص شیراز کا رہنے والا تھا اس نے ہیرا طالعہ کو مغلوب کر کے خراسان سے نکال دیا اور تمام ممالک و صوبہ چھین لیا اور ان قیدیوں کو بھڑا، باغیچہ و باغیوں نے فیروز کے لشکر سے لوٹ لیا تھا اور قید کر لیا تھا۔ فیروز اپنی شخصیت کے ساتھ بیویوں سال مر گئے۔ رہے ہرج چالیس آدمیوں میں متعلقہ خیر آباد کئے۔ لکھے لکھے ہیں کہ بادشاہ ہیرا طالعہ جس نے فیروز پر حملہ کیا تھا اس کا نام خٹوا تھا اور جس شخص نے خراسان کو اس سے چھڑا دیا وہ خوسرو شہر کی غلی سے سچا ہے فیروز نے جنگ خٹوا پر دیا تھی کہ وقت اپنا تاب نہور کیا تھا اس نے فیروز شکست کے بعد جو نمایاں کارگزاری کی وہ ظاہر ہے۔

قباد الملک فیروز کے مرنے کے بعد ملاش بن فیروز بادشاہ ہوا ابی رالک بن فیروز۔ حوالہ دینے والی ملاش اس پر غالب آیا وہ ہر گز خاقان بادشاہ ترک کے پاس چلا گیا۔ ملاش ایک ہیرتی اور انصاف سے چارویں حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد قباد الملک خاقان کا لشکر آیا اور چھوڑے جہاں سے اس کی جگہ تخت نشین ہوا۔ چھین کیا کہ چھوڑے جس وقت قباد اپنے بھائی ملاش سے شکست پر قہر تھا تو اس نے پاس لگا جا کر اتھا خیر ماہ ہو کر گراؤ اور وہاں ایک شب و ایک صبح موت سے ہم خواب ہوا خاقان سے وہ اس سے حامد ہوئی اور مدت کس پوری ہونے کے بعد اس سے لڑکا پیدا ہوا پھر جب قباد چار بیویوں کے بعد خاقان کا لشکر لے کر ملاش سے ملانے کے لئے آیا تھا اور اس کا گزریسہا رہی جس سے خواہش تھی اس صورت کو یاد کیے۔ وہ صورت اس لڑکے کے ساتھ قباد کے پاس آئی جو اس کے بطن اور اس کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا۔ اسی بادشاہ میں جس نے کہ جس کا زمانہ بادشاہ بنی تھا کے مدد پر بیٹا۔

اور ان کے ساتھ ایک نیا دوا اور بھی آیا تاکہ دشمن اس میں نہ آسکیں۔ اس کو دینی جتن سے کہہ دیا اور اسے نہ تک و نہ لگی
جسکی یہ تین ٹکڑیاں غالب یہ ہے کہ کتا درجوں کے اسے چمکاتا ہے اور وہ تو اس صدی میں نکال کر اس میں غالب آئے تھے۔

انوشیروان کی حکمت و انصاف اور اس کی امانت داری نے اپنا انداز ہی نہ حکومت اور اس کی اصلاح دیا اور اس کی دیکھ و سنی
قلعہ میں نہ صرف کیا اور اس کے بعد ہی باشریہ چھائی کی اور حسبِ تہذیب ان کے لیے تہذیب اور اس کے اسکندریہ و بھی
سے ایک سو تیرہ پر خزانہ کی رقم کی۔ وہ دینی چھائی تھی اور انہوں نے تمام ان کے لیے اس کے لیے اس نے ہر ایک پر ہر
کیا۔ انہیں اس نے عرض میں کہ وہ اس کے ساتھ بھی تہذیب لیا کہ انہوں نے خلیفہ کی ایک ایک اور ان کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
اس نے اس کے پاس اس کے لیے ہر ایک کی تہذیب لیا اور اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا اور اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔

نوشیروان کی فتوحات ایک زمانہ تھا کہ اس وقت کے سرکار نے اپنی فتوحات کی اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
قافروں کو ایک طرف بھی تہذیب لیا۔ یہ تہذیب لیا اور اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
دلوں کو بھی تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
تھا۔ بلکہ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
آپ بھیروں کا جان بڑا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔

پھر اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔

پھر اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔

پھر اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔
اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔ اس نے اس کے لیے ایک ایک تہذیب لیا۔

یادہ ہزار بجائے تیس۔ ایک ہزار بجلی تھی پچاس ہزار سوار ہر روز سلاخی کے لئے آتے تھے۔ سہ ہزار قتل کدو خوارے اور ان میں ہزار ہا مسلمان شہر کر کے۔ اس کے عداوت کے لئے اپنے ملک کا اتحاد برکس کا خراج وقف کر دیا۔ اس کے خزانہ کا کوئی حصہ نہ تھا۔ یہ آخر زمانہ میں اس وجہ شہر ہو گیا کہ شرفہ ماہر و دوسا کو تھیر کھائے پچیس ہزار قیدیوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ جس سے اراکین دولت نے اس کی مخالفت کی دامود قید خانے نے ان سب کو چھوڑ دیا اور انہی کے ساتھ اس کے لاکھ شیر دیہ کو بھی چھوڑ دیا۔ اس کا نام بجا رہا ہے بھی پراچہ نے اور لاکھوں کے ساتھ قید کر دیا تھا۔ کیونکہ خود میں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ تجھ اسی لاکھ قتل کرے گا۔

پرویز کا قتل: اس طرح شیر دیہ کے پاس جس وقت وہ تمام قیدیوں کے مارے جانے کا پراجہ نے حکم دیا یہ واقعہ ہوا جسے تو اس نے شاعری شعر پر حملہ کر دیا، پرویز کو گرفتار کر لیا۔ پرویز نے حکایت کرتے کرتے اپنی مجلس کی راہ نکالی۔ لیکن اصل دولت کی مخالفت سے مجبور ہو کر شیر دیہ نے اپنے باپ کو اس کی حکومت کے اڈہ بھارے بعد کر ڈالا۔ جب اس کی خبر اس کی زوجہ بیٹیوں یو، ان اور ازہر بیوہ کو پہنچی تو وہ روتی ہوئی آئیں اور شیر دیہ کو سخت لعنت و لعنت کرنے لگیں۔ شیر دیہ بھی رونے لگا۔ اس سے تاج پاد کر بیٹک دیا۔ آٹھ سو حکومت کو اسے بھروسہ ملا تو سر گیا اس کا انتقال بھرت کے ساتھ نیوہ سال واقع ہوا۔ جیسا کہ پہلے نے لکھا ہے۔

اردو شیر دیہ کے مرنے کے بعد اور شیر بادشاہ بنایا گیا یہ اس وقت سات برس کا تھا اس کے سوا شاہی خاندان میں کوئی مرد باقی نہ رہا تھا۔ کیونکہ پرویز نے پھونے والے کے پوتے سمسوں کو قتل کر ڈالا تھا جن میں اور (خوٹا لار) نے شک کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے بھی ضروری کی۔ شیر بران (شہزاد) کی ایک شخص اپنا کہہ میں رہتا تھا اور وہ پرویز کی سلطنت کا کرک شریک بناتا تھا۔ شام اسے جاگیر میں دیا گیا تھا جسے وہ اسے اردو شیر کی تخت نشینی کے وقت مشورہ نہ دیا گیا تھا۔ اس وجہ سے یاد شیر کی کم سن کی وجہ سے مجبور کیا۔ لشکر لے کر چڑھا یا۔ جشنی بہادر کا شہر حصوں میں غاصرہ کر لیا۔ ان کا قتل میں کسی سپاہی نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ شیر بران قصہ میں داخل ہو گیا۔ شخص کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور اس کے ساتھ کئی اہل کار اس کو مار ڈالا۔ اس واقعہ کے بعد اور شیر اپنی ایشیائی بادشاہی۔ اڈہ برس اس کی حکومت رہا۔

یورپین بنت: پرویز اور شیر کے قتل بعد شیر بران تخت پر بیٹھا۔ حالانکہ خاندان شاہی سے نہ تھا۔ اراکین سلطنت کو شیر بران کا یہ قتل فخر گزرا، لوگ اس کے قتل کی اور پرویز کو مرنے لگے۔ ایک روز امرواتی فرخ کا جائزہ لے رہا تھا کہ ایک سوو نے پہنچ کر بیٹا ہار کر گھوڑے سے نیچے گر دیا۔ پھر کیا تھا جیسے سوو اس وقت سو جو رہے۔ سب نے مار مار شروع کر دیا۔ جب شیر بران کا نام تمام تخت پر آتا تو یہ شاہ خاندان کی نظر پڑی۔ چونکہ شاہی خاندان میں کوئی کڑا کام جزوہ تھا جس سے بچتا تھا بنت پرویز وقت حکومت پر بھائی گئی۔ اس نے اتفاق ملک کے لئے فرخ بن ماہد شیر از کو جاحطہ کار بنے والا اور شیر بران کا دشمن قرار دیا۔ انہوں نے فرخ بن سے فراموشی سے رہا یا کو خوش کر دیا۔ صلیب کو یہ وطن دیکھ دیکھ بھیج دیا۔ یہ ایک برس چار سو حکومت کر کے مر گئی اس کے بعد شہزادہ (اس کا چچا زاد بھائی) میں اور تک حکمران رہا۔

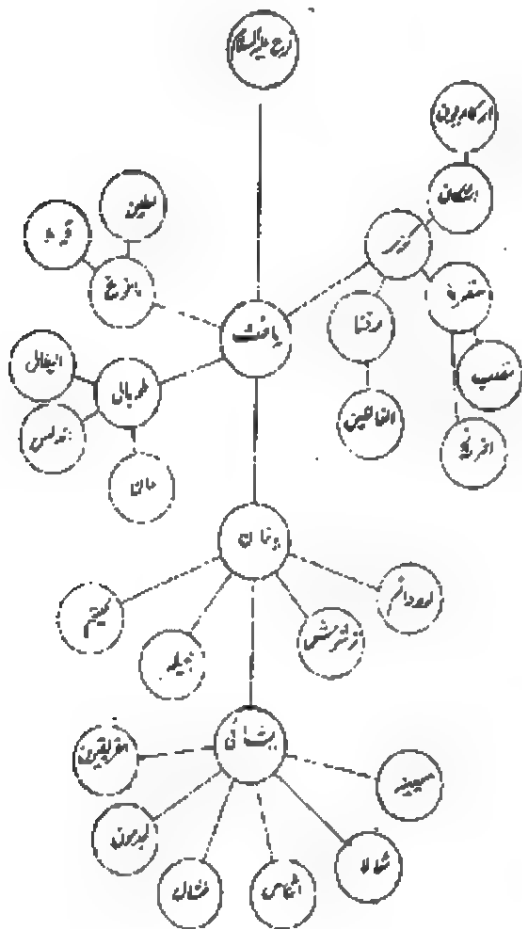
یہ آخر پر مرخ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہیں: دیکھتے ہیں کہ برقی سب یہی سے ابھی کیا تھا تو وہ سب ساتھ صلیب کو لے کر گیا تھا جس کی کھلی ہوئی بہت ڈیوٹیاں کھینچتی تھیں۔

نے اپنی مجلس اور محمد بن عمر بن واقدی نے اہل طہ کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے۔ طبری روایت سلمان فارسی اور کعب احبار رضی اللہ عنہم کتابت کہ جناب علی علیہ السلام اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ قدرت کے درمیان چھ سو برس کا فاصلہ ہے۔ ((واللہ اعلم بالمحقق فی ذلک و البقاء اللہ الرحمن الرحیم))

(مترجم) مجھ اس وقت تک کوئی ایسا کافی شہادت نہیں ملی کہ جس سے میں دشم گرد یا غایب ہونے کے عیب و نقائص کو سچا پاؤں کہ۔ بعض واقعات اس کے صحیح ضرور ہیں مثلاً: تم ہاں پانچ بادشاہ کے خسر ہو چکے ہو۔ ان کے لئے میں وقت دوہین کی خبر دیا کہ میں خاوندی نے کرم ٹاٹھن پھر بھی اس سے مشورہ ہمت خواں کا پتہ نہیں چیتا جب شب، تم کو اپنے والد کی وفات دیکھنے کا موقع ملے گا۔ گو یہ ممکن ہے کہ ان عیب و نقائص کا پتہ لاپرواہی کی پرالی تو نہ ملے لیکن یہ ان کی نسبت یہ امر مشہور رہا کہ ان کی پرالی تو درخت ہو گئی اور اسلام آباد سے یہ وہی عیب و نقائص نکلتے۔ کہ پانچ بادشاہ کی وجہ سے۔ جب تک فرزند نے اپنے شایانہ کو اپنی تواریخ کے تحقیق تجربہ پر مرتب کیا برہانہ کہ اس نے فی غلبہ فارسی زبان میں بطرز بدیع و لہجہ کے خیال سے تاریخی مضمون تیار کیا ہو جس کی سہ سے اسے تہن طرب خواہ اس کا صلہ نہیں ملا کہ جو عین اللہ والہ و شہداء فرمودی نے اسے فرمودی سے تاریخ لکھنے کی فرمائش کی تھی نہ کہ منکوبہ مال کی۔



شجرہ نسب پوتان و روم



خریقہ جو مانتھ کے دو ٹیپے ہیں یکہ خرقہ اور سرے لٹکی۔ ان لوگوں نے اپنے دھبے کے لئے اپنے تمام برادران خدیانت خلافت کمال ترک قرنی وغیرہ کے ساتھ حدود و احوال میں کافی جانب کو اختیار کر لیا اور اس کے وسط میں جزیرہ فارس اور ہندو ترک اور میان شرق میں خولا کا درجہ اور بحر ہند کے درمیان فرضاً کاغز پر رکھے۔ لاطینیوں نے اس کی وجہ سے قرنی کو در خرقہ جو ہے شرعی جانب کو اپنا مسکن بنا لیا۔ ان دونوں کے درمیان قطع قطعیہ واقع ہے۔ ان دونوں شعبوں میں وہ بڑی مشہور قطعیہ آفریدی ہیں۔ خرقہ میں نے اپنے کو یہ بتایا کہ نام سے مخصوص اور موسوم کر لیا۔ انجی میں اسکندر بھی تھا۔ جو دنیا کے نامور بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے یہ لوگ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے قطع قطعیہ کے شرعی جانب ہندو ترک اور دہشام کے درمیان رہتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ہندو ترک عراق ہندو اور آرمینہ وغیرہ بلاد شام میں اور بلاد مقدونیہ سمیرنا تک دھبے لگایا۔ ان کے بدستور سلطان مقدونیہ کے نام سے حریف ہیں۔ ہر وہ پیش خورش رہا جس خرقہ میں دیکھ میں اور جو شامس کو توڑ دے اور کہتا ہے کہ عکلاء اشیائیں انہیں کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ انہی میں سے وہ خلیفہ ہیں اور ترسید میں ہوتا تھا ابن ابیہ ہیں۔ لیکن ہر دوسرے مقام میں لگاتے کہ انہی میں تھا۔ کے بیان ہیں۔ ہذا العلم

خریقہ شمس بن یونان اس کو روکا کہ یہ نام خانی تخرقہ فارس و تہران اور بابل کے پیچے تخرقہ پاکے ابن میں اور ان سے ہندوستان میں لاطینیوں میں ان کو یونان اور اندلس ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ تختہ فارس پر شمس بن سنجید کے بیٹے کا دور کیا انہوں نے انہیں اپنی اعلیٰ پر بھجور کر ناپا یا انہوں نے انکار کیا۔ جب فارس والوں نے ان کے خلاف قیام کیا اور کہ ان سے لڑا وہ یونانیوں کو اس کی لڑائی میں نہ ہی ہوئی اور انہوں نے بھجور لگا دیں کے خراج کو قبول کر لیا۔ فارس والوں نے صرف خراج چنے پر اکتفا نہ کئے اپنی طرف سے ایک شخص کو اپنا گورنر مقرر کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہی نے ان پر اپنے لاکے کو حکم مقرر کیا تھا اور اسکندریہ کی دہلی اسی کی جلی کے تھے۔ ان میں معین کہتا ہے کہ یونان کے بعد وہی کا لڑکا آخر قطعیہ قطع قطعیہ کی جانب شرقی کا سفر ان ہوا۔ اس کے بعد اس کے لئے مسافر بعد نسل عکرونی کرتے رہے۔ انہوں نے لاطینیوں اور وہم کو زبردستی ان کے ملک کا دائرہ آرمینہ تک بڑھایا۔

ہرقلی جبار بن ملکان ان میں سب سے بڑا بادشاہ ہرقلی بن ملکان بنی سلفوس ابن افریقیس مزارا ہے۔ ہوزن میں جان کرتے ہیں کہ اس نے انت القیم سے بادشاہوں سے خراج لینے۔ اس کے بعد اس کا لڑکا یاقی بادشاہ ہوا۔ اسی کی طرف باوقیہ منسوب ہوتے ہیں جو اسی وقت تک بحر سواریاں نہ لگا۔ ہر یاقی ہیں۔ یہ لوگ ان کے والد کے قبضہ میں رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی بیٹی کو نام کا خطہ ظاہر دوا ان کا پہلا بادشاہ و پروکس بن مسعود بن زیدی بن یونانی ہوا۔ اس نے خول مگر وہیں (ناتھنی) دہلی یونانی کی پر حکومت کی۔ ان کے بعد کے تمام بادشاہوں کے نام سے یہ طبق ہوتے رہے اور یہودیہ نام پر ان شخص کو جو اس کا نام مقام ہوا تھا اسی نام سے موسوم کرتے رہے۔

ہرمس بن ہرقلی اس کے بعد اس کا لڑکا ہرمس بن ہتما دوا اس سے اور اہل فارس سے اکثر لڑکے اس کو دتی رہیں۔ بیان کیا کہ یہ فارس سے مغرب ہو گیا اور انہوں نے اسے اپنا بن کر لڑا تھا۔ اسی کے زمانہ سے یونانیوں کی حکومت خرد و جو

کئی اور اہل علم میں چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم ہوئیں۔ ان میں سے ایک سردار سیدو دیا اور اسی طرح سے اہلیوں نے بھی ایک جدا گانہ بن لیا۔ یہی قریب کیا طریقہ کہ شاہنامہ کا لفظ صرف بادشاہ و دربار کے لئے مخصوص ہے۔ ہر گھر کے بعد اسی کے لڑکے مصر میں وقت حکومت پر بیٹے اس کا سارا زمانہ اہلیوں میں اور انہوں کی بڑائی میں صرف ہوا۔

فیلقوس بن مصریوس۔ اس کے بعد فیلقوس بن مصریوس تخت آرا نے حکومت ہوا اس کی دس سرزمین افریقہ میں تھیں۔ فریقہ میں نے اہل طرف سے یونان کا حکمران مقرر کیا تھا۔ یہ بھی وقت تخت حکومت پر بیٹھا اس نے شیرازہ بندی کو دیرین کر کے شہر منہ دیا۔ اپنے مرنے کے وقت اس کے وسط میں فیلکس لکھا گیا کہ فریقہ کا بادشاہ ہے۔ علم دوست تھا۔ تہمت دیکھ دیا تھا اسی وجہ سے اس کے زمانہ حکومت میں علم و ہنر کی بہت ترقی ہوئی اس کے بعد اس کا لڑکا اسکندر بادشاہ ہوا اس کا حکم بھی اسی طرح ہوا۔

فیلقوس کا تخت۔ سردار فیلقوس فریقہ کے رہے کہ اس کا بیٹا اسکندر بن تراوش نے بعد وقت حکومت پر بیٹھا اور فیلقوس کے زمانہ دولت تراوش کا دار تھا جس سے سکندر انقسم ہوا۔ اسکندر بن تراوش کی حکومت چار ہزار مربع میل پر پھیلی ہوئی تھی وہ زمانہ کے چاروں طرف سے ہندوستانی اور وہ اپنے حکمت سے نہ تو کسی دوسرے کا حریف نہ دولت و فطرت کے ہاتھ سے ہار گیا۔ اس کے دور سے جانے سے بعد انہوں نے اور دور کا حاکم اس کی مشیر ہوا اور فیلقوس اس کے بعد بن کر گشت ہوا۔ لوگوں نے اس کے بعد اگلے زمانہ حکومت میں دیکھ کر حیرت میں۔ لیکن اس کے بعد۔ سردار کو بیٹوں اور نوادگان کے لڑکوں نے انہیں اس کا تخت لے کر دیا اور اس نے ان لوگوں پر خود اتنا دودھ طلب حاصل کر لیا۔ اس نے بیٹے کو بیٹا بنا لیا۔ لیکن فریقہ نے دلاوت ڈال کر اسے قہر دیا اور فریقہ کی تخت لے کر اسے اپنا پر حملہ کر کے لٹا دیا۔ اسے جہاں سے وہ اپنے تخت سے اٹھ گیا۔ اس نے اپنا۔ اسی نے اسے اس کے تخت پر بیٹھ کر اس کے ساتھ حکمرانی کر رہے تھے اس نے ان سے لڑنے کا ارادہ کیا لیکن شاہانہ میں اس کی لڑائی نے نامردی کے تحت سے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

اسکندر اعظم۔ اس کے بعد اس کا لڑکا اسکندر تخت نشین ہوا۔ بادشاہ دس نے ہر شہر اس سے خراج طلب کیا۔ جیسا کہ اس کے باپ نے کیا تھا۔ اس کے زمانہ میں فریقہ جاس تھا۔ اسکندر نے یہاں بیٹا کو بھی لے کر فریقہ کو رخ کروا دیا۔ اس نے کائنات کو فتح کیا۔ اس کے بعد اسکندر نے جاسٹم پر حملہ کر کے بیت المقدس کو فتح کیا۔ اسے اٹھائی سو برس بعد فتح کر دیا۔ اور نہایت ملک تختی سے فتح کر لیا۔ اسی فارسی کو اس کی یہ کامیابیوں کو یاد کر رہی اس وجہ سے انہوں نے دارا کو اس کی لڑائی پر یادگار بنایا۔

اسکندر اعظم اور اہل جنگ۔ چنانچہ دارا نے ساتھ ہزار سواروں کو لے کر اسکندر پر حملہ کیا۔ اسکندر نے بھی اپنے چھ سو آدمیوں کے ساتھ ہونٹوں میں اس کا مقابلہ کیا۔ اور اس لڑائی میں شکست ہوئی اور اسکندر اکثر جلاوتیوں کو قتل کر کے انہیں کوٹ آیا۔ اور اسے اس کا سر ہاتھ دیا۔ لیکن پھر بھی ناکام رہا۔ اسکندر نے دارا کی شکست کے بعد اسکندر پر آیا دیا۔ اس کے بعد جنگ سے دارا نے مجاہدوں پر حملہ کر کے ان کا انٹی میں دھوا کر دیا۔ چنانچہ اس نے جو اسی کے حکمران تھے۔ انہیں لے کر لے گیا تھا۔ اسکندر نے جاسٹم کی قریب کر لیا۔ شہر کو معہ نذر دیا۔ اس کے مندرجہ بالا کے بعد چھ سو آدمیوں کو

بادشاہوں کو تخت سے اتار کر مار ڈالا اور ان کے لڑکوں کو تخت پر بٹھایا تھا اس کے بعد بطریق سرگیا۔

اسکندر روسی غالب آئو: پھر اس عہد گیتا ہے کہ یونان کے ایک سو اکتیس برس بعد بطریق اسکندر روسی بادشاہ ہوا۔ اس کا لقب غالب آئو تھا اور اس نے مسعود اور اسکندر دیو پر بلا لڑیے پر اکیس برس مکرانی کی۔ اسے لیاؤ ولفوس یعنی تخت پر اور بھی کہتے تھے۔ اس نے بہتر (۷۲) سالہ بیوہ کو نکاح کر کے جویت اور کتب انجیل و عظیم السلام کا طبع رانی سے یونانی میں ترجمہ کرایا ان ۱۱۰ میں شمعان (جس کو ذکر کرنا ہو چکا ہے) اور ہ فریگی تھے۔ جسے انجیل میں نے اس بناء پر قس کی کہ انہوں نے اسے بت پرستی سے منع لیا تھا۔

قوریت کا ترجمہ: اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمانی بطریقوں کا اور یہ مقدمہ کے بادشاہوں میں سے ہے جس نے مصر پر بھی سکرانی کی ہے۔ کیونکہ ایں کریوں نے لکھا ہے کہ اسی زمانہ میں عثمانی نے جوافل مقدمہ میں سے قلا مصر پر قبضہ کیا یہ علم دست قلا اس نے بیوہ کے ستر (۷۰) سالہ بیوہ کر کے تواریت اور کتب انجیل و عظیم السلام کا ترجمہ پیرانی سے یونانی زبان میں کرایا اسی نے وہ بھی مساباتی کا کیا جسے اور اس نے پہلے لیسوی برس بصرانی کی۔ اس کے بعد بطریقوں اور باقاعدہ کام ہوا بعض اس کا نام غلامی اور بعض دراکمب الاثر کرتے ہیں اس نے جو میں باستان میں برس حکومت کی۔ یہ وہی ہے جس نے اسکندر پر شیش گھوڑا مارا کہ میدان ہوا تھا اور یونان بصر کے زمانہ میں چلا دیا گیا۔

بطریقوں کی محبت: اس کے بعد بطریقوں کی محبت برادر مکران ہوا بعض اس کا نام املش اور بعض فیلادلفس مانتے ہیں۔ اس کا زمانہ محبت سولہ برس رہا۔ اس کے زمانہ میں انجیل کا میں قلم کا میں تھا۔ پھر بطریقوں امتداد فتح پانچ برس مکران رہا۔ اس کے بعد بطریقوں کی محبت چار برس کا نام کلا طغر بنا یا جاتا ہے اس نے سترہ (۷۸) برس حکومت کی۔ بعد سے جزیرہ یونان کے بعد بطریقوں مقرر یا بطریق غالب یہ محبت دوسریں مدت باقی رہا بہت کچھ رہا۔ اس کی موت کے بعد ایں مانتے ہیں جو یونان میں مخصوص کا میں جس نے نئی جو ذرا پہلے بارون میں اسلام سے فروغ کیا۔

انجیلوں کا نئی اسرائیل پر حملہ: بطریقوں بادشاہ نکلا کے اپنے لڑکے نائیل کو فوج کے سربراہ قدامت شریف پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اس نے اس پر قبضہ حاصل کرنے میں جلد سے کام لیا۔ طائر کا میں کو قتل ہو رہی۔ اسرائیل کو بہت پرستی پر مجبور کیا تھا وہ دن یوحنا بدی کا ایک مذمت لے کر پہاڑوں میں چلا گیا زبردست لشکر نے یونان نکلا تو وہ قدامت شریف انہیں آواز دیا کہ تم نے نئی شمعان کے حالات میں غریب کیا ہے۔ بطریقوں محبت دار کے بعد بطریقوں محبت پر انجیلوں پر اس مکران رہا۔

نئی شمعانی کا پہلا بادشاہ: اس کے زمانہ قدامت میں یہ وہی پہلا اور اس کے بعد جو نازا اب اسی کے بعد اس کا بھائی مسمون اس کے بعد ہر قاتل گزرا ہے۔ جس کا نام یوحنا ہے یہی وہ پہلا شخص ہے جو نئی شمعانی میں بادشاہ کے لقب سے مشہور ہوا اس نے اپنے لڑکے یوحنا کو قید و قفس میں سالہ رکھا جس سے قزاقی کے لئے بھیجا اور دنانے اسے شکست دی اور یہود کا جزیرہ صاف مٹا دیا۔ یہ وہ بادشاہ سولہ کو زمانہ بطریقوں بادشاہ شرق سے وحیہ پہلے آ رہے تھے۔

آخری شاہان بطریق: بطریقوں محبت دار کے بعد بطریقوں اور انی جو اس نے میں برس حکومت کی اس نے زمانہ میں بطریقوں نے اسے فرعون کا کیا آباد کیا اور اپنے نام سے اسے مسموم کیا۔ یہ غلامی اور اس کے تجوں لڑکے قدامت میں مکران ہوا جسے خبر سامرہ سبطہ ایران کیا گیا۔ انجیلوں نے قدامت شریف پر حملہ کیا۔ اس کے بعد بطریقوں قلا یا ستر و طوقی حاکم ہوا۔

ملوک قیصر (تیسرے) درود میں تقریباً سات سو برس تک بیکار دور کے زمانے میں اس سے تھوڑے دن پہلے سے جمہوری حکومت قائم ہوئی۔ یہ زمانہ وزراء کا انتخاب ہوتا تھا اور میں پہ سالار کا نام قرار میں لکھا تھا وہی طرفہ اور جانب کے بادشاہوں پر عمل کرنے سے بنے جاتا۔ مگر ایک ایسے کو فتح کرنا تھا یہ لوگ پہنچنے پر فانی دوسرے سے پہلے تھے بس ایک اور بادشاہوں کو کار نہ دہم درہم درہم کیا تو ان روئیں (انٹھنیوں) کو اٹھلے اٹھیلے کے مقابلہ میں کامیابی حاصل ہوئی اور انہوں نے شہر فتح دینا وہاں کر کے پھر چاڑھیا اور اڈلیں تمام اور فتح کرنے لگا۔ بیت المقدس فتح کر کے اس کے بادشاہ کو قید کر لیا۔ اس وقت میں یہ بادشاہ اور جیولس بن اسکندر (آٹھویں بادشاہ) جو اپنی حیوانی کمیت المقدس میں محسوس کر رہا تھا۔ اسے ہلاک کر کے درود لے گئے اور اپنے ایک پہ سالار کو شام کا حاکم مقرر کیا۔ پھر فلسطین نے اس سے لڑائی کی اس کا دھوکا دیا جس میں فاتحین ظاہر ہوا اور اپنے پکا زور بھائی کو یوں ہی مار کے ہلاک کر دیا اور اس کی طرف سے۔ آخر کار جلاوطن سے اس کی لڑائی ہوئی یہ طے ہو گیا اور اسے دہرے دروہ وائس آج اور فلسطین میں اٹھیا ان اپنے بھائی کے لڑکے کو بھونک کر دے۔ بس یہ دروہ وائس اور زور کو کوئی نہ دے سکتا آج بھی ہوتی ہے انہوں نے اس کے قتل کی ٹھری۔ اٹھیا جان سے اس کے ایک فوق پیشہ لے کر آج بھی۔ پولیس اس کی دوسرے دروہ وائس نے اس کی طرف اور اس پر قابض ہو گیا اور یہی قیصر۔ آٹھویں سے تھوڑے دن پہلے اس نے درود جو پڑھا تھا دیکھ کر کھانا کھا لیا۔

قیصر کا لقب: نقطہ تیسرے معرب ہے نقطہ چار کا۔ چار و بڑا دل کے لغت میں پانی کو کہتے ہیں اور اسے بھی کہتے ہیں جو چار کا تھا۔ یعنی لوگوں کا یہ بدل ہے قیصر کی ماں جس وقت یہ صل میں تھی مرنے لگی اور یہ اس کا بیٹ چار کا کہلا گیا لیکن روایت اول صحیح اور اربعہ انی الصواب ہے یہ تقریر تھوڑی کہ مجھے کسی صورت سے نہیں جتا۔ یہ ملوک اسکندر یہ اور اسکندر وہی کے خزانے دار، اٹھایا۔ مشرق و شمال نے بادشاہوں نے اس کی اطاعت قبول کیا۔ شام میں اس کا ماضی (گورنر) یہ وہ اس میں اظہار تھا اور میں اس کی طرف سے قاضی حکومت کر رہا تھا۔ کسی ماضی اس کی گئے زمانہ حکومت میں ۵۵۰ جلوس میں ہوا ۵۵۱ قیصر کو درجن میں حکومت کر کے بادشہ کے مات میں چلتا ہوا جس نے ۵۵۰ دریا کی مگر مر گیا۔ انتہائی مملوام ہو و دھو و (۵۵۰) شہر کا حکام ختم ہوا

انٹھنیوں (جولیس) قیصر اپنی عمدہ مذکورہ فصاحت کی طرح کرتا ہے کہ ان کی سہ سے پہلے دروہ کا انتظام جیولس کے سپرد تھا وہی تمام کاروبار سلطنت کیجئے تھے۔ ان لوگوں کی تعداد تین سو تھی۔ ان میں نے تین سو لکھائی تھیں۔ شخصی دوست کی کو نہ دیا۔ ان میں سے ایک فلسطین جس کا نام فرہ لکھا تھا یہ مجلس ہوتا تھا اور اس کی رائے دور وہی کے قائم مقام بھی جاتی تھی۔ انکی انتظام نگہوار ماضی تک جاری رہا اس نے چار برس تک درود کا انتظام کیا اپنی قیصر کے ام سے موسوم ہے۔ کہ ان کی زبان میں وہ وقت مرنے سے جب کہ یہ حالت تھی تھی اور یہ اس کا بیٹ چار کا کہلا گیا اور ان کو دروہ پہنچا تو شہر کی۔ اس کا زمانہ ختم ہو گیا اس نے دروہ میں چار برس تک حکومت کی۔ پھر اس کے بعد یولیس قیصر میں جس کا نام رہا اس کے بعد وہ غلطی قیصر میں مرنے لگا۔

قیصر او غلطی او غلطی قیصر درود کے مرنے میں اس کا ایک پہ سالار تھا۔ جو اس کی اجازت سے لشکر لے کر شہر اور اڈلیں

نے شعور منانے ہاتھوں سے لیا، بیت المقدس صلیب ٹانے کے لئے آؤں لیکن یہاں کا شی سے نہ رہا، وہاں اچھا آیا۔

حیسانوں کا قتل عام۔ اسی زمانے میں چودہویں حکومت کے عہدِ ولایتِ قیصر مرگیا اس کی جگہ اس کا لاکھوڑوں تخت نشین ہوا۔ یہ تخت نشین کہتے ہیں چھوٹا قیصر ہے اس کا لقب و نذر محمد ہے بڑا صاحبِ تخت۔ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ لاکھوڑوں تخت نشین بیوی کو قتل کرنے میں جس نے حصے میں لے کر ان کو قتل عام کا حکم دے دیا۔ اسی زمانے میں بلخ میں خوارزمیوں کا سردار (ملا) داؤد گیا اور اس کی جگہ لاکھوڑوں تخت نشین فریقہ دوم مرگیا۔ بلخ میں کچھ عرصے تک بلخ ترقی رہا۔ یہ خوارزمیوں کا سردار دوم کی طرف سے کج کامرستانہ تھا۔ مرگس انجیل اسکندریہ میں اس کی حکومت کے بارہویں برس ملا گیا۔ اس کے قتل کے سات برس پہلے سے اسکندریہ مصر پر تہہ ممالک مغرب والے غارتگری کی کہ تہہ ممالک سے۔ اس کی جگہ ملا بلخ ترقی مقرر کیا گیا یہ مرگس انجیل کے بعد اسکندریہ پہلا بلخ ترقی ہے اس نے اپنی اکثر مقامی کے لئے بارہویں تخت نشین کر کے کچھ عرصے عہد سستی سے داخل ہے کہ یہ وہی تخت نشین ہے۔ دوسرے برس یوں کا قتل عام خوارزمیوں کی طرف سے ہوا۔ ملاوں کو مہیا گیا اور مہا کے ہرے نفس خوارزمیوں کا قتل عام ہوا۔ (بیت المقدس کے کھجوروں کا سردار ملا داؤد) اسی زمانے میں نفس خوارزمیوں کا قتل عام ہوا۔

پسند المقدس نے نصرانیوں کا انحراف، یہودیہ نے نصرانیان بیت المقدس پر، افسوس کہ ان کے اسلاف جمعہ چاروں میں خود کو مار ڈالا۔ ان کے مبادیات غایت تو گراہا میل کو کھینچ کر آتی تھیں۔ یہاں تک کہ جانے اور قسطنطین نے اس کو نکالا۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے۔ لیکن یہاں تک کہ یہودیہ صرف عمارت کے بعد میں کا پچھلا دور، برہنہ شعوں میں نکلا، عیسائیوں کا مستقل ہونا پھر یہودیہ کی عمارت میں یہودیہ نے لڑ بھڑ کر نصرانیوں، بیت المقدس سے نکال دیا، وہ چاروں جہاں میں ہو کر عربوں کے ہاتھ سے مسمی ہو گیا۔

اسباب شیانس کا یہ دو قسم پر مشتمل ہے۔ خیر و ان کے یورپیوں کی سرکوبی اور بیت المقدس کو ایران کرنے کے لئے اپنے ہر سال راجا اسباب شیانس کو ہر حکمرانی طرف سے روانہ کیا۔ یہود نے بیت المقدس کی قلعہ بندی کر لی اور اسے چھپانے کی فوجیں بھیجیں۔ ان کے طرف سے قتلے ہوئے تھیں ان کا ششوں نے بھوکہ نہ کھانا کھا یا ان کی فوج میں اس سے پہلے کا کالی اور اذیت تھیں جانچیں تھیں۔ اسباب شیانس نے یہود کا چاروں طرف سے محاصرہ کر کے ان کے قتلوں کو خود کو ختم کر دیا اور ایک ہی دن تک وہیں ٹھہرا اور ہلاک

نیرون قیصر کا تخت: ہر شیئی کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد کہاں کہہ سکتے تھے تیرہویں قیصر میں بغاوت پھیل گئی۔ ریڈیو، اخبار، سانس کی طواعت سے نکل کر گئے۔ اہل ازمیہ شاہد کاہن کے سطح پر گئے۔ تیرون نے اپنی بکرا کے دادا کو بھجوانا میں نوچ کر انگلی سے کہا بیویوں کو سر کرنے کے لئے کچھ دے جس نے ان کی بجائے کئی حشمتی آگ کو ختم کر کے پودہ دان شاہ پر حملہ کیا۔ کیونکہ یہ بھی قیصر کی حکمت کے خلاف نہ اٹھائے ہوئے تھے اور شاہ کا سر بہت اشد قیصر اپنے انگلیوں کے ماتھے سے مارا گیا۔ بیکرا اس کی حکومت کا دور ۱۱ سال پرما ہو چکا تھا۔

مسیحی اقصیٰ کا انہدام: اس نے وہی زمانہ بنا دیا جس میں ایک مہم سالار مانڈلس اور سرزمین جوئی کی طرف بھی بھیجا تھا۔ جو برطانیہ کو فتح کر کے تیرہ دن گھر کے کتے کے بعد ویرانہ اور دیواریوں نے اسے اپنا حاکم غالباً جب لٹن والہات کی اطلاع پیش کیا تو جوئی اور اس کے مشیروں نے اسے دروہ کی طرف ڈال دیا۔ جوئی کے سامنے دی اور پیرو جوں کے سردار نے اس کی

بادشاہ کی بشارت دی، جو اس کے برہنہ قہر تھا اسلئے کہ یہ یسوع بن یون ہے جس کا کر اس سے پہلے یوحنا (جسے شیطان اپنے لڑکے طیش کو بیت المقدس کے محاصرہ پر چھوڑا تھا اور چڑا چڑا۔ طیش نے بیت المقدس فتح کر کے مسجد اقصیٰ کو مسمار کر دیا اور اس کی عبادت کو منہدم کر دیا۔

یسوع یوں کی تباہی اور بربادی پر پیش گوئی کرتا ہے کہ اس واقعہ میں لاکھوں یہودی مارے گئے اور اسی قدر ممالک محاصرہ ہو کر مر گئے۔ خود ہزار کے قریب غلام یا کافر دولت کے تھے اور تقریباً ایک لاکھ یہودی اور وہیں اسی قریب سے لاکر باقی رکھے گئے کہ وہی بچے تعلیم ان دنوں جنگ کی حالت میں اپنی پرہیزگار خانہ سال کرتے تھے۔ یہود کا یہ جلوہ کبھی تھا۔ یہ واقعہ بتا ہے بیت المقدس سے ایک ہزار ایک سو ساٹھ برس بعد مسیح پانچ ہزار و سو تیس سال بعد یوں کی بربادی اور عمارتوں کے آٹھ سو تیس برس بعد واقع ہوا۔

اسی شہر کی حکومت۔ یہ وہاں نے اور پہنچ کر اس پر سالارہ کی تخت سلطنت سے اتار کر قریباً زلزلت پر غنا دیو اس کے آگے سے پہلے نبیوں کی تصریح تھی جو خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا تھا۔ اسی وقت سے یوں قیصر کے خاندان سے ایک سو سالہ عرصہ حکومت و سلطنت کا سلسلہ چلتا رہا اور قریباً نو سو سال بعد یہودیوں کی مستقل مگر ان کی اور اپنے کی قیصر کی کے لقب سے مطلق رکھا۔ انھیں حکام ہر خصوصی (پرویشیوں کا نظام قائم ہوا)

خلایاں قیصر کا قتل۔ ابن عربی روایت کرتا ہے کہ اس شہر میں کوئی جگہ وہ جسے خریف کا محاصرہ کے یوں کے قیصروں کے قتل کی تقریب تھی اور یسوع بن یون کے قتل کے طریقے نے اسے قیصر کے لیے کی بشارت دی تھی کہ اس نے اپنے لڑکے طیش کو بیت المقدس کے محاصرہ پر چھوڑ کر کچھ فکر ہمراہ لے کر ویرانہ کا قصد کیا۔ لیکن اسی کے پہنچنے سے پہلے اہل روم نے نیردن قیصر کے قتل کے بعد نمایاں بن قیصر کو اپنا حاکم بنانا تھا۔ نمایاں قیصر نہایت چھینٹ اور ظالم تھا اس کی حکومت کے نو برس میں کسی خدام نے حالت خلعت میں اسے قتل نہ لایا۔ تب اس کی جگہ کوئی نوخت نہیں کیا گیا تین مہینے بعد اسے قتل سے اتار کر اہلس کے سر پر تاج قیصری رکھا گیا یہ آٹھ سو تیس سال حکومت کرتا رہا اس کے بعد اسے شہر میں لے کر (جس کو ہریشیوں شیطان کہتا ہے) اور سپہ سالاروں کو ویرانہ کی طرف بھیجا انھوں نے اہلس کو کشت اسے کر مار ڈالا۔ اسے شہر میں لے کر اس واقعہ کے بعد روم کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔

یسوع یوں کی بربادی کا انجام۔ وہی آثار میں طیش نے بیت المقدس فتح کر کے بنے غار والی قبرستان اور واقعہ یہودی قیصر یوں کو ویرانہ اپنے باپ کے پاس بھیجا۔ وہی مہم کہتا ہے کہ اس واقعہ میں ایک لاکھ یہودی مارے گئے اور تقریباً ہزار افراد کر لائے گئے۔ رومیوں نے ان قیدیوں کے ساتھ دشمنانہ برتاؤ کیا۔ بیت المقدس سے روئے آئے ہوئے رومیوں یہودیوں کو بیچ کر اور انہوں کے سامنے اعلیٰ دیتے تھے۔ بعض دہرے سے اس واقعہ کی حکایت کرتے ہیں کہ وہ ہر دو چھک اپنے تھے اور وہ انہیں چھاڑنے لگے تھے بعضی کو ہی طرف یہ تمام قیدی مار ڈالے گئے۔ دواظم

نصرانیوں کی مراجعت پر دشمنی۔ طیش کی کامیابی سے جس قدر یہودیوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا اسی قدر عیسائیوں کا فائدہ ہوا وہ عیسائیوں کو جلال میں لے کر ان کی طرف چلے گئے تھے مگر بیت المقدس و انہیں آئے اور کتب (گرجا) بنایا۔ ان دنوں ان کا اسقف شہر خان بن گل یوسف تھا۔ کا چھارہ مہائی تھا۔ بیت المقدس کو دوسرا اسقف ہے۔

طیش اور قیصر بنی اسرائیل اسہائیس (یعنی جیشان) اپنی حکومت کے نویں برس مر گیا اس کے بعد اس کا لڑکا شیش قیصر دیا تین برس بدشاہ ہوا اور روایت اسی عہد حکومت اسکند کے چار سو برس بعد بدنی اور بدعت قیصری ہوا۔ یہ معلوم حکم سے نثری واقف اور تمہارے تین عروج اور نثری تھا۔ لاشع اور غریبی زبان بھی جانتا تھا اس کے بعد اس کا بھائی دوم زن چند برس حکمران رہا۔ فرانس کی لڑائی میں مارا گیا۔ ہر شیش کہتا ہے کہ یہ فیروہن کا شیرازہ قاتل سلاک انصاری کا ولی دشمن تھا۔ پوچھا جواری کو کسی نے قید اور بیوقوف کیا میں مجاہد نے اسے اسلحا نوں کے نام سے پاد کیا ہے اور اس کے بعد حکومت کو سول برس میں بھوکے مارے ہوئے کا سخت دشمن تھا ان مصلحت کے پہنچے کوئی کیا۔

آئی بیوز احمد زری کی گرفتاری۔ چونکہ اس زمانے کے بعض مضامین کا یہ اعتقاد تھا کہ سچ کچھ عرصہ بعد پھر آئیں گے اور حکومت نہیں گے اس لیے اس نے ان کے قتل کا بھی حکم دے دیا اور بیوز احمد زری کی اولاد کو قتل کر کے دودھ پیچھ دیا۔ ان لوگوں سے سچ کے بارے میں سوال کیا گیا انھوں نے یہ جواب دیا کہ سچ دیا حکم ہونے کے بعد آئیں گے۔ دو سو برس نے یہ سن کر انھیں مجبور دیا۔ اس کے بعد پلوں میں بطریق استند یہ رہے تھے جس کا۔ جہاں اس کی شہرہ ہر جس میں مصداق اور ان کے مرتب کے بعد کمرہ ہو مقرر ہوا۔

پوچھنا جواری کی رہائی۔ ان مجاہد روایت منگی کو کر رہا ہے کہ اس کے زمانے میں بیوز احمد زری نے اس کا واقعہ پیش کیا۔ زہد سلیکوں نے اسے اور تمام طشی اور جوہریوں کو دوسرے بھگوا دیا اور یہ حکم دے دیا کہ انھیں کسی قسم کا احرام و اگر اسے دیا ہے اس کے بعد دو سلاکوں جسے ہر شیش دوم ہاں کہتا ہے مر گیا۔ اس کی جگہ پر بارہ اور عورتوں اور طیش و دوسرے حکمران رہا۔ اس نے جو حاروی کو قید سے آزاد کر دیا مذہبی آزادی دے دی۔ اس نے اولاد ہونے کی وجہ سے مرتے وقت طریقیہ سپہ سالار نے ان میں بدشاہت کی وصیت کی اس عہد اسے قید خانوں میں اور منگی طرحوں کے نام سے یاد کرتا ہے اس نے باخلاق و شفیق و مہربان حکومت کی۔

جیسا یوں پر ظلم و تشدد۔ اس نے صحابہ ان کلویا استغ بیت المقدس اور غلامیوں کی بطریق اس کا کہ کو قتل کر دیا۔ نصرانیوں پر اس کے عہد حکومت میں بڑی بڑی سختیاں ہوئیں ان کے مذہبی پیغمبر مارے گئے جو ام الماس کو ظنی ظلام بنائے گئے یہ دون کے حدیث براقص ہے جو حاتم نے اس کے۔ ۱۔ پلوں میں ایلیا انجیل زبان راسد میں لکھی۔

یہودیوں کی بد عہدی۔ ہر کوئی یہودی بطریق بیت المقدس و انہی آنے اور شہادت اقبال سے بد عہدی پر آمادہ ہونے لگے ان کے میں کی پہلی کھیلنے کو ایک نثری بد عہدی کی تھی جس سے بد عہدی ہوئی اور کو قتل کر دیا۔ یہ بد عہدی کہتا ہے کہ اس سے اور یہودیوں سے بہت لڑائی ہوئی انھیں لڑائیوں میں سقتان مصر اسکند پر یہاں ہوئے یہودیوں کو اس مقام پر شکست ہوئی۔ قیصر انھیں کھنڈ کھنڈ مارنا بھگتا بھگتا اور ان کی خدمت و شوکت کو مٹا دیا۔ اس عہد کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے نویں سال کو شیش و بطریق اسکند گیارہ برس حوالہ ذکر مر گیا۔ اس کی جگہ امر غریبی بطریق مقرر ہوا یہ بارہ برس تک بطریق رہا۔ بطریق مصنف کتاب کہتا ہے کہ شیش حکیم نے ان کے لیے جس میں دوسرے صلہ کا دعائی۔

بیت المقدس کی ستانی۔ اس عہد کہتا ہے کہ یہ باغی کی لڑائی میں مارا گیا اس کی جگہ اندر یا نور یا کسی یہی تک تھران

رہا۔ اس نے اپنے اپنے اوقات حکومت میں عہدوں پر پہنچنے کی نیکین جو عرصہ بعد علم و شہاد کے خوش شہر مقدس شہرہ پاک کیا اور اس کا نام ایلیا رکھا۔ اپنی عہد نگاہ ہے کہ یہ مصر کی کاؤنٹن تھا۔ ان میں سے ایک بڑی جماعت کو مارا اور اوجہ بہت پرستی کرنے لگے۔ اس کے سب سے جلوس میں پھر بیت المقدس دربار کیا گیا۔ وہاں کے عوام ہلاک کر کے مکے اور شہر کے دروازے پر ایک پتھر بٹایا گیا جس پر ایک لوح تھی جس میں شہر ویلیا لکھا ہوا تھا اس کے بعد باطل سے ایک شخص نے اس پر خرچ کیا۔ اس نے اسے مصر تک پہنچا کر یا پھر اس نے اس مصر کی خواہش سے پھر وہ عظیم تک ایک شہر کہہ دیا۔ جو اس کے بعد نہ ہو گئی لیکن جب فتوحات اسلام کی دھجیں پر مصر تو عربوں اور اعراس نے اسے پھر کہہ دیا۔

بیت المقدس کی آخر سر نو تعمیر و برپا دی۔ اسی اندر بانوس نے شہر قدس کو پاک کیا اور دی پھر آ کر وہاں مسکنت بن کر رہے لیکن جب اسے یہ معلوم ہوا کہ یہودی عہد شکنی پر تھے تو نے میں اور ذکر یا نامی ایک شخص کو اپنے شاہی خانہ میں سے اپنے نام کا لیا ہے تو اس نے ایک خون خور و لشکر ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا جس نے انھیں انتہائی بری طرح قتل کیا اور شہر کو ہار ڈالا۔ یہودی طوائف نہ رہے تھے اور یہاں بیت المقدس میں تعمیرات کئے۔ بیت المقدس کی پرہیزگاری کی دیرانی کے نزدیک برس چھ ہونے پر بطور کبریٰ تھے۔

مکمل زہرہ کی تعمیر۔ نصاریٰ ان دنوں موضع قبر سے سلیم تک پھر رہے تھے اور وہیں نماز پڑھتے تھے اور وہاں کوڑا پھینکتے تھے جو بنائیں نے انھیں فرزند سے سے پہلے کا اور اسی مقام پر ایک چنگا ہرہ کے نام پر بنایا۔

بطارتہ اسکندریہ۔ اس کی عہد نگاہ سے روایت کرتا ہے کہ سب سے جلوس بادشاہ اندر یا بانوس میں عالی المر یا باقی ہو گیا اس جو عہد و عیون کی تہذیب سے المر یا میں مختلف اوقات میں متعدد حکام کیسے گئے اور شہر اس میں ایک دار الحکومت بنوایا۔ نامی حکم و تعلیم کے لئے مقرر کئے اور سب سے جلوس میں غلش بطریق اسکندریہ مقرر ہوا یہ حکمرانہ درج و طہر دست تھا سارہ بری تک اس عہد سے پرگزار ہے یہ ساتواں بطریق تھا۔ اس کے بعد اندر یا بانوس اہل حکومت کے ایک سو بیس برس مر گیا اور اس کی جگہ اس کا لڑکا بطریق بن گیا۔ یہ درویشوں کا تھا۔ اس کا نام قیصر اکریم ہے۔ یہ روایت انتہا عید میں نے انھیں برس اور پانچ سو سیدی ایکس برس حکومت کی۔ اس کی حکومت کے پانچ برس میں یا بانوس بطریق اسکندریہ ہوا یہ انھوں نے بطریق تھا۔ اس نے وہیں تک اس عہد سے نہ کام و انجام دیا۔ اس کے بعد گویا نو چودہ برس تک بطریق رہا اور اسکونت کے ساتویں برس اوو یا بانوس حکم پر گیا۔ بطریق صاحب کھلی کہہ کہ اور اہل بانوس عظیم نے موسیٰ کو ماکہ و مدد گاہ سب سے جلوس میں بادشاہ انطونش میں جاتی گئی۔ واللہ اعلم

نصاری بر قلم و ستم۔ انطونش اسکندریہ کے چار سو تریسویں برس بعد ہوا اور باغیاں برس حکومت کر کے مر گیا اس کی جگہ اور اہل بانوس برادر انطونش موسیٰ اور اہل حکمران بن گیا اسے انطونش اور مکی کہتے تھے۔ یہ اہل فارس سے نہ تھے بلکہ تارک۔ پہلے انھوں نے آرمینیا اور سور یہ کو اس کے حکم تک متوجہ سے نکال لیا تھا۔ لیکن آخری لڑائیوں کا یہ نتیجہ ظاہر ہوا تھا کہ جس نے انھیں مغلوب کر کے اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ اس کے عہد حکومت میں رہا اور قحط کا بہت زور و شور ہوا نصاریٰ کی دعا سے

اذا حق تمام جہہ داران کر جائے حضور پیش کے کفر کا فتنی لکھا دیا جائے نیک یا بد کر گیا۔ سلطان پیش قسطنطنیہ سے نکل کر انیم (سید مصر) میں آ کر قیام ہوا اساتیرس تک پہنچ کر پھر واپس چلا آیا اور واصل میں فرستے تک عراق اور فارس میں مشرقی بادشاہ کی کاغذیں بکلیں کیا۔ خود شہنشاہ نے سلطان پر فخر کرنا چاہا جس سے حضور پیش کے بعد شہنشاہ کو ہتھیار نہ مل سکے۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہوئی کہ
 بہرام جو رومیوں پر فخر کرتی تھی۔ سلطانوں میں طواغیتیں اصرار میں نہ ہونے بلکہ اس کے برعکس یہ بھی ہو گئی کہ اس کی جہد
 و تفریق متبرک رہا گیا اور سلطانوں میں جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے برعکس یہ بھی ہو گئی کہ اس کی جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے
 ترک سے اکثر لڑائیاں ہو گئیں۔ پھر بہرام جو رومیوں سے اعراف کے روم پر حملہ آور ہوا حضور پیش نے اسے شکست دینی
 اس کے بعد اس کا راجہ و راجہ بادشاہ ہوا۔ پھر واپس آئے کہ زمانہ طواغیتیں اصرار میں نہ ہونے بلکہ اس کے برعکس یہ بھی ہو گئی کہ اس کی جہد
 اسی زمانے میں وفاق و اتحاد اصرار میں نہ ہونے بلکہ اس کے برعکس یہ بھی ہو گئی کہ اس کی جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے
 جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔

سرمقیان قیصر اس کے بعد شہنشاہ کے بعد واپس آئے کہ زمانہ طواغیتیں اصرار میں نہ ہونے بلکہ اس کے برعکس یہ بھی ہو گئی کہ اس کی جہد
 و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔

جیسا کہ فرماتے ہیں۔ اس کا راس سے فخر ہو چکا ہے کہ کونسل و مصر میں طواغیتیں اصرار میں نہ ہونے بلکہ اس کے برعکس یہ بھی ہو گئی کہ اس کی جہد
 و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔

برطانوی سلطان نے سلطان کے بعد واپس آئے کہ زمانہ طواغیتیں اصرار میں نہ ہونے بلکہ اس کے برعکس یہ بھی ہو گئی کہ اس کی جہد
 و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔

لاون قیصر سلطان کے بعد واپس آئے کہ زمانہ طواغیتیں اصرار میں نہ ہونے بلکہ اس کے برعکس یہ بھی ہو گئی کہ اس کی جہد
 و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔ اس کے جہد و تفریق متبرک رہا گیا۔

تاریخ احمدیہ میں ملتا ہوگی۔

پیر کا روم پر حملہ۔ اسی قیصر کے قریبی سال حکومت پر نے روم پر حملہ کر کے نئے پتھر اور چٹانیں لایا جس سے قیصر نے جلا وطن کر دیا تھا۔

بطریق اٹلیا کہہ کی گرفتاری۔ اسی سال جب کہ پیر مذہب مقررہ مجمع خلیفہ دین کا باندھ تھا اس نے منصور شاہ پریش بطریق اٹلیا کی اساتذہ شریفی کو جمع کر کے لوگوں کو مذہب مقررہ مجمع خلیفہ دین کا باندھ کر تاجپان تھا لیکن انہوں نے جب انکار کیا تو بطریق اٹلیا کی کورٹار کر دیا اور اس کے پاس بعد از ان کو دیا۔ بطریق اٹلیا کی قید سے رہا ہو کر مصر چلا گیا اس کے بعد ابو لیہار یوس اسکندریہ کا بطریق آیا اس کے پاس کوئل خلیفہ دین۔ یہ مقررہ خاندان کی سب سے جمی لوگوں نے اس سے انجی علاقہ کی حلیم حاصل کی اور ان کی خلیفہ کی۔

چٹانیں اٹلیا قیصر جب چٹانیں جمی حکومت کے قریبی ہی سرگیا تو اس کی جگہ بطریق اٹلیا قیصر ۸۳۰ اسکندریہ میں تخت نشین ہوا۔ یہ مذہب مقلد کا باندھ اور منصور قیصر کے چچا کا ترکا تھا جو کہ اس سے پہلے قیصر بناتے تھے۔ نے چٹانیں جمی سرگیا کی۔ ان کا بیوی بنتا۔ یہ کہ اس سے تین تیس سال بزرگتر ملتا تھا۔

ایلیا کی چٹانیاں اس سے رہے۔ جس میں سرگیا نے جلا روم پر فوج کشی کی۔ انچیا کو خاندان کا صلیب کو جو وہاں تھی۔ چٹانے مینا اور اسے طبعی میں سامراج نے بدعت کی اس نے ان سے شہر دل نو جاہز دیا اور اسے طبعی میں حادث بن جلا امیر ضلال اور اب اس نے یہ شام میں قیصر کی جانب سے صف آرائی کی اور شاہ فارس کو شکست دے کر قید ہوا کو چھڑا دیا۔ اس کے بعد روم اور فارس میں مصالحت ہوئی۔

سرگیا کے دن میں تبدیلی۔ اسی سے زمانہ حکومت میں غیہ میلاد چھو بھر کے چٹانے چوچیں و جبر میں مقررہ کی گئی۔ سبھی کہتا ہے کہ چٹانیں نے لوگوں میں مذہب مقلد کے پھیلانے کا قصد کیا تھا۔ یہ مذہب تاؤس بطریق اسکندریہ نے پھونپھونے کی وجہ سے مخالفت کی اور چٹانیں نے قیصر نے اس کے ارادے سے اسے گرفتار کر لیا پھر ہاتھ سوچ بچ کر بھجوا دیے۔ بطریق اسکندریہ رہائی کے بعد مصر چلا گیا۔ چٹانیاں نے اس کی جگہ پالس کی مقررہ کیا۔ یہ مذہب مقلد کا مقلد تھا۔ اسے ایضاً مذہب ۱۰ لوگوں نے قیصر بنایا۔ یہ وہ برائے تک تھا جس کا پرچہ۔

بولیہار یوس بطریق کا قتل۔ سب سے اسی بطریق کہتا ہے کہ اس کے بعد قیصر نے بولیاہار یوس چھ سالہ کو بطریق اسکندریہ مقرر کر کے روانہ کیا۔ بولیاہار یوس لشکر کی ہلاک پینہ ہوئے تیسرے میں داخل ہو۔ انجرات داؤد کر دیا ہی اس نے سب سے کیا اس نے لوگوں کو پھر مذہب مقلد کی بدعت کی جس نے کچھ بھی مخالفت کی اسے تعلق کیا۔

سامراجہ کی سرگشی و سرگونی۔ اسی چٹانیاں نے زمانہ حکومت میں سامراجہ نے ضلعین میں بدعت کی ہے جس پر نیکوئی کیا۔ ان کے گرجاؤں کو مذہب مذہب قیصر نے یہ سن کر ان کی سرگونی کے لئے لشکر روانہ کیا جس نے سامراجہ کے سر پر ہتھیار مقرر ہو کر نیکوئی کی اور گرجاؤں کو از سر نو پیدا کیا اس سے پیشتر تھے جو باہر تھا۔ بیت النعم کا گرجا پیچھے چھوڑ تھا اسی مذہب اسی قیصر کے علم سے دیکھا گیا بیتا کتاب موجود ہے۔

اسکندر یہ مصر میں مقیم رہا جب اسے اہلی قادیسی کے حملے کی خبر معلوم ہوئی تو وہ مسعودی اسکندر یہ قبر میں بھاگ گیا۔ سات برس تک اسکندر یہ میں اس کی ہنگامی ریوی فرقت یعقوب نے اسکندر یہ میں زمانہ حکومت قزاقش قیصر میں اخطائیوں کو بطریق بنایا تھا۔ چارہ برس تک بطریق رہا۔ فرقہ ملک نے مجبور ہو کر جو کثرت کثیر فرقہ یعقوب کو دے دیے اور یعقوب یہ وہاں کے گرجاؤں پر قابض ہو گئے۔

اشاشیویش بطریق اناجیشویش بطریق اس کا یہ تائف و دنیا لے کر ساتھ اور راجہوں کے ہمراہ انڈیا میں سے ملے کے لئے آیا اور جہ سے چوتھے کی سات مہاراج بادلی۔ وہ چالیس روز لشکر کر اپنے مقام پر چلا گیا اور انڈیا میں اپنی ولایت کے بارہویں برس میں سوچیں برس ہندو طاؤس کی حکومت کے سر گیا۔

جرج پر ویدیم جہ سے فارغ ہو کر پھر قلعہ پر چاٹھا اور تھانت بنی سے حصار کر کے آدھ وقت ہندو ملک باگل بند کر دیا۔ بطریقوں نے طریق میں جمع ہو کر براہ دریا کمانے پہنچے کا کافی ذخیرہ ایک کشتی میں جرج (ایک بطریق تھا) کے ہمراہ قلعہ پر چاٹھا دیا۔ محصور وہی اس کشتی کے قلعے سے بہت قوی ہوئے۔ جرج کو انتظام کی میں شامل کر لیا اور قاضی قاضی قاضی سے دشمن ہو کر اور اس وقت ہندو کا اسے باغی کچھ کر قتل کر کے (۱۹۳۳) اسکندر یہ میں جرج کو تخت قیصر پر بٹھا دیا۔ جرج نے تخت پر بیٹھے ہی پر ویدیم حکومت میں سے قلعہ سے ہانی دیا اور اسی کے بعد بے قہری کے ساتھ انجمن برس چھ سیکر حکومت کرتا رہا۔

جرج کی پرویز سے صلح کی درخواست انہی الماریب کہتا ہے کہ اس نے جین میں مگرانی کی اور خیال وہی بطریق اس کی حکومت کا زمانہ ان سہ جہری سے شروع ہوتا ہے اور ہندویش کہتا ہے کہ یہ واقعہ ۹۰ ہجری کا ہے اور اس کو جرج میں جرج میں انڈیا میں کیے ہیں۔ جب یہ مگران ہوا تو اس نے پرویز کے پاس صلح کا پیغام بھیجا۔ پرویز نے فراموش گاہم کرنا چاہا۔ جرج نے اس سے انکار کیا اور چھ برس تک اس کے کامر سے شہ رہا۔

جرج کا قادیسی پر حملہ مگران جرج نے اس کے حاصر سے اپنی شکست کھائی تو فریب دینے کی غرض سے فراموش راج قبول کر لیا اور وہاں جنگ ادا کرنے کے لئے چھ بیسے کی مہلت مانگی پرویز وعدہ پورا ہونے کے انتظار میں ٹھہرا اور جرج نے اپنے بیانی قلعہ میں کو قلعہ میں مجبور کر پانچ ہزار روسیوں کو لے کر اور مل زادہ سے قادیسی کی طرف چلا گیا ملک قادیسی اپنے زمین اور مردگاردوں سے خالی ہونے کے جب جرج کے ہاتھں خوب خراب اور ہیران ہوا اور پرویز کمری کے دونوں لڑکے تھوڑے اور اور شہر وہ چھ ملین مہم جت ضرورت سے تھے جرج نے گرفتار کر کے ملوں اور شہر دور ہوئے ہونے کی طرف آیا اور وہاں خود کر کے آرمیت کی طرف بڑھا۔ جب جرج قلعہ کے قریب پہنچا تو پرویز یہی کر اپنی سلطنت کو واپس ہوا۔

منصور دینا سرحد کی اطاعت مگران جرج نے اپنے ۹۰ ملوں میں مہل و اسباب فراہم کرتے اور کچھ گیری کی غرض سے شروع کیا مہل و مل منصور دینا سرحد نے پہلے کرنا کیا جبکہ اور اور مل مل ہونے کا عند کیا۔ لیکن جب جرج اس کے سر پہنچ گیا تو ایک لاکھ چار دے کر اپنی جان بچائی جرج نے سر دہم خرواں کے لاکھ سے اس کے ہمدے پر بحال رکھا۔

۱۔ جرج کو دی۔ ان میں مگران کیجے تھے کہ جرج نے ہندو یا مگران کے ہمدے میں ملایا۔

پای: ۶۶

ہر قل کا دویزہ وال

[illegible][illegible][illegible]

کے دولہ کیا۔ چنانچہ لکھنؤ، اسلام آباد، بنوں، وادی کی ماتحتی میں دمشق کی طرف بڑھا اور اسے فتح کر لیا جبکہ کہ ہم فتوحات (اسلامیہ) میں جانتا کریں گے۔

جنگ یرموک : عمر قیاسی نے اطراف عسکریہ پر حملہ کیا اور وہیں نے نہایت مستعدی سے اس کا جواب دیا۔ لیکن ان کی قسمت میں ناکامی پہلے سے لکھی جا چکی تھی وہ شکست کھا کر یہاں جنگ سے بھاگ کر بیت المقدس اور قیاریہ میں پناہ گزین ہو گئے اس کے بعد صحراروم نے ہر طرف سے دھمکے پائے۔ ہزار کی جمیعت سے مسلمانوں پر حملہ کیا۔ مسلمانوں کی تعداد اس وقت تقریباً تیس ہزار تھی۔ انوں لشکروں کا مقابلہ مقام یرموک میں ہوا۔ وہیں کو اس کثرت نے باوجود شکست ہوئی اور ان میں سے بے شمار وہی مارے گئے یہ واقعہ ۱۰ھ ہجری کا ہے اس ناکامی کے بعد وہیں کو شکست پر شکست ہوئی رہی۔

فتح قنسطنطنیہ : محمد بن عبد اللہ نے قنسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور قسطنطنیہ کے گورنر نے صلح کر لی۔ اس کے بعد قسطنطنیہ میں واپس آکر چلے۔ یہاں یسوعی نے وہیں کو فتح کر کے ان کا مقابلہ کیا۔ خالد بن ولید نے نہایت تیزی سے اسے شکست دے کر یسوعی کو فتح کر لیا۔ اس ناکامی میں بھی وہیں کی ایک کثیر تعداد ہلاک ہوئی تھی۔ محمد بن العباس اور شریک بن حسن نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا۔

محاصرہ بیت المقدس : حضرت عمر بن الخطابؓ نے اسے اور اہل مدینہ پر چڑھ کر فتح کر لی۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے قرطاج، شریک کو بیت المقدس کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جب اہل قدس ہول محاصرہ اور کثرت حال اقبال سے غلبہ آئے تو انہوں نے صلح کا پیام اس شریک سے بھیجا تو بدلتا تو حضرت عمرؓ نے اسے قبول کیا۔

قد روتی اوان نامہ چنانچہ جناب موصوف نے اور انہیں اس نامہ کی طور پر لکھ دیا۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد من العتبات لاجل ابنا سہم اصون علی رمانہ والاہم

و نساہم و صمیم کتسمہ لا کمن ولا تہوم)

”ہم نے جو زمین اور تمام اہل مدینہ اہل اہل بیت المقدس کے لئے ہے کہ ہے شک وین کو ان کی

دونوں اور اولاد اس کے عرواق کو ان کی جاتی بھاری کٹاؤں (کے) (تو آباد کے جائیں گے اور نہ

سوار سے جائیں گے)

حضرت عمر فاروقؓ کی ردا داری : اس کے بعد قسطنطنیہ کی عمر بن الخطابؓ نے بیت المقدس میں داخل ہوئے اور کلیہ قسطنطنیہ میں چلے رہے۔ نماز کا وقت آیا تو آپؓ نے بطریق سے نماز کی کہ ”میں نماز پڑھتا جا رہا ہوں“۔ بطریق نے عرض کیا ”ایسا مقام نماز پڑھنا نہیں“۔ جناب موصوف نے اس سے انکار کیا اور قسطنطنیہ کو باوجود اس عروج نماز اولیٰ اور جب نماز پڑھ کر رہے تو بطریق سے مخاطب ہو کر فرمایا ”اگر میں کلیہ کے اندر نماز پڑھتا تو میرے بعد مسلمان اس طریقہ پر قسطنطنیہ کو فتح کر لیتے اور مدینہ سے کہ قسطنطنیہ میں نماز پڑھتی تھی“۔ عمر بن الخطابؓ نے اس امانت نامہ کے علاوہ یہ بھی لکھ دیا کہ قسطنطنیہ کے طریقہ میں فرق نماز پڑھنا جائے اور ان کی جاتی جائے۔

مسجد کی تعمیر : اس کے بعد بطریق سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں کوئی ایسا نہ سماتا جو اہل ہم مسجد قائمیں۔ بطریق نے کہا کہ

محرور کیا وہ مناسب ہوگا جس پر بیعت ہو علیہ السلام سے اللہ جل شانہ نے کلام کیا ہے۔ مگر بنی الخطاب نے سزا کو پسند فرمایا اور بنی الخطاب سے صاف کرنے لگے آپ کو صاف کرتے ہوئے دیکھ کر اور مسلمانوں نے بھی ہاتھ دیا اور انہوں نے ان کی صاف ہو گیا۔ مگر بنی الخطاب نے اپنے مبارک ہاتھ سے مسجد کی ہڈی اڑا دی اس کے بعد عمرو بن العاص کو مصر کا حاکم کرنے کے لئے روانہ کیا اور ان کی مدد پر بنی تميم الغوام کو چار ہزار مسلمانوں کا افسر مقرر کر کے روانہ کیا۔ موقوفہ والی مصر نے جزیرے (خراب) کو بے کراصل کر لی۔ مگر عمرو بن العاص نے ان ہم سے فارغ ہو کر انکے رہ کر کراصل کیا چار روز کے حاکم رہے کے بعد اسے بھی رخصت کر لیا۔

منصور بن مروان اور بابا بطریق کی جنگ: ۱۶ ہجری (مطابق ۶۷۷ء) میں بادشاہ دوم (عمری) جسیان بن جبر کے کہنے سے سبکی لشکر کے کرمس کی طرف بلاوا۔ جس میں ان دنوں ابو عبیدہ بن الجراح موجود تھے۔ انہوں نے جزئی کو شکست دی اور امید اپنی جنگ سے بھاگ کے اٹھا کیہ کی طرف آیا۔ اسی زمانہ میں مسلمانوں کے امی ہاشمی سرور قسطنطین مغربیہ دور قیام سائل فتح کر چکے تھے۔ جس سے عرب حصارہ حسنین کلمہ بنام میں ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہو گیا تھا۔ بابا بطریق ان کا افسر ہو کر مسلمانان عرب سے لاکے کے لئے چلا منصور بن مروان نے اپنے عامل دمشق سے ہاشمیوں کو طلب کیا۔ منصور بن مروان نے چونکہ وہ اس سے پہلے اس سے کشیدہ خاطر تھا وہ اپنے سے انکار کیا۔ بابا بطریق بدتم ہو کر مسلمانان عرب سے اعراض کر کے دمشق کی جانب بڑھا لیکن اس کی روانگی سے پہلے عامل دمشق منصور کچھ سوچا کہ اگر سامان و نقد و نقد سے کر دیکل سے نکلا۔ فتاقت زمانہ سے جس وقت یہ مقام پایہ فخران میں پہنچا اسی روز شب کو لشکر دوم بھی آ گیا۔ عامل دمشق نے طبل اور بگل بجايا لشکر بابا نے یہ خیال کر کے یہ لشکر مسلمانان عرب کو بے دخل کر دیا وہوں میں خوب محسوس کی لڑائی ہوئی صد بابا نہیں ضائع ہو گئیں بابا بطریق مارے شرم سے طور جتا گیا اور وہیں رہا۔ زخمی سے اپنی بقیہ عمر تمام کر دی۔

فتح دمشق: بقیہ لشکر دوم نے منصور کے ہر دور دمشق میں جا کر دم لیا۔ مسلمانوں نے مناسب موقع سمجھ کر دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ دوسری طرف سے رومیوں نے بھی جمع ہو کر اسے گھیر لیا۔ چھ مہینے بعد منصور عامل دمشق مجبور ہو کر خالد بن ولید سے امان کا خاکہ لکھا وہ خالد بن ولید نے اسے امان دی اور بابا بطریق سے شہر میں داخل ہوئے کوئی لشکر دوسرے دور وازوں سے نکل کر بھاگ گیا۔ خالد بن ولید کے علاوہ اور امراء اسلام جو دوسرے دور وازوں پر جو قیام داخل ہوئے تھے انہیں اس امان دہی کی اطلاع دی گئی اس وجہ سے کئی دور وازوں کو لایا گیا اس کے بعد اہل دمشق کو دہی و عاصی دی گئیں جو اہل اسکندریہ کو کفر و بنی العاص نے دی تھیں۔

قسطنطین بن ہرقل: ان واقعات کے بعد ہرقل دوم (عمری) بنی (مطابق ۶۷۷ء) میں انکس ہرقل حکومت کر کے مر گیا۔ اس کی جگہ قسطنطین بن مروان کا بادشاہ قسطنطین بن ہرقل ہوا اسے چھ مہینے کے بعد اس کی سوتلی ماں نے مار ڈالا۔ جب اس کی جگہ ہرقل بن ہرقل تخت نشین ہوا۔ کچھ عرصہ بعد رومیوں نے اسے تخت سے اتار کر مار ڈالا اور قسطنطین بن قسطنطین کو تخت حکومت پر بٹھایا یہ چھ برس حکومت کر کے ۳۷ ہجری (مطابق ۶۷۷ء) میں ہلاک ہو گیا۔

امیر معاویہ کی بلا و دوم ہرقل کی کشتی: اسی زمانہ میں امیر معاویہ نے ۳۷ ہجری میں بلا و دوم پر چڑھائی کی وہ ان دنوں شام کے امیر تھے انہوں نے انکس شہروں کو فتح کیا اس کے بعد مسلمانوں نے براہ و ریا قیام پر ہرقل کی کشتی کو بے کراصل

فرانس نے اس خطہ میں کمر کرنے کے بعد ارمینیا میں سرکاری طور پر

امپراطور سلطان کی قیادت میں اس کا زبردستی اور اسے تسلیم کرنے کے لئے بے شک طرک اختیار کیا۔ بعض نے اسے
فرانس کے دہلیوں میں قیادت میں اس کا زبردستی اور اسے تسلیم کرنے کے لئے بے شک طرک اختیار کیا۔ بعض نے اسے
نے باغیہ گروہوں کے ساتھ شہر میں پتھر مارا۔ رومیوں کے ہاتھوں کو پاؤں لایا۔ دوسروں نے پتھر چھوڑ کر اس کی طرف
اس صحنہ کے خلاف کوشش کی۔

امپراطور سلطان اور ارمینیا کی جنگ امپراطور سلطان نے اس کے خلاف کوشش کی۔ رومیوں کے ہاتھوں کو پاؤں لایا۔ دوسروں نے پتھر چھوڑ کر اس کی طرف
یہ امر مانوس اور لاکھ فوج رومی اور عرب اور دوسرے ترکوں کی لڑائی میں ارمینیا سے فوجی قوت کے مقابلہ پر آیا۔ اور ایک
فرانس کے لڑائی میں اس کی فوجوں کی فوجوں کے ساتھ رہا۔ لڑائی میں ارمینیا سے فوجی قوت کے مقابلہ پر آیا۔ اور ایک
جنگ اور فوج کے ساتھ رہا۔ لڑائی میں اس کے زائد غیر جانبداروں میں اور فوجی قوت کے مقابلہ پر آیا۔ اور ایک
سے باغیہ گروہوں میں بیٹھ کر بیٹھ کر اس کے خلاف کوشش کی۔ رومیوں کے ہاتھوں کو پاؤں لایا۔ دوسروں نے پتھر چھوڑ کر اس کی طرف
اور اس سے ملے ہوئے گروہوں میں بیٹھ کر بیٹھ کر اس کے خلاف کوشش کی۔ رومیوں کے ہاتھوں کو پاؤں لایا۔ دوسروں نے پتھر چھوڑ کر اس کی طرف
میں کلام میں لکھ کر دیکھ کر اس کے خلاف کوشش کی۔ رومیوں کے ہاتھوں کو پاؤں لایا۔ دوسروں نے پتھر چھوڑ کر اس کی طرف

امپراطور فرانس کا نائب ان واقعات کے بعد ملک اور فرانس کے تھوڑے کا زمانہ آیا۔ اور دوسرے گروہوں کی حکومت پر
تاجدار ہوئے گا۔ ہم نے اس وقت تک اسے اختیار نہیں کیا تھا۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں
جو فرانس کے قیادت میں تھے۔ ان کے پاس اس سے پیشتر تھوڑے اور دوسرے گروہوں کے ساتھ ایک ایک گروہ تھے۔ یہ ان
کا ملک اور فوج اور دار الحکومت تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک گروہ تھے۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں
کے ساتھ ایک گروہ تھے۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں
پیشتر کے خلاف تھا۔ اس کے ساتھ ایک گروہ تھے۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں
میں ایک گروہ تھا۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں
کا ملک اور فوج اور دار الحکومت تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک گروہ تھے۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں

امپراطور فرانس کا قبول عیسائیت عیسائیوں کو سب سے زیادہ مرنے والی قوم ہے۔ اور ان کا دار الحکومت فرانس کا
فرانس (یعنی پیرس) میں ہے۔ اور ان کے ساتھ ایک گروہ تھے۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں
یہ اور دوسرے گروہ تھے۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں
آباد ہیں۔ اور ان کے ساتھ ایک گروہ تھے۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں
امپراطور کے ساتھ ایک گروہ تھا۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں
کا ملک اور فوج اور دار الحکومت تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک گروہ تھے۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں

یہ اور دوسرے گروہ تھے۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں
امپراطور کے ساتھ ایک گروہ تھا۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں
کا ملک اور فوج اور دار الحکومت تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک گروہ تھے۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں نے اور انہوں کو جرات کے ساتھ میں تھیں۔ اور انہوں

میں روٹی بارشہ قلعہ میں لے آئی لیکن شاہ فرامس سے بڑی۔ اس واقعات کو ہندوان پھر روٹی بارشہ کے جانی کے مرنے
 اٹھا اور بغض مملو کر کے اسے قتل سے انکار کر خود حکمرانی میں بیٹھا۔ روٹی بارشہ کا لڑکا شاہ فرامس سے بہ کا طالب ہو کر گیا
 اگر چہ اس کے پیچھے سے اس نے جنگی کشتیاں دوبارہ بیت المقدس سے واپس لے گئے تھے وہاں کرور بھیجے (اس صبر کے میں
 وقوس صاحب مراد کہ بخود اور بہت سی سالہ فرامس اور ان سب کا افسر و اہل کیہ ضلع شریہ تھا لیکن بارشہ فرامس نے اٹھایا
 پیا قلعہ کی طرف جانے کا حکم دیا اور باجم غیا اور پیچھے میں مصالحت کر دینے کی تاکید کی۔ جب یہ لوگ قلعہ کے قریب
 پہنچے تو سوجہ دور روٹی بارشہ نے ان سے صبر کر کے رانی کی یہ لوگ نہایت مرادانی سے شہ میں داخل ہو گئے۔

[illegible]

اس فتویٰ اور رائےوں کا کل عام قسمن میں اور اساتذہ و دہریہان کا ایک گروہ انجیل اور مسیحیت کے لئے جوئے الاہانیا
 وہاں چلائے جوتے تھے۔ لیکن اہل فرانس نے یہ تو ان کے ہمہ سب ہونے کا کچھ خیال کیا اور زبان کے ہمدردان پر نگہری
 سب کو ہم زبان میں شریعت کے ہمدردان کے لئے قسطنطنیہ کی شہادت کے لئے قریب لاکھ فلیپ کا نام قریب میں نظر
 چنانچہ یہی قسطنطنیہ اور اس کے متعلقہ کا بادشاہ ہوا اور وہیں چلائے جوتے تھے۔ لیکن ان کے ہمدردان اور وہیں
 کے بادشاہ کا حکم اور ان کے متعلقہ کے قریب لاکھ فلیپ کا نام قریب میں نظر چنانچہ یہی قسطنطنیہ اور اس کے متعلقہ کا بادشاہ ہوا اور وہیں چلائے جوتے تھے۔ لیکن ان کے ہمدردان اور وہیں

فرانسیسیوں کا روم سے اخراج: ان واقعات کے بعد روم کا ایسا طغیانی لگتا تھا جیسا کہ غاصب قیاد اور فرانسیسیوں کو وہاں سے نکال دیا اس کے بعد خطیبہ نے یہاں تک نامی ایک فوجیں کا تیس ہوا۔ پھر اس نے اس کو خطیبہ کو آباد کیا۔ فرانسیسی حکومت نے اس کو سوار ہو کر جاکر اس نے اس کا ارشاد کوئل کر دیا جو اس سے پہلے خطیبہ پر طغیانی کر رہا تھا اس نے مندر قیادین والی مصر و شام سے صلہ کر لیا۔ ۱۹۱۰ء بمطابق ۱۳۲۸ھ میں اس کے مرنے کے بعد اس کا زکا کا بدعت بن گیا۔ وہاں کا قصبہ و قریہ آباد لکھنوی کے نام سے مشہور ہوا۔

وہاں تک پہنچ کر سلطان کے خیمہ ہونے کے بعد ان کی ملاقات دہلی کے مالک خوجا سے ہوئی جہاں ان کے ہاں ایک عظیم الشان شام منعقد ہوئی۔ سلطان نے ان کو اپنے پاس بلا کر ان کی خدمت میں بیٹھ کر ان کی بات چیت کی۔ سلطان نے ان کو اپنے پاس بلا کر ان کی خدمت میں بیٹھ کر ان کی بات چیت کی۔

من: ما بلغ من حبار الروم من أول دولتهم من يومئذ والقياس من عهد المهدي واليه وأرباب الإله من

توحید و سبک پر بھلا ہوا جس کے اٹا و شہا بہ مارا گیا۔

زور علی کا قبول یہ سیاست : زور علی کی جگہ اس کاڑ کا زور علی سولہ برس بادشاہ رہا یہ نصرانیوں کی توحید و سبک کا مستند اور قائل ہو گیا اور نے فریاد میں اپنے نام سے وہ ایک شہر آباد کئے جب اس کا بھی مانتہ ہو گیا تو قوط (کا تھ) پر یہ سولہ نے دو برس شہر چھوڑ دیا، نے وہ بھی پیشو نے اس کی جگہ پر بعد دیگرے حسب ترتیب حکومت کی۔ ان کے زمانہ میں قوط اور تمام کا نصرانیوں نے قس تھا جس کے بعد حکومت علی، ابرت واقع ہوئی تھی۔ پیشو کے مرنے پر زور علی ثانی جن میں سے تھو علی بن سلطان بن پانچ برس خوشنہ مات برس حکومت کی جس پر ترتیب کے مطابق بادشاہت حکومت یہ قائم رہے اسی کے زمانہ حکومت سے قوط تو اسے سکرانی طیف اور حکومت زور علی ہو گیا۔

زور علی ثالث (واڈرک) : یہ بعد خیرتھو بن اس کے بعد ہوئی آخر نے نہایت سولہ برس حکومت چھوڑ دی جس حکمران وہاں ان کے بعد زور علی ثالث نے دو برس بادشاہت کی یہ وقت انھیں ہے جس پر مسلمانوں نے سلاطین کا تھا وراہی سے زمانہ میں انھیں میں قوط مغلوب ہوئے تھے اور اسلامی جبر و اندس کی پھاڑوں پر اڑایا گیا تھا، جیسا کہ ہم وقت ذکر فتح انھیں پھاڑ کر دے گئے تھے شہر افسد۔

قوط (کا تھ) کی پھر میں ان کے ہر دشمن کے ظلم سے تنگ ہو کر جس اور دین دار سے نزاع اور سورجمن تھے حالات سے زیادہ سچ اور کھلی اعتبار ہیں۔ واللہ اعلم بمعانیہ و تعالٰیٰ اعلم

[illegible][illegible][illegible][illegible]

”اے میرے بھائی! میں نے اپنے بھائی کو اپنے بھائی کی طرح ہی سمجھا لیا ہے۔“

[illegible]

یہاں حضرت عائشہؓ نے جانیں دیں۔ یہ سزا عمر بن خطابؓ نے حکومت میں چاہی کہ تیرہ لوگوں سے
 وہ حکومت دیا یہ کسی ہم بیان کو بھی ہے اور کتاب اس طرح ہے

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

نعمان بن امرء القیس : اس کی جگہ نعمان بن امرء القیس جاکم ہوا اس کی مال غنیمت و بیچہ میں اڑھائی سو شیبان صاحب خوانق کی لڑائی کے نعمان بن امرء القیس ملک آل قمر میں رہا، سنی زیادہ جری، دیوبند و قحطیا میں اس نے غصہ کی بھر زبیر ہو گیا کہ سلطنت کرنے یا ایمان کی طرف چلا آئے۔

[illegible]

حادثہ کی خبر پڑنے پر فرخ خان نے تمام سنی اہل علم کو کہتا ہے کہ پھر حجت میں ہر دین کو اختلاف ہی آیا ہے۔ پڑا کھڑے نہ رہا۔ وہ دھار تو رہا۔
پڑھا آیا، میں نے کئی من مہمان بن گئے تھے۔ ان میں تھا قاضی محمد امجد علی صاحب نے کئی کئی مرتبہ یہ مقابلہ کیا۔ شہزادہ بخت میں
نہاں اور چند لوگ اس کے ساتھ تھے۔ ان کے اور سے اسی کے ہمراہی میرے ساتھ بخت سے بڑھ کر تھے اور سزا دینی۔ مہمان الائمہ
اور اس کی والدہ، ان کے کونجھات مل گئے۔ ان کی ہمارے کونجھات پریشان ہو گئی اور حجت میں انہوں نے اپنے تمام لوگوں کو اکٹھے کر لیا۔ ان کی
عمر بلی آٹھ سال تھی۔ میرے ساتھ میرے والد اور نور محمد کا بیٹا بھی تھے۔ کہ جس نے نمان و عمر سے تقی کیا ہے وہ مفاد میں نمان کا
نفاذ ہے اور اس کی والدہ بنت جنت ہے۔ یہ طاقتور ہے۔ یہ ائمہ میں رہیں۔ یہی فکر ان میں تھا۔

جبریل بن محمد اور قناد کی مصالحت۔ ہجرت کے چار سال پہلے جو یہ کہتا ہے کہ جب نرسٹ نے خود اپنے آل نعمان سے حکومت لینے کی توقع کی تو قناد نے اس سے چھوڑ دیا اور شرعی نرسٹ بن کر عرب کی حکومت چنگا کر خود کو قنادی اسامہ سے اس نے قناد سے صلح کر لی اور عرب فرات سے آگے نہ بڑھیں پھر جب حکومت دس لاکھ روپے چلی تو اس نے عرب و اطراف سے لوگوں کو فرات کے پار کر کے کاشغر اور کاشغر کے بادشاہ سے دس لاکھ روپے لے کر ان کے درمیان قنادی اسامہ نے کرا دیا۔

[illegible]

ابن تیمیہ کی محرومی اللہ تعالیٰ نے تھوڑے سے عرصے میں ہی ختم کر دی تھی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے عرصہ حیات میں اپنے شاگردوں کی مدد سے اپنے عقائد کو پختہ کر سکا۔

پروچہ و جہ کی قابلیت کو پیشکش کرنے یا پیشہ کرنے میں ایک ایسا شخص ہے جو کسی خاص فن یا پیشہ میں مہارت رکھتا ہے۔

[illegible]

واللہ اعلم بالصواب: تمام کے نزدیک پڑھا جائے گا۔ ہر ایک کی طرف سے اس کی تائید ہوگی۔ یہ تو ایک ایسی بات ہے جو ہر ایک کے دل میں ہے۔

[illegible][illegible]

[illegible]

حضرت بن عمر و رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے پہلے جس نے شہر اہل کی و حرث میں عمر و رضی اللہ عنہما کے بعد حرث میں قنبر بن جندب (یعنی ابن ماریہ) و اوت القرظین اس کے بعد نعمان بن الحارث نے بن ہذیل بن الحارث کے بعد عمر بن حارث بن شبلہ بن ہذیل بن حارث کے بعد اس کا بیٹا بن حارث بن حارث اس کے بعد عوف بن ابی شمر اس کے بعد حرث بن ابی شمر تھے بن ہذیل اسی کے بعد حکومت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس کی طرف ہجرت آئیں وہ اب اس کی کوتاہی سے گزر رہا تھا کہ وہ یا تھا نہ اس میں اسے اسلام کی دعوت دینی تھی ایمان دین یا فتنے میں رہتے تھے یہ سماں میں ہزار ہا و حرث اسے ابی شمر کا ایک نوہ تھا وہ اس پر دست و حکومت کی وجہ سے باجملا رہتے تھے شمر عرب جنگی آتش اور حسانتا میں ثابت و غیر جانوں کے چہرے تھا خدا دینے کو کہ جاتے تھے ہجرت میں بنی شمر کے بعد اس کا کارکن بن ہذا اس کے بعد بنی الامیہ بنی جبلیہ تھے ان پر یہ جیل وادہا ہے اس کا جیل کا جس نے اپنے اولوں کا جیل شروع ہزار کے بعد حکومت کی۔

[illegible]

ایم جلیس: اسی نتیجہ کہتا ہے کہ منذر ماہ سالہ ہذا ہجری کے ایک ماہ تک فکر نے کبھی حشر پر غور کیا تھا جس کا مقابلہ حشر نے ایک سو فیاض عرب سے کیا تھا جس میں ایسے شاعرانہ خیالات نے منذر کے قلب پر چل کر کہ ان میں سے اکثر وہاں کے لوگوں بعض جو بھی تھے وہ بڑے بڑے تھے بعد مہمان نے منذر کی حیرت فریب چل کر کہ اسے میدان جنگ سے ہٹا دیا چونکہ طبع حشر نے انجمن کو کہ ہال بقیان پر ہمارا حق بھی جب کہ وہ ٹوٹنے سے نہ چاہے انکار آئے تھے اسی وجہ سے یہ بڑی ہی عجیب و غریب بات ہے ماسم ذرا اس کے بعد حکمت حشر امریہ بھی گونجاؤا، میں رہی۔

پشتون بین محمد زحرفقی کیاں تک کہ ان میں سے حضرت بنی الملوک و دیگران ہو، حضرت محمد زحرفقی کسی وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے جہاد و اہل سنت و آل نعمان کو بوجھ و قوت میں بری کسی کی حکومت دینی پھر محمد زحرفقی بن محمد بن بن محمد و دیگران ہوا، انہوں نے نصر مویہ اور نصر حارثہ کے قریب بنو ہاشم کا قتل کیا، ان کے شعر میں ہے: دین کا باپ بادشاہ تھا کوفی کا سپہ سالار تھا اس کے ہند جبہ کی نعمان بادشاہ ہوا اس کا قیام مصیبت میں تھا اسے اور افاضہ بن محمد و ابنیہ و اہل اسماء نے نگہبندی تھی لیکن اس کی مکارا روزِ مہر و ہار آیا پھر اس کے بعد ان کی سب کو سرکار کے بعد لوگ سے ہوئے دوسرا ابو مرثب نعمان بن حرث تھا جس کا مرتبہ

معرض تھوٹ پہلے اس مسلمان کے مدد کے کا قصاص لیا، اور اس نے بعد مرگے جانے کی وجہ سے تیرنی زور دیا کی کاغذ پھاڑا، اور یہ
بہرہ لکھو ایک شب کی مہلت دیجئے تاکہ میں اپنے بارے میں خود دیکھوں۔

مگر ایذا میں تجھے ایک شب کی مہلت دینا ہے۔

مرد واقعی، یعنی اللہ عزوجل نے یہ کہہ کر جبکہ کھاکھٹ بگڑائی کا قہقہہ دیا، اور پھر اپنے ہاتھ میں لایا اور کہا کہ یہاں تک کہ
خود پر توڑ لکھو، چنانچہ وہ وہاں نہ تھا، نہ وہاں تک کہ وہ اسے اپنی طرف سے لے گیا۔

جبکہ کی دشمنیابی، اور اسے مہلت دینا اپنے اس فعل پر نہ دیکھا اور اسے اپنے کئے پر پشیمان اور رونا مارا، لیکن کیا جاتا ہے کہ
معاذ اللہ نہ دے کہے پاس اکثر تانہ ضرب بھیجا تھا اس وجہ سے کہ انہوں نے لڑا کہ بے لیت میں اس کی اور اس کی قوم کی دین میں
فحش بدوایت جو انہیں شرمینا، وہب، جناب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کی طرف سے دیا تھا۔

شہ بابان غسان مسعودی نے لکھا ہے کہ وہ ایک شخص تھا جو کہ مسلمانوں کو تیار کر رہا تھا، وہ مسلمانوں اور عہد و عہد کے برائیوں میں
اس کے لئے کہ وہ شرمینا، وہب، جناب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کی طرف سے دیا تھا۔
شہ بابان غسان مسعودی نے لکھا ہے کہ وہ ایک شخص تھا جو کہ مسلمانوں کو تیار کر رہا تھا، وہ مسلمانوں اور عہد و عہد کے برائیوں میں
اس کے لئے کہ وہ شرمینا، وہب، جناب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کی طرف سے دیا تھا۔

جو غسان کا زوال ہوا، مسعودی نے لکھا ہے کہ وہ ایک شخص تھا جو کہ مسلمانوں کو تیار کر رہا تھا، وہ مسلمانوں اور عہد و عہد کے برائیوں میں
اس کے لئے کہ وہ شرمینا، وہب، جناب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کی طرف سے دیا تھا۔
جو غسان کا زوال ہوا، مسعودی نے لکھا ہے کہ وہ ایک شخص تھا جو کہ مسلمانوں کو تیار کر رہا تھا، وہ مسلمانوں اور عہد و عہد کے برائیوں میں
اس کے لئے کہ وہ شرمینا، وہب، جناب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کی طرف سے دیا تھا۔

[illegible][illegible]

[illegible]

مسجد نبوی کی تعمیر پھر آٹھ سو سال بعد ماہ و علم و ادب کے انداز کے یہاں راجتی افراد نے یہاں تعمیر کاتے ہوئے حجرہ و مسجد تیار ہوئی تو آپ جان سے آخر کار اپنے حجرہ و منزل میں آ رہے و درجہ حرارت بھی قیامت سے بچنے والے دور اسلام تقریباً قاسم بن فرزدیج میں پھیل گیا اور اسی روز کے اہل مدینہ انصار کھلائے جانے لگے۔ اہل مدینہ سے کہ انہوں نے زمین محمد بن ابی بکر کے بنیاد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا ہے یہاں تعمیر ہوا۔

جس کا یہ مدینہ۔ چنانچہ وہ اپنے ایک خطبہ میں انصار کے کھانا کی سہولت کو بیان کرتا کہ میری جہت اور انصار نے اپنے ایک عہدہ میں گزرا ہوا۔ یہ وہ بھی عہدہ جہاں کسی عبادت اور اپنے دین و ملت اور ماسوا پر تو کھانے کے جیسا کہ اپنی احادیث نے اس کی تصریح کی ہے اس سے بعد ہناب رجول علی اللہ علیہ وسلم ہے اور ان کی قوم سے لڑائیاں شروع ہوئیں تو یہ ان پر متعدد میلے مارا، مگر اللہ کی غنیمت سے کرنے کے بعد آپ کو اس کے غلبہ حاصل ہوا جیسا کہ بعد میں اقصیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں تفصیل بیان فرمیں گے ان سے سمجھوں کہ انصار نے آپ کا سانچہ دیا جتنا وہ ان سے آپ کے مہر کا بے رہے ان میں سے ان کو دے دیا، ماسوا شروع لڑائیاں میں شہید ہوئے۔

یہودیہ نے نئی عہد شکنی اسی اثناء میں ان یہود نے مہاجرین اور انصار سے عہد شکنی کی جو یہ آپ میں رہتے تھے اور ان سے عہد نامہ کا پاس نہ کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں لکھا، یہ تو اسی وجہ سے کہ وہ عمل شرک سے اپنے نبی پر حق رسولی اللہ

تعالیٰ نے ان کے لئے بنایا ہے۔ اگر عرض جب اوس نے نیز زمین مسجد کا یہ فعل رکھا اور وہ خدوای کی اذیت پر راضی نہ تھے تو انہوں نے بھی اذیت کرنا ہی بیعت کر لی اور مسجد نے بیعت کرنے سے انکار کیا اور شہم کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ ان کا دھچکا انتقال ہو لوگوں کا یہ خیال ہے کہ انہیں جن نے بارہ ۱۱۱۱ ہے اور ان کی سند میں یہ مصرعہ ماکرتے تھے۔

نفس فی سبیل اللہ

روح فی سبیل اللہ

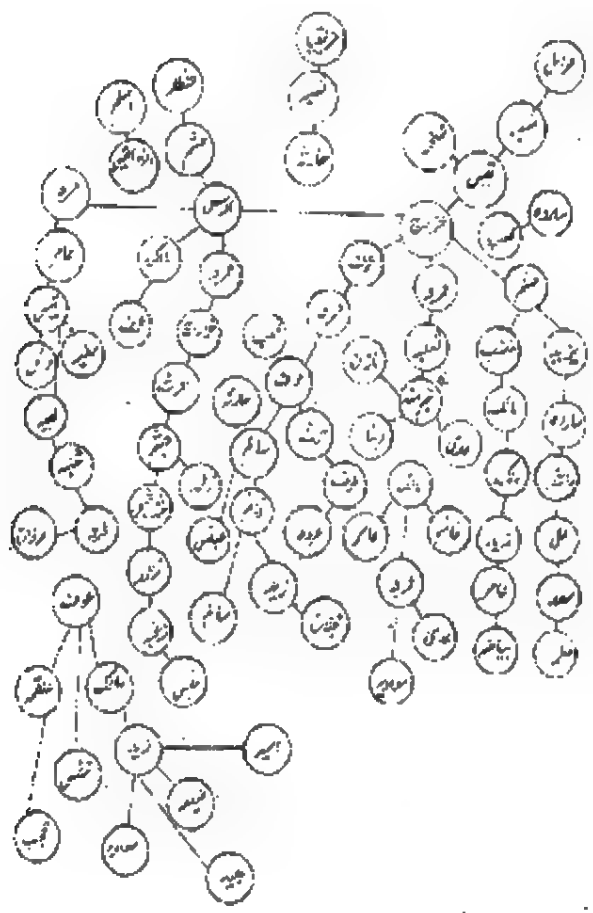
قلم فی سبیل اللہ

قلم فی سبیل اللہ

اس کے بعد اس کے لئے قلم کی ایک کتبہ مالہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فوجات اسلام میں اس نے بھی مقبول حاصل کیا۔ جس زمانے میں جناب امیر اور معاویہ سے لڑائیاں ہو رہی تھیں اس وقت یہ جناب امیر کے خطبہ میں تھے۔

بدرو کی صحابہ کی شہادت: جب بنو امیہ معاویہ بنی امیہ اور اس کی بدعات اور فحش اور ناحق کوئی حق پرستی کا یہ نہیں سمجھتا ہوا تو انہوں نے دینی جوش سے عبداللہ بن الزبیر کی بیعت کی عبداللہ بن الزبیر کا یہ زید سے لڑائی ہوئی جس میں انصار رضی اللہ عنہم کو ہوا غارتہ پڑا۔ لشکر بیان بنو امیہ نے بہت بڑے بڑے غلے کئے بیان کیا جاتا ہے کہ اس دن ہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم سے ستر ہجری شہید ہوئے اور عبداللہ بن حنفہ بھی (بنو عبداللہ بن الزبیر کی طرف سے امیر مقرر تھے) اس مصرعے میں سربہ شہادت کو پہنچے ہوا ان نکالوں میں سے ایک غم تھا جو بنو امیہ سے سرزد ہونے ان واقعات کے بعد حکومت اسلامیہ کو ایک گہرے قحط عام ہو گئی اور حکومت عرب و اطراف، جو اب ممالکہ میں پھیل گئی اور قباک میں ہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم عربی و شام و ایران و افریقہ و مغرب میں متفرق ہو گئے اسکی باعث بنی و قبلہ بھی اصرار و رکھ گئے اور مرد زمین و دریاں سے خالی ہو گئی اور وہاں سے ان کے نکلے گئے، ایسا ہی حال ہو گئے جیسا کہ اور امتوں کے قیامت چکے تھے۔ و تلک امت لحد حلت لہا ما کسبت و لکم ما کسبت و اللہ وارث الارض و من علیہا و هو خیر الراشدين لا ینال سواہ و لا یجود الا ہا۔

شجره انساب بنو خزرج و اوس





نہیں ہو سکتا۔ اور اگرچہ یہ سب کچھ غلط تھا مگر اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔

مگر اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔

مگر اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔

مگر اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔

مگر اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔

مگر اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔
 یہ عمارت بھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے اس کے ساتھ شہر میں ایک اور عمارت بنوائی۔

• Cost

[illegible]

نما تا مغرور سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس کی قوم وہاں قیام میں سکونت پزیر ہوئی تھی اس کے بعد وہاں سے بعض بزرگین چلی آئی یہ دھرم اور ایمان میں سے جدا ہو گیا ہے ان نے اپنی سہولت کے لئے کوئی بہت لو اختیار کیا جو دھرم میں سے تھیں ان کے لئے ان کی تمام صحبتوں کو مٹا دیا گیا ہے اور ان کی تمام تعلیمیں اسی لئے مٹا دی گئی ہیں کہ ان کے لئے اولیٰ دھرم سے جو کچھ میں پچھلے تھے اور جو کچھ ان میں سے شیخ فاروق کے برابر جائے

بطور اس کی قوم میں قادیان کے جنوب اور میں البلیغ کے مشرق اور شمال اسی کے مغرب میں تمام طالعہ جہاد میں
آیا، ہولناکیوں اس کا کچھ پڑھیں، معلوم ہوتا کہ اس نے کہاں سلطنت اٹھائی، کی قوم، بادشاہان، فوجیں ملک چھوڑ کر آجائے۔
سورج کی گتہ ہے۔ اور اس کی تاریخ کہ مولانا، ولید، مسلمان، و غیرہ کے بعد، اہل اسلام، اہل اسلام، و اسلامی
و کوفہ و فتنہ (مالیہ) اور اس کی تاریخ کہ مولانا، ولید، مسلمان، و غیرہ کے بعد، اہل اسلام، اہل اسلام، و اسلامی
اور اس کی تاریخ کہ مولانا، ولید، مسلمان، و غیرہ کے بعد، اہل اسلام، اہل اسلام، و اسلامی

حضرت سہمیں نے ان بارہ بیٹوں نے کوئی بڑی شہرت حاصل نہیں کی سوائے اسی کے کہ عرب نے ہر مختلف قوموں کے ساتھ دلفی ہوئے ہیں ایک دہائی کے بعد مدائن کی آبادی بڑھ چکی تھی۔ اسی کی سبب سے بھی انھوں نے تفریق نہ کی۔ جب سے بڑی بڑی آدمی اس کی میں ہوئی کہ مختلف قسمی اشیاء کی آمد، میں ہوت جن کی دولت باریکات سے تمام شہر میں عرب پر دست اسی پھیل گئی اور وہ روز بروز عالم پر فطرت سے تازے فی ہجرات اور اس کی مراد سے بھرتی ہوتی ہیں۔

نور علیہ السلام سے جو عظیم الہ سے جو زخمہ بنی مالک بن عدی حرمین کے درمیان رہتے تھے چھرا مغرب کی طرف چلے گئے اور ان کے ساتھ زبیر صابرؓ اور قادیاب بن مالک (اپنے بھائی کے) تھے۔ پھر یہاں سے دن بڑھتا ہوا کہ کعب کے حرم میں جا رہے۔ نورؓ زبیر بن مالک، مالک قبیلہ بنو عظیم سے ہیں قادیاب و زبیر کے درمیان سکونت پر رہے ایک گروہ ہندو لہف، جتنا تھا ہر گز ان کو تکلف دیا اور بھڑکے نہ تھے۔

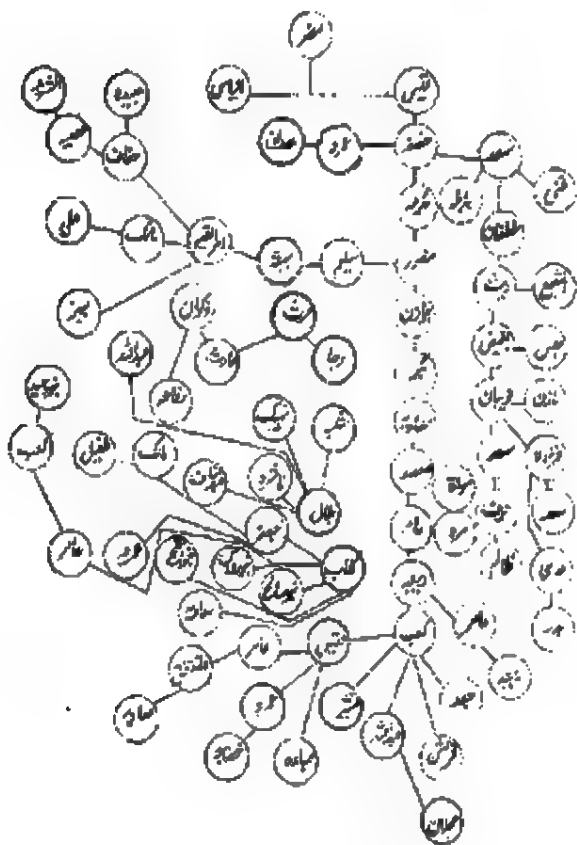
[illegible]

موجودہ اہل انجیلوں میں ہمارے اور جیسا کہ حکومت کر رہے تھے ہر خلاف اور عظیم کے اس وجہ سے کہ وہ اپنے بڑے بھائیوں پر قابض ہوئے جنہیں وہ مسلمان نہ سمجھتے اور وہ یہ ان افراتفری کے ان ممالک میں تو حکومت باقاً رہتی اور یہ حکومت کا نام و نشان رہا اس کے علاوہ کہ اب وہ اس کے شیعہ کھل کر آئے ہیں اور ان کے قبضہ میں جمہوریت پیشہ اور کاسٹیکارانی ہو اور ہر برائی کا ایک گروہ ہے اور وہ افراتفری جو ہلاک و جیسا کہ رہے تھے وہ بھی تہذیب و خفا کی ہے جس اور یہ تمام سالیہ خود بخود خیر کی جو نہ رہتی تھی ان میں سے بھی اب ان ملازمین کوئی باقی نہیں رہا افراتفری میں ان کا ایک گروہ ضرور رہتا ہے جیسا کہ ذکر قبلہ رہا ہے اور اب میں بھی بیان کر رہی ہوں۔

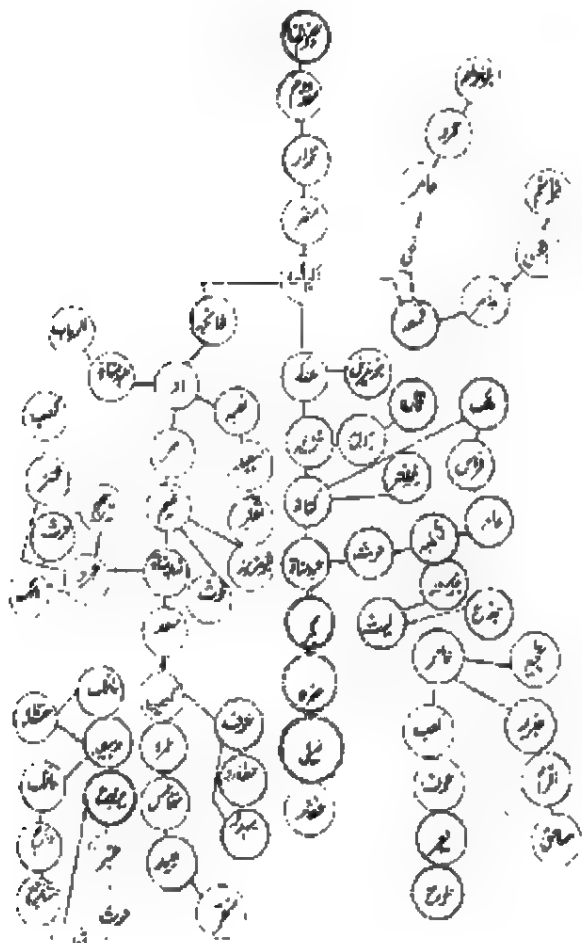
موجودہ آرائش کی سبب تھیں۔ ہوا زانہ میں تصور ایک بہت سی شاخوں والا قبیلہ ہے جس سے ہمیں شاخیں ملتی ہیں درود، تمنا، مکر
ہیں ہوائوں سے منسوب ہوتے ہیں (۱)؛ کھنسرہ بن مکر (۲)؛ ہنودہ بن مکر (۳)؛ ہنودہ بن مکر۔ ہنودہ بن مکر وہ ہیں جن
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پرورش پائی وضاحت کے لئے رہے آپ کو ادنیٰ قبیلہ میں سے طبعیت یافتہ تھے وہ آپ اہل
وہ اللہ بن النضر بن عدنان بن کعبہ بن لہویہ بن سعد بن ہذیل بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خثعم بن یثرب بن یثرب بن
ایسہ (۳)؛ یثرب؛ یثرب؛ یثرب کے ساتھ گزرا۔ ہو کر آئی تھیں آنحضرت نے ان کی عزت کی اور ان کی قوم کی طرف
میں دلچسپی کر دی۔

[illegible]

شجرۃ انساب بنو قیس بن مسمر



شجره انساب بنو الیاس بن یس



[illegible][illegible][illegible][illegible]

یہی چیز تھی اور بنو قریظہ اس کی مناقشت ہو کر مرید بنو قریظہ اور ان کے جہیز میں ایک داری کی وجہ سے ٹھہر گیا اور کیا
 دوسرے میں کھسار کی لڑائی ہوئی تاکہ ان کی میں سے نہ رہا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جواب دیا کہ اگر وہ تم کو
 وہ مضامین کی پورے طور سے غائب کر دے گا۔ اس پر اس نے اٹھ کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ اپنے گھر میں اپنی بیوی کی زبان پر
 میں سے پہلے جو بات سنی ہوئی تھی اس کی خبر میں جہیز کے ساتھ لے گیا۔ یہی لڑائی تھی جس کے خلاف وہ اپنے گھر پر
 نے اس کے خلاف وہ کیا کیا۔ اس کی خبر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 بہت افسوس میں مضامین میں مرید بنو قریظہ کے ساتھ لے گیا۔

بیت الخراہ کی تعمیر۔ اس وقت ساجد بن مسعود کے ہوتے اور ان کے تمام سے تیار ہوئے اور ان کے تمام سے تیار ہوئے
 ان کو باپ نے لے کر بیت الخراہ بنایا اس کے بعد ان کے باپ نے اس کے باپ کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 اور ان کے باپ نے اس کے باپ کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 کے بعد اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 سے مرید بنو قریظہ کی خبر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 میں۔ یہاں وہ اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں

جو جہیز کا گھر سے اخراج۔ جو جہیز کا گھر سے اخراج ہو گیا وہ اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 نے اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 فتح کر کے جہیز کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 میں یہ وہی معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے
 قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے
 ان کے بعد وہی معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے
 میں کیا یہ معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے اور بنو قریظہ کا یہ وہی معلوم ہے
 مرید بنو قریظہ کی خبر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں

سنگ اسو کی تلاش۔ اس کے بعد اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 مرید بنو قریظہ کی خبر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 اور ان کے باپ نے اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
 یہاں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں

کیا اور یا جس وقت کہ سے نکلے تھے تو میں نے بھر اس کو دکھا کر بیت اللہ کے کسی مقام پر اُن کی روایا پ واقعہ غزوہ اہل
ایک عورت و کچھ عورتیں اس نے اپنے قوم کو اس سے کہہ کر دیا جس وقت جو حضرت نے بھر اس کو دکھا کر بیت اللہ کے کسی مقام پر اُن کی روایا پ واقعہ غزوہ اہل
نور سے بھر اس کو دکھا کر بیت اللہ کے کسی مقام پر اُن کی روایا پ واقعہ غزوہ اہل

نور غزوہ اہل کی تو قیامت میں تھی اس نے وہ بھر اس کو دکھا کر بیت اللہ کے کسی مقام پر اُن کی روایا پ واقعہ غزوہ اہل
نے قسمی اس خطاب کے ہاتھ فراغت کیا تو بیت اللہ کے عطا کردہ غزوہ اہل کے بعد میں بھی بقی تھیں اور کے ہاتھ ہوا تھے
(۱) ہم عزت کو لوں گوا جائے ہاتھ کا مہم غزوہ اہل کے ہر وقت (۲) ہمیں جو لوگ یہ آخر کی تیج کو جو کے تھے نہ او
کھا نہ پلا نہ کا مہم غزوہ اہل کے متعلق تھا (۳) ہم یہی تمام اس کام کے نظر ہو ملک میں کھا تھے وہی اس کو کہتے
تھے کہ نہ حالت پر بھر اس کو دکھا کر بیت اللہ کے کسی مقام پر اُن کی روایا پ واقعہ غزوہ اہل
تھے اس سے پہلے کے ہاتھ غزوہ اہل کے وقت و وقت کو نہ ہو ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
تھے ہاتھ غزوہ اہل کے ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے

قسمی کی امر اہل کے ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
کھرت سے اس کے قہر سے وہی قسمی اس کا ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
ان خوش بار سے طش زمین پر نہ ہو کھا تھا رضاعت کی حالت میں تھا اس کی ہر ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
نے مدت کے بعد وہی قسمی اس کا ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
بے قسمی کے ہر ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
وہی قسمی کی طرف کہ پلا اس کا ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
قسمی نے اس کی طرف سے ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے

نور غزوہ اہل کے ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
اس نے اپنے کو کہہ دیا اور میں اس کے ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
تو میں کو کہہ دیا اور میں اس کے ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
ہے کہ بیت اللہ میں نہ تھے بیت چہا کہ ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
کہ اس وقت کے ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
نور غزوہ اہل کے ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
نور غزوہ اہل کے ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے
نور غزوہ اہل کے ہاتھ میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے

کلیہ کعبہ کے متعلق روایت ملتی ہے کہ اس وقت میں ہر روز ہاتھ قریش میں اور قریش میں ہوتے

جیسا کہ مذکور ہوا اور اسانہ ضرورت کی سمجھے جاتے تھے ہاتھوں کو منگ سے سسل کرنا تو شیور اور پوروس کے جانتے پہنچے شانِ مروت میں داخل تھا۔ نصاحت و بلاغتِ طاقات و طرقات کے اور اثر و کمال کی تکمیل کے لئے ضرورتی تھیں۔

شعر و شاعرانہ کا بیت چچا تھا۔ گھوڑے کی سواری، بھیڑ بے کا شکار، کربا، زوی، جوان مروی کا مگر درجین ثبوت تھا۔ ایک مٹھی رویت کی سوچ بچے سے، رنگینان کے طول و عرض کا اندازہ کر لیتے تھے جیسا کہ ان سراپہ خواجہاں تھیں دی گئے۔ اچھا ان میں جہالت بھی کوئی کوئی نہ تھی۔

ہر شخص، کمر کرنے کے بعد ان کی قبر پر اس کے اہل کو بیٹے آپ و ان باوجود دیتے تھے یہاں تک کہ وہ مر جاتا تھا میت کا سوٹ ایک دن تک رکھتے تھے ہر شخص کی جانور کا درجہ نہیں دیا کرتی تھیں۔ مردہ جانوروں کا گوشت کھانے اور لہذا چڑھ کر کھانا سے تھوڑا بچھڑ کر لی ویں بچہ بیٹے کے بعد چھوڑ دی جاتی تھی اور جب وہ مر جاتی تھی تو اس کا گوشت نہایت شوق سے صرف مراد کھایا کرتے تھے۔ ان مرضی کی قسم کی قبیح رسم اور عادتیں ان بچہ کوئی نہ تھیں، مگر بالی و ہارنگ اور ذرا مٹھو تو ہم سے بہت ہی بدہالیت چڑھ کر تھیں جس کے دور کرنے اور ترقی دینا پھیلانے کیلئے اہل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خاص پر مزیہ و رہنمائی کے لکھا۔ ربِّ صلی وسلم علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

